قرآن و احادیث کی روشنی میں

ماں کا مقام

ابوالحمزہ قاری ظفر جبار چشتی اشرفی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی پاکستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	ماں کا مقام
مصنف	ابوالحمزہ قاری ظفر جبار چشتی اشرفی
تاریخ اشاعت	دسمبر 2004ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z371
قیمت	-/42روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔فون:7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون:7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-2212011-2630411۔ فیکس:۔021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

Marfat.com

انتساب

اپنی ماں جی حضور

اور

ابا جی حضور

اور

اپنی بہن کے نام

وہ سفید پھول سی اک دعا میرے ساتھ ساتھ رہی سدا
یہ اسی کا فیض ہے بارہا کہ میں بکھر بکھر کے سنور گیا

Marfat.com

فہرست

انمول تحفہ	9
ماں کا سایہ	57
بانگ	58
صرف ایک تکلیف	59
احسانات	60
بابا فرید الدین اور ماں کی دعا	60
حضرت جبریل کی تین بددعائیں	61
جنت یا دوزخ	62
والدین کی نافرمانی حرام ہے	63
شہید کی ماں	63
بہار اور خزاں	64
فرمان الٰہی	65
ماں راضی خدا راضی	66
ماں کی بدولت سعادت	67
ماں کیا ہے	68
دین اسلام	70
ماں کی نافرمانی	71
حضور نبی اکرم ﷺ	74
دور کی بات	75
بچے کی ماں	76
سب سے زیادہ اہم چیز	77
اسلامی تہذیب	79
ماں کی خدمت	80
ظاہری حالت	81
عذاب آنے کا زمانہ	82
ماں کا حکم	83
گناہ کبیرہ	84
حج کا ثواب	85
ماں کی ممتا	88
ماں کا منصب	90
حق ادائی	92
ماں کی شفقت	97
ماں باپ کے ساتھ احسان	100
ماں کا حق	102
کچھ باتیں ماؤں کے لئے	103
ممتا کی بے چینی	107
بچے ہمارے عہد کے	109
ایک ماں کا تیر بہدف نسخہ	111
صرف جسمانی خدمت	112
اولاد پر خرچ کرنے کا صلہ	115
کامیاب	116
دل و جان	119
باپ کی خدمت جہاد سے افضل ہے	120
بے ادبی	122
اولاد میں انصاف	125
قیامت کے روز	126
تاکید	127
اس جہاں فانی میں	130
وہ میری بھی ماں تھی	132

Marfat.com

حرف آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ: وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

رب کائنات کا احسانِ عظیم اور حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کی نظر عنایت کہ مجھے اُس ذات کے بارے میں قلم اُٹھانے کی ہمت عطا فرمائی۔ قرآن میں اپنے ذکر کے بعد جس کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا ذکر فرمایا اور جس کی آغوش میں نسل انسانی پروان چڑھتی ہے۔ خداوند عالم کے عظیم احسانات کے بعد ماں باپ کے احسانات کا درجہ ہے۔ جن کی پرورش وتربیت میں ربوبیت الٰہی کی جھلک نظر آتی ہے اور وہ بغیر کسی طمع، غرض اور عوض کے تربیت کا اہتمام کرتے اور شفقت ومہربانی کے سایوں میں پروان چڑھا۔تے ہیں چنانچہ وہ بچہ جو گوشت پوست کا ایک لوتھڑا ہوتا ہے جس کا شعور نا تمام حواس کمزور، قوی، ناقص، نفع و نقصان کے سمجھنے سے قاصر، نہ اپنی کسی ضرورت کو پورا کر سکتا ہے، نہ بغیر سہارے کروٹ بدل سکتا ہے، نہ بیٹھ سکتا ہے نہ کھڑا ہو سکتا ہے۔

ہر لمحہ ایک نگرانی والے کا محتاج، ہر مرحلہ پر دوسروں کا دست نگر کون ہے جو اسے اپنے آرام وراحت کی قربانی کر کے پالتی ہے جو ایسی حالت میں تربیت اور دیکھ بھال کا بیڑا اٹھاتی ہے اور راتوں کی نیند اور دن کا سکون قربان کر دیتی ہے جب اُس میں اٹھنے بیٹھنے کی سکت نہیں ہوتی اسے گود میں اُٹھائے پھرتی ہے جب کچھ توانائی آتی ہے تو ہاتھ کا سہارا دے کر چلنا سکھاتی ہے وہ ماں ہے۔

ماں تو قدرت کی ایسی نعمت ہے جسے اولاد کی کوئی تکلیف کسی بھی طرح گوارا نہیں ہوتی جس کی آغوش میں طمانیت ہی طمانیت ہے۔

سکون ہی سکون، راحت ہی راحت ہوتی ہے۔ بھوک اور پیاس کی زیادتی کے باعث

Marfat.com

اِس کا دودھ تک سوکھ جائے تو وہ بچے کی حالت دگرگوں دیکھ کر دیوانہ وار پانی کی تلاش میں بھاگتی ہے کبھی بلندی پر چڑھتی ہے تو اپنے نورِ نظر کو بھی دیکھتی ہے نشیب میں پہنچتی ہے اور بیٹا نظر نہیں آتا تو بھاگتی ہوئی پھر اسی جگہ آ جاتی ہے اور بیٹے کو رحمت بھری نظروں سے دیکھتی ہے تو اطمینانِ قلب محسوس کرتی ہے۔

ماں کے اخلاص کو کوئی نام بھی نہیں دیا جا سکتا ہے دینا بھر میں اخلاص و ایثار نام کی کوئی چیز جہاں جہاں ہے اسے اکٹھا کر لیا جائے۔ آپ محسوس کریں گے کہ ماں کے دِل میں اپنے بچے کیلئے جو جذبہ موجزن رہتا ہے دنیا بھر کی جمع کی ہوئی اخلاص و ایثار کی دولت اُس کے عشر عشیر بھی نہیں ہے جس پلڑے میں ماں کا صدق و خلوص ہوگا وہ کس طرح اٹھے گا ہی نہیں۔

مائیں اولاد کی فرقت میں گریہ کناں رہتی ہیں ہر وقت ان کی خیریت کی خواہاں ہوتی ہے ان کی دعائیں اولاد کے لیے ہر خطرے اور ہر مصیبت کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں انہی کے دامن شفقت میں اولاد پناہ لیتی ہے۔ انہی کی دُعاؤں کے سبب قضائل جاتی ہے اور کامیابیاں قدم چومتی ہیں۔ اور ماں کی شفقتوں کا یہ رویہ عمر بھر اولاد کو زمانے کی دھوپ اور موسموں کی سختیوں اور حالات کی پریشانیوں سے بچاتا ہے۔ اسلام نے ماں باپ کی خدمت کو انسانیت کا فریضہ قرار دیا ہے ان کی نافرمانی کو اللہ کی نافرمانی بتایا ہے۔ انہیں جھڑکنے اور ستانے کی مناہی کر دی گئی ہے اور ان کی تعظیم اور توقیر اور خدمت ہر پہلوں انسان کیلئے لازمی گردانا گیا شاعر مشرق علامہ اقبال اپنی مشہور نظم والدہ مرحومہ کی یاد میں اِن کے حسنِ تربیت کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

تربیت سے تیری میں انجم کا ہم وقت ہوا
گھر میرے اجداد کا سرمایۂ عزت ہوا
دفترِ ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین دنیا کا سبق تیری حیات

خالقِ کائنات نے ماں کے سینے میں اپنی رحمت اور اِس کے رویئے میں اپنی ربوبیت

Marfat.com

بھر دی ہے یہ تو ممکن ہے کوئی سمندر کی پہاتال تک پہنچ جائے مگر کسی میں دم نہیں کہ وہ ماں کے پیار کا پاتال پا سکے ماں کا وجود آخر ایسی نعمت ہے تو اورنگ زیب عالمگیر کہہ اٹھا ماں کے گھر قبرستان لگتا ہے۔

آخر اورنگ زیب کو کس چیز کی کمی کا احساس تھا؟ بادشاہت ورثے میں ملی۔ پچاس برس حکومت کی اورنگ زیب کا لقب پایا عالمگیر کہلایا۔ مگر ماں کی ممتا سے بے نیاز نہ ہو سکا۔ نادر شاہ درانی جیسا تیر وتفنگ سے کھیلنے والا جرنیل اپنی ساری خشونت اور صلابت بھلا کر کہتا ہے۔

ماں اور پھولوں میں مجھے کوئی فرق نظر نہیں آیا۔

رئیس الاحرار محمد علی جوہر آکسفورڈ کے ڈگری ہولڈر تھے عظیم صحافی اور عالمی شہرت کے سیاستدان تھے۔ مگر انہیں سیاست، صحافت اور ادب میں وہ حسن نظر نہ آیا جو ماں کی شخصیت میں دکھائی دیا۔ کہتے ہیں۔

دنیا کی سب سے حسین شے ماں اور صرف ماں ہے

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ماں کی یاد میں جو نظم لکھی اسے عالمی ادب کا شہ پارہ مانا جاتا ہے۔ وہ ماں کی عظمت کو یوں سلام پیش کرتے ہیں

سخت سے سخت دل کو ماں کی پرنم آنکھوں سے نرم بنایا جا سکتا ہے۔

لیکن آیئے کائنات کی سب سے محترم اور عظیم شخصیت ہادی کائنات محبوبِ خالق کائنات محمد مصطفےٰ ﷺ کا فرمان سنئے۔ سچ ہے بادشاہ کا کلام تکلم کا امام ہوتا ہے۔

جنت ماں کے قدموں تلے ہے

جنت ابدی خوشی اور دائمی کامرانی کی آخری منزل ہے اور یہ آخری منزل ماں کی دہلیز کا رتبہ اول ہے۔ سچ ہے کہ ماں کی شفقت میں اللہ کی ربوبیت جھلکتی ہے۔

میری دعا ہے کہ جن پر ماؤں کا سایہ ہے اللہ تعالیٰ ان پر تا دیر یہ سایہ قائم و دائم رکھے (آمین)

Marfat.com

اور ہمیں اپنے والدین کی عزت وتوقیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اگر چہ موضوع کے اعتبار سے یہ ایک مکمل کاوش ہے لیکن پھر بھی ارباب علم ودانش کو اس میں کچھ فرو گزاشت نظر آئیں تو وہ انہیں میری ناقص العقل اور میری کوتاہی علم ونظر پر محمول کرتے ہوئے اپنے مفید مشوروں سے مستفید فرمائیں۔

رب کائنات بطفیل مصطفےٰ کریم ﷺ میری اس کاوش کو اپنی بلند بارگاہ میں قبول فرمائے آمین......!

والسلام

پیکر نسیان

ابوالحمزہ قاری ظفر جبار چشتی اشرفی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انمول تحفہ

ماں باپ ایک انتہائی انمول تحفہ ہیں۔ خاص طور پر ماں تو ایک ایسے قلزم خاموش کی مانند ہے جس کے اندر بے حد بھلائی اور بچوں کیلئے شفقت پائی جاتی ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ خدا انسانی روپ میں دنیا میں آتا تو وہ روپ ماں کا ہوتا۔ ورنہ یونہی نہیں خدا پاک نے یہ فرمادیا کہ ہم اپنے بندے سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت رکھتے ہیں یعنی کہ تشبیہ دینے میں جو انسانی حوالہ درکار تھا وہ ماں کے روپ کا تھا۔ ضروری نہیں کہ ماں کا تعلق بڑے خاندان سے وہ آکسفورڈ اور برکلے کی ڈگری ہولڈر ہو اور سماجی سیاسی رتبے کی حامل ہو بلکہ ماں فقط ماں ہی ہوتی ہے باقی سب اضافتیں اور حوالے بے معنی ہیں جس طرح گلاب کا کوئی سا نام رکھ لو اس کی طراوت اور لطافت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا اسی طرح ماں شاہی خاندان سے ہو یا معمولی محنت کش گھرانے سے تعلق رکھتی ہو وہ نبی وقت اور مجتہد عصر کے لئے مرکزِ احترام ہوتی ہے خدا دیدۂ بینا دے تو ماں کے گارے میں لتھڑے ہوئے کپڑے خلوت شاہی سے زیادہ قیمتی نظر آتے ہیں ماں اوپلے تھاپ رہی تو اِس کے وہ ہاتھ تقدیر مبرم کو ٹالنے کی قدرت رکھتے ہیں ماں لوری دے رہی ہو تو اس کے لہجے میں جبریل بولتا نظر آتا ہے ماں تنور میں روٹیاں لگا رہی ہو تو وقت کے بادشاہ اِس کے آگے ایک ٹکڑے کے سوالی نظر آتے ہیں۔

ماں دعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے تو سارے جہانوں کا مالک عرش سے دوزینے نیچے اتر کر اس کی دُعا سنتا ہے۔ ماں کی آنکھیں نم آلود ہوں تو کارکنانِ قضاوقدر کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ ماں کا دِل اُداس ہو تو جنت کے شگوفے مرجھانے لگتے ہیں۔

ماں دامن پھیلائے تو خدا اپنی جنت کی ساری نعمتیں اِس میں انڈیل دیتا ہے ماں اپنے بچے پر میلا آنچل پھیلا دے تو رحمتِ خداوندی گھٹا بن کر چھا جاتی ہے اور اللہ نہ کرے ماں کی نگاہ غضب آلود ہو جائے تو عرشِ الٰہی تھر تھر کانپنے لگتا ہے۔

Marfat.com

کرسی صدارت پر بیٹھ سے وہ عزت کہاں ملتی ہے جو ماں کے قدموں سے لپٹنے سے نصیب ہوتی ہے۔ وزارت کا حلف اٹھانے میں وہ لطف کہاں جو ماں کے جوتے اٹھانے میں آتا ہے۔ عالی جناب اور عزت مآب کہلانے زمانے میں وہ سرور کہاں جو ماں کے میرے لال کہنے میں ہے۔ جنت کی مخملیں مسہریوں پر لیٹنے میں وہ نشہ کہاں جو ماں کی گود میں حاصل ہوتا ہے۔ غزالی اور رازی کے فلسفے اور رومی و سعدی رحمہم اللہ کے شعر و سخن میں وہ حسن کہاں جو ان پڑھ ماں کی لوری میں گھلا ہوتا ہے۔ قوس وقزح کے حسین رنگ دنیا میں ضرب المثل بن چکے ہیں مگر ماں کے بے لوث پیار کا رنگ بہت دلآویز ہوتا ہے۔ گلاب کی پنکھڑی لاکھ نازک سہی مگر ماں کے آبگینہ محبت کی لطافت کا کہاں مقابلہ؟ کنول کا پھول بہت ہی شفاف ہوتا ہے مگر ماں کا آئینہ دل اس سے بڑھ کر شفاف ہوتا ہے۔ چاندکی چاندنی بڑی خنک ہے مگر ماں کے سائے کی ٹھنڈی چھاؤں کا کیا جواب، نسیم سحر کا پرلطف جھونکا اپنی جگہ مگر ماں کے دامن کی ہوا کا مقابلہ کون کرے گا۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝23 وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝24

(بنی اسرائیل:24-23)

اور تمہارے رب نے حکم دیا کہ اس کے سوا کسی کو مت پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں (ان پر یعنی کمزوری غالب آجائے اور وہ بڑھاپے یعنی (Second Childhood) میں پہنچ جائیں ان کے اعضاء میں سابقہ قوت و لچک (Previous Suppleness+Strength) باقی نہ رہے بالکل ایسے ہی جیسے کہ تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت اور بے بس تھا ایسے ہی وہ تیرے پاس آخری عمر میں ناتواں رہ جائیں) تو ان کے سامنے اف تک نہ کہنا (یعنی ایسا کوئی قابل

Marfat.com

اعتراض کلمہ بھی زبان سے نہ کہہ بیٹھنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت میں کچھ گرانی ہے) اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا (یعنی حسن ادب کے ساتھ ان کی طرف مخاطب ہونا) اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی کے ساتھ (یعنی والدین کے ساتھ بڑھاپے میں برتاؤ کرنے میں Benignity اور Clemency شرط ہے)اور بڑھاپے میں ان کے ساتھ شفقت و محبت سے برتاؤ کر کہ انہوں نے جب تو مجبور اور Helpless تھا اس وقت تجھے محبت سے پالا اور جو چیز ان کی مطلوب ہو وہ ان پر لٹانے میں دریغ مت کر)اور اپنے مالک کے سامنے عرض کر" اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے پالا جب میں چھوٹا تھا۔ (اگر انسان نے ایسا کر بھی دیا یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ والدین کا حق ادا ہو گیا۔ دنیا میں ان کے عمدہ سلوک اور خدمات میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسانات کا حق نہیں اتارا جا سکتا۔ اس لیے بندے پر لازم ہے کہ بارگاہ ایزدی میں ان پر فضل و رحمت کی دعا کرے۔ اور عرض کرے کہ میرے اور سب جہانوں کے پالنہار میری خدمتیں میرے والدین کے احسانات کی جزا نہیں ہو سکتیں تو ان پر اپنے کرم کی عنایات فرما کہ اس کے احسانات کے بدلے کی تلافی (Compensation) ہو۔ کیونکہ سب سے افضل تیری ہی ذات ہے اور تیرے کرم کے علاوہ والدین کے احسانات کا بدلہ ادا ہو ہی نہیں سکتا۔

وہ نکات جو کہ اس آیت سے نکلتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

1- خدا کی عبادت کے بعد والدین کا احترام آپ کے اندر پایا جانا چاہیے۔

2- ان کا نام لے کر پکارنا گناہ ہے۔ کیونکہ اس سے ان کے دل آزاری ہو سکتی ہے۔ اور یہ خلاف ادب ہے۔ ہاں البتہ ان کی غیر حاضری میں نام لے کر ان کا ذکر جائز ہے۔

3- والدین اگر مشرک ہوں تو ان کی ہدایت کی دعا کرے یہی ان کے لیے بہتری کا باعث ہے۔ مشرک والدین کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتلائے ہوئے راستوں پر چلنے سے روکیں تو اس وقت بھی ان کی خدمت کرنی چاہیے لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے

Marfat.com

کاموں پر ان کو ترجیح دینا قطعاً جائز نہیں۔

4-والدین کیلئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرنا بھی ان کے لیے فائدہ رساں ہے۔

5- مندرجہ بالا آیت اس لیے بھی توجہ کی مستحق ہے کیونکہ اس میں اسلامی تمدن کے بنیادی اصول صراحتاً بیان کیے گئے ہیں جن کے طفیل اسلامی معاشرہ کو قوموں کی صفوں یعنی Community of Nations میں ایک منفرد مقام حاصل ہو گیا ہے۔ ان آیات میں بڑے دلکش انداز میں انسان کو خدا کے ساتھ تعلق کے بارے میں بتلایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ والدین، رشتہ دار اور معاشرہ کے دوسرے افراد کیساتھ اس کا برتاؤ کیسا ہونا چاہیے۔

آج بھی جب بہت زیادہ مشینی دور نے انسان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے اور کئی سادہ لوح افراد دیوانہ وار دنیا کی بہتری کے پیچھے دوڑ رہے ہیں کسی دانشمند شخص نے کہا کہ آج کل ہر کوئی اپنا ہی الو سیدھا کرنے میں مصروف ہے۔

Everyday is busy in pussuing his mess of pottage these days.

تو ان ہدایات کے پیش نظر ہم بڑے وثوق سے رطب اللسان ہیں ان تعلقات کو جس طرح قرآن حکیم نے صحیح انسانی بنیادوں پر استوار کیا ہے ان ہی کی برکت سے ہمارے تعلقات زیادہ باہمی محبت اور اخلاص پر مبنی ہیں۔ اس لیے ان آیات کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں بڑے تدبر و حکمت سے کام لینا پڑے گا۔ یہ آیات ''قضی'' کے لفظ سے شروع ہوتی ہیں جو کہ بڑا ذو معنی لفظ ہے۔ قضی ''حکم کرنے'' اور ''عہد لینے'' کے معنی میں آتا ہے اور حکم کرنے والی اور عہد لینے والی ذات احکم الحاکمین کی ہے۔ اس لیے اس کا حکم بجالانا ہر شخص پر لازم ہے۔ جو اپنے آپ کو اس کا بندہ اور اپنا مالک یقین کرتا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہوا کہ'' اے محبوب ﷺ! آپ کے رب نے یہ احکام نافذ فرمائے ہیں جن میں سے پہلا حکم یہ ہے کہ اس وحدہ لاشریک کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ اس اہم اور عظیم الشان فرمان کے بالکل ساتھ ہی یہ حکم صادر کیا جا رہا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کے

Marfat.com

ساتھ پیش آیا جائے۔ جب ماں باپ جواں سال ہوتے ہیں اور اپنی ضروریات کے خود کفیل بھی اس وقت تو بچے عموماً ان کے تابع فرمان ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان کے دست نگر ہوتے ہیں۔ لیکن جب بڑھاپا آ جاتا ہے، صحت گرنے لگتی ہے اور وہ خود روزی کمانے سے قاصر ہو جاتے ہیں اور اولاد کے سہارے کے محتاج ہو جاتے ہیں تو اس وقت سعادت مند اولاد کا فرض یہ ہے کہ ان کی دلجوئی اور خدمت گزاری کے لیے اپنی کوششیں وقف کر دے اگر وہ بیمار پڑ جاتے ہیں اور مزاجاً بھی چڑ چڑے Peeriousb ہو جاتے ہیں تو ان حالات میں بھی ان کی ناز برداری میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہیے۔ اور خبردار کبھی اکتا کر یا ان کی خفگی سے آشفتہ خاطر ہو کر تیری زبان سے اف نہ نکلے بلکہ اللہ نے تجھے تیرے بوڑھے والدین کی خدمت کا موقع دیا ہے۔ تو اس کو غنیمت جان ان کے علاج معالجے میں، ان کو آسائش اور راحت بہم پہنچانے میں ذرا سستی سے کام نہ لے۔ ان سے سخت کلامی مت کر جب تو ان سے گفتگو کرے تو ایسے محبت بھرے انداز میں گفتگو کر کہ ان کے دل کا کنول کھل جائے اور اپنے لخت جگر کی اس احسان شناسی کو دیکھ کر ان کا دل مسرور اور آنکھیں روشن ہو جائیں اور وہ بے ساختہ تجھے دعائیں دینے لگیں۔

لہٰذا انسان کو چاہیے کہ انتہائی تواضع اور انکسار سے ان کے ساتھ پیش آیا جائے۔ ایسی تواضع جس میں رحمت و محبت کی خوشبو بسی ہو کیونکہ ایسی تواضع جس میں رحمت اور شفقت کا عنصر نہ پایا جائے وہ دوسروں کے ساتھ برتاؤ میں مناسب ہو تو ہو، والدین کی بارگاہ میں وہ قطعاً ناپسندیدہ ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ انسان اگر یہ سب کچھ بجا لائے تو پھر بھی ان احسانات کا بدلہ نہیں چکایا جا سکتا جو ماں باپ نے اپنی اولاد پر کیے ہوتے ہیں ان سے عہدہ برآ ہونے اور ان کا حق سپاس ادا کرنے کی اگر کوئی صورت ہے تو یہ کہ تو بارگاہ خداوندی میں انتہائی عجز و انکسار Humility سے ان کی مغفرت اور بخشش کیلئے دعائیں مانگتا رہے اور عرض کرتا رہے کہ اے مولائے کریم! میرے والدین نے مجھے پالا، میری پرورش کی، میرے لیے مصائب جھیلے میں ان کا صلہ دینے سے قاصر ہوں تو ان پر اپنا در رحمت کشادہ فرما جس

Marfat.com

طرح انہوں نے میری بے بسی کی حالت میں مجھ پر اپنی شفقتوں اور محبتوں کی انتہا کر دی اس طرح اے مولا تو بھی ان پر اپنی عنایات کے بے بہاں اور رحمت کے بے انداز پھول برسا۔

والدین کے حقوق اور ان سے حسن سلوک کی اہمیت کو جس طرح ان آیات میں بیان فرمایا گیا ہے اس کے بعد ایک مسلمان کے لیے عملی زندگی میں اس رویے سے منحرف ہونا انتہائی خسارے کا سودا ہے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ:

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے ماں باپ پر لعنت بھیجے۔ عرض کی گئی یہ کیسے ممکن ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ شخص اس کے جواب میں گالی دینے والے کے باپ اور ماں کو گالیاں دیتا ہے (تو گویا اس نے خود اپنے والدین کو گالی دی)

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ کون مستحق ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا تیری ماں، پھر اس نے یہی عرض کی اور جواب ملا تیری ماں پھر اس نے یہی سوال دہرایا تو ارشاد ہوا تیری ماں چوتھی بار اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کے بعد تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرا باپ۔

ابی ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر تھا کہ اسی اثناء میں ایک انصاری حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے والدین کی وفات کے بعد بھی کیا مجھ پر ان سے حسن سلوک کرنا ضروری ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا ہاں چار باتیں تجھ پر بے حد ضروری ہیں۔ ان کی نماز جنازہ ادا کرنا، ان کیلئے مغفرت کی دعا کرتے رہنا، جو وعدہ انہوں نے کیا تھا اسے پورا کرنا، ان کے دوستوں کا احترام کرنا اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا جن سے ان کی وجہ سے رشتہ داری ہو۔ یہ نیکی ایسی ہے جو ان کی وفات کے بعد بھی تم پر لازمی ہے۔

Marfat.com

ان واضح تعلیمات اور روشن ارشادات کے بعد آپ یورپ اور امریکہ کے متمدن ممالک کا جائزہ لیں تو یہ چیز آپ کے سامنے روز روشن کے طرح عیاں ہو جائے گی کہ آپ کو ایسی اولاد شاذ و نادر ہی ملے گی جو بوڑھے والدین کی خدمت کو اپنے لئے سرمایہ سعادت یقین کرتی ہو۔ شادی کے بعد لڑکا اپنے والدین سے الگ ہو جاتا ہے اور والدین کیلئے اخلاقی اور قانونی ذمہ داری قبول نہیں کرتا اس لئے تو ان ممالک کی حکومتوں کو ایسی پناہ گاہیں Asylums بنانا پڑتی ہیں جہاں بوڑھے اور بیمار والدین کو زندگی کے آخری ایام بسر کرنے کیلئے رکھا جاتا ہے۔

مسلم شریف کی ایک حدیث ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''خاک آلود ہو اس کی ناک، پھر خاک آلود ہو اس کی ناک'' عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ کس کی ناک خاک آلود ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی جس نے بڑھاپے میں ماں باپ دونوں یا ایک کو پایا پھر جنتی نہ ہوا (یعنی ان کی خدمت نہ کی اور ان کی رضا کو اپنی رضا نہ سمجھا جو اسکے لیے حصول جنت کا ذریعہ بنتی) اس وعید شدید سے والدین کے نافرمان اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسے لوگوں کیلئے (جو والدین کے ساتھ گستاخی سے پیش آتے ہیں) ان کے لیے اللہ پاک نے ابدی عذاب یعنی Eternal Damnation تیار کر رکھا ہے۔ لہٰذا جو والدین کے نافرمان ہوتے ہیں وہ اپنا انجام بد معلوم کر لیں۔ حدیث شریف میں تو یہاں تک آیا ہے کہ'' اگر تمہارے والدین تمہیں سور کا گوشت لانے کو کہیں تو ان کے حکم کی تعمیل کرو لیکن خود نہ کھاؤ''۔

قرآن حکیم میں تو یہاں تک آیا ہے۔

قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ (بقرہ:215)

''جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر، رشتہ داروں پر، یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر۔''

Marfat.com

اس کا مطلب یہ ہوا کہ خرچ کرنے میں بھی والدین کو اولین ترجیح دی گئی ہے۔ یعنی یہ نہیں کہ تمہارے والدین تو گھر پر تنگدست ہیں اور تم ریلیف فنڈ میں چندے جمع کرواتے پھرو۔ سورۃ لقمان میں ایک دفعہ پھر اللہ پاک نے اپنی بندگی کے ساتھ والدین کی خدمت کی ہدایت کی ہے۔ حضرت لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ (لقمان:14-13)

''اور اے محبوب ﷺ یاد کرو اس وقت کو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا اسے نصیحت کرتے ہوئے کہ اے میرے پیارے بیٹے کسی کو اللہ کا شریک مت ٹھہرانا شرک ظلم عظیم ہے اور ہم نے انسان کو تاکید کر دی کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری کے باوجود شکم میں اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھوٹنے میں دو سال لگے اس لیے ہم نے کہہ دیا کہ شکر ادا کرو میرا اور اپنے والدین کا آخر کار میری طرف ہی تمہیں لوٹنا ہے۔''

حضرت لقمان یہاں اللہ کے حکم سے اپنے فرزند دلبند کو سب سے پہلے شرک سے بچنے کی نصیحت کر رہے ہیں مراد یہ کہ انسان کو ہر حال میں اپنے دامن کو شرک کی آلودگی سے پاک رکھنا چاہیے۔ لقمان چونکہ حکیم اور دانشور ہیں انہوں نے اپنے حکیمانہ اور دانشمندانہ کلام سے نہ صرف اپنے بیٹے کو نوازا ہوگا بلکہ عام لوگوں کو بھی اپنے دلنواز پند و نصائح سے سرفراز کیا ہوگا۔ اس کتاب میں آپ کا حوالہ دینا انتہائی مناسب اس لئے ہے کہ دوسروں کے ساتھ معاملات کی بنیاد منافقت، دوغلے پن، ریاکاری، تصنع و فریب دہی پر ہوسکتی ہے لیکن جب

Marfat.com

ایک باپ اپنے بیٹے کو نصیحت آموز بات کہتا ہے تو اس میں سراسر حقانیت اور اخلاص ہی ہوتا ہے۔ وہاں مبالغہ آرائی، عیاری اور غلط بیانی کا امکان نہیں ہوتا۔

Because the pieces of advices given to a son by his father are pure from impurities.

مطلب یہ کہ ایک باپ کی اپنے بیٹے کو نصیحت آرائش اور کھوٹ سے پاک ہوتی ہے اور باپ بیٹے کو خدا کی وحدانیت کے ساتھ والدین کی فرمانبرداری کی ہدایت کر رہا ہے۔ جہاں سے والدین کے مقام کا اندازہ بخوبی ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی والدین کے خلوص اور شفقت کے صلے کے طور پر اولاد کو اپنے والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کا حکم دیا گیا ہے۔ اور خود اللہ پاک نے وہ حدود Boundries متعین کر دی ہیں جہاں تک والدین کے ارشاد کو تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ بے شک ماں باپ دونوں کا اپنی اولاد پر بڑا حق ہے لیکن دونوں میں سے ماں کا حق بہت زیادہ ہے۔ نو ماہ تک بچے کو شکم میں اٹھائے پھرتی ہے یعنی بچے کا پہلا گھر رحم مادر ہے جہاں وہ نو ماہ تک رہائش پذیر رہتا ہے۔ مرد سے وہ نسبتاً کمزور ہوا کرتی ہے۔ اوپر سے حمل کی گرانی Conception of Pregnancy اس کو مزید کمزور اور ناتواں بنا دیتی ہے۔ اس طویل عرصہ میں آئے دن اسے طرح طرح کی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پھر پیدائش کا مرحلہ بڑا صبر آزما ہوتا ہے۔ اگر وہ ان Child Labours میں سے بچ نکلے تو پھر عرصہ تک وہ اسے اپنا خون جگر پلاتی ہے۔ اس کے علاوہ ماں دن رات اپنے اس نور نظر کی خدمت میں صرف کرتی ہے۔ یہ ساری جانکاہیاں اور خدمات وہ کسی لالچ کے تحت سر انجام نہیں دیتی اسی لیے ہمارے پیارے رسول ﷺ رحمت دو عالم ﷺ نے بار بار ماں کی خدمت گزاری پر زور دیا ہے۔ اس کے علاوہ اپنا شکر کرنے کیساتھ والدین کا شکر کرنے کا حکم بھی اللہ پاک نے دے دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے بندہ نوازی کی حد کر دی اور اسلامی معاشرہ میں والدین کا جو اعلیٰ وارفع مقام ہے اس کی بھی وضاحت فرما دی۔ ان تمام احکامات کے بعد بھی مسلمان بچے اگر اپنے

Marfat.com

والدین کی خدمت میں کوتاہی کریں اوران کے ساتھ حسن سلوک نہ کریں ان کی دعائیں نہ لیں تو یہ بڑی بدقسمتی ہی نہیں بلکہ بہت بڑا المیہ Tragedy ہے۔

والدین کی اطاعت کا بار بار قرآن حکیم میں حکم آیا ہے۔اس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوسکتی ہے کہ والدین کا ہر حکم ماننا اوران کی ہر خواہش پوری کرنا ضروری ہے اگرچہ وہ شرک کرنے اور نافرمانی کرنے کا بھی حکم دیں۔اس آیت نے اس غلط فہمی کا ازالہ کردیا ہے اور واضح طور پر بتلا دیا ہے کہ بے شک والدین کے بڑے حقوق ہیں اوران کی خوشنودی کا حصول بہت بڑی سعادت ہے لیکن بہرحال ان کا حق اللہ تعالیٰ کے حق سے کم ہے اگر وہ اس کے ساتھ شرک کرنے پر اصرار کریں گے یا کسی ارشادِ ربانی کی سرتابی پر مجبور کریں گے تو اس وقت ان کے حکم کو مسترد کردینا ضروری ہوگا۔ کیونکہ اب وہ اپنی حد سے تجاوز کررہے ہیں۔حدیث پاک میں ہے "لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ" کسی مخلوق کی ایسی اطاعت نہ کرو جس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو۔چاہیے تو یہ تھا کہ جب والدین اپنے خالق اور مالک سرکش Recalcitrant ہوں اور شرک کے مرتکب ہوں تو ان سے قطع تعلق کرلیا جائے اور کسی قسم کی شفقت اور محبت کا مظاہرہ ان سے نہ کیا جائے لیکن انسان قربان جائے اس پیدا کرنے والے پر اوراس کے عطا کردہ دینِ فطرت کی پاکیزہ تعلیمات پر فرمایا ان کی یہ بات نہ مانو اوراس کے علاوہ ان کے ساتھ حسن سلوک کے سارے تقاضے پورے کرو۔وہ بیمار ہوں تو ان کی تیمارداری کرو وہ مفلس ہوں تو ان کے اخراجات کا بوجھ اٹھاؤ ان کا ادب اوراحترام ہر حالت میں ملحوظ رکھو۔

ان کی زیادتیوں کے باوجود تمہاری طرف سے تلخ کلامی اور بے مہری کی نوبت نہ آئے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نافرمانی کی صورت میں والدین کا حکم نہ ماننے کی آیت میرے حق میں نازل ہوئی وہ رطب اللسان ہیں۔میں اپنی والدہ کا فرمانبردار اور اطاعت گزار بیٹا تھا۔اس کی خدمت اور دلجوئی میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کرتا تھا۔اللہ نے جب مجھے نعمت ایمان سے مشرف فرمایا تو میری ماں سخت برا

Marfat.com

فروختہ ہوئی۔ مجھے کہنے لگی اے سعد! تو نے یہ کیا حرکت کی ہے۔ اگر تو نے اس نئے دین کو نہ چھوڑا تو میں کھانا پینا بند کردوں گی یہاں تک کہ مرجاؤں گی اور لوگ تجھے اپنی ماں کا قاتل کہہ کر یاد دلایا کریں گے اور تو ملک بھر میں رسوا ہوگا۔ لیکن وہ بضد رہی۔ دن بھر کچھ نہ کھایا پیا۔ رات بھی یوں ہی گزاردی جس کے باعث وہ بہت کمزور ہوگئی۔ دوسرا دن بھی اس نے فاقہ کیا اب تو اس کی کمزوری حد کو پہنچ گئی۔ جب میں نے اس کی یہ کمزوری دیکھی تو کہا ''اے ماں تو خوب جان لے اگر تیری سو جانیں ہوں اور سب ایک ایک کر کے نکل جائیں۔ تو خدا کی قسم میں اپنے دین کو پھر بھی نہیں چھوڑوں گا۔ اب یہ تجھ پر منحصر ہے تو کھایا نہ کھا۔ میں اپنا دین چھوڑنے کے لئے کسی قیمت پر تیار نہیں میرا عزم مصمم دیکھ کر میری ماں نے بھوک ہڑتال ختم کردی۔

حدیث شریف میں تو یہاں تک آیا ہے کہ اگر والدین اپنی خدمت کے لئے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو ان کی خدمت نوافل کی ادائیگی پر مقدم ہے۔ والدین کے ساتھ احسان کے طریقے جو احادیث سے ثابت ہیں وہ یہ ہیں کہ دل کی گہرائیوں سے ان کے ساتھ عقیدت ومحبت رکھی جائے۔ افتار وگفتار میں نشت و برخاست میں ادب کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ان کی شان میں تعظیم کے الفاظ کہنے چاہیں۔ ان کو راضی کرنے کی ہر ممکن سعی کی جائے۔ اپنے نفیس مال کو ان سے بچایا نہ جائے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری کی جائیں ان کے لیے فاتحہ، صدقات، تلاوتِ قرآن سے ایصال ثواب کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کی جائے اور ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کی جائے۔

خداوند قدوس کو وحدہ لاشریک مان لینے کے بعد سب سے کبیرہ نیکی والدین کی خدمت ہے۔ والدین کے ہم پر بہت حقوق ہیں انہوں نے ہی ہماری پرورش کی۔ ہمارے ساتھ شفقت ومہربانی کا سلوک کیا اور ہماری ہر خطرے سے حفاظت کی۔ ان کے حقوق کا ادا نہ کرنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو پس پشت ڈالنا حرام ہے۔

سورۂ نساء جو کہ قرآن پاک کی چوتھی سورۂ مبارکہ ہے اس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Marfat.com

''اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ، رشتہ داروں یتیموں اور محتاجوں سے بھلائی کرو۔''

لہٰذا تمام قرابت داروں سے پہلے والدین کی خدمت کا حکم دیا گیا ہے۔ والدین کی خدمت کو اولین ترجیح The First and Foremost Priority دی گئی ہے۔ ان کی ہر طرح سے خدمت کی جانی چاہیے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل سب سے زیادہ بھاتا ہے تو آقا ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز کی ادائیگی والدین کے ساتھ نیکی اور جہاد فی سبیل اللہ۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ چونکہ والدین کی محبت میں ریاکاری اور ملاوٹ نہیں ہوتی لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنا سب کچھ ان پر نچھاور کر دے۔ والدین کی عاطفت میں انسان کو ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے انسان کسی سایہ دار درخت کے نیچے آ گیا ہو۔ بالخصوص ماں کی محبت میں انسان ایسا محسوس کرتا ہے۔

اپنے مؤقف کی مضبوطی کے لئے ہم سرکار مدینہ ﷺ کی عائلی زندگی کا ایک حوالہ دیتے ہیں کہ عام الحزن میں جب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا تو ام کلثوم اور سیدہ بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دورِ کم سنی میں انہیں ماں کی ضرورت تھی اور ہمارے پیارے نبی ﷺ بھی ایک غم گسار رفیقہء حیات سے الگ ہو گئے تھے۔ تو ان حالات میں حضرت خولہ بنت حکیم نے آقا نامدار ﷺ سے عرض کی اور کہا ''میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان اے اللہ کے رسول ﷺ'' جب سے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئی ہیں تب سے میں آپ کو اکثر اداس و مغموم پاتی ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم ٹھیک کہتی ہو خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو ایک ایسی رفیقہ حیات کی ضرورت ہے جو سمجھدار اور سلیقہ شعار Discreet ہونے کے ساتھ ساتھ حوصلہ مند اور غمخوار بھی ہو۔ بچوں کی اچھی تربیت اور آپ ﷺ کے آرام اور راحت کا بھی خیال رکھ سکے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا خولہ آپ ٹھیک کہتی ہو۔ایک عورت ایسے ہی معاملات بطریق احسن سرانجام دے سکتی ہے۔حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا'' یا رسول اللہ ﷺ اگر اجازت ہو تو میں پیش رفت کروں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے وہ؟ اس پر حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر فی الحال اور کوئی نہیں ہے۔ وہ عالی نسب ہونے کے ساتھ ساتھ حوصلہ مند بھی ہیں۔ اسلام کی ترویج کے سلسلے میں ان کی تمام کوششیں آپ ﷺ سے چھپی نہیں انہوں نے اپنے خاندان اور قبیلہ والوں کو اسلام قبول کرنے پر آمادہ کیا۔آپ ﷺ نے آمادگی کا اظہار کیا۔ یوں حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد دوسری ام المومنین ہونے کا شرف سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاصل ہوا جن کی نگرانی میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت بی بی سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تربیت ہوئی۔ یہاں سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ایک ماں کا گھر میں کیا کردار ہے ماں ہی بچوں کی بہترین تعلیم و تربیت کرسکتی ہے۔حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد آپ ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کر کے یہ ثابت کر دیا اور اپنے امتیوں کو دکھا دیا کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے ماں کا ہونا بہت ضروری ہے۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی رحمت عالم ﷺ سے پوچھا کیا مجھے اپنے ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں پر خرچ کرنے سے ثواب ملے گا؟ میں انہیں محتاج اور در بدر مارے مارے پھرنے کیلئے نہیں چھوڑ سکتی وہ بھی تو میرے بیٹے ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا جو کچھ تم خرچ کرو گی تمہیں اس کا اجر ضرور ملے گا۔ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے شوہر کا نام ابوسلمہ عبداللہ بن اسد تھا۔ان کے نکاح کے بعد آپ حضور ﷺ کے نکاح میں آگئیں تھیں۔ ابوسلمہ سے ان کے جو بچے پیدا ہوئے تھے وہ ان کے بارے میں فکر مند تھیں۔ لہٰذا نبی ﷺ کے فرمایا کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجھے ان کا خیال کرنے کا اجر ملے گا۔ پس یہ ثابت ہوتا ہے کہ والدین اپنی اولاد کو تنگدست اور تکلیف

Marfat.com

میں مبتلا نہیں دیکھ سکتے۔ اولاد کی تکلیف والدین کی زندگی کا سب سے کٹھن اور تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال کر اپنی اولاد کا سکھ خرید لیتے ہیں۔

ایک شخص نے ایک دفعہ اپنی ماں کی خدمت کئی سال تک کی اور ماں سے پوچھا کہ "ماں بتلا کہ کیا اب تیرا حق ادا ہو گیا ہے؟" تو ماں نے کہا" کہ بیٹا تو تو اس رات کا حق ادا نہیں کر سکتا جب سخت سردی تھی اور تیرے پیشاب کرنے کی وجہ سے بستر گیلا تھا تجھے نمونیا ہونے کا خطرہ تھا میں نے خود اس جگہ لیٹنے کو ترجیح دی اور تجھے اپنی چھاتی پر لٹا لیا۔ مجھے نمونیا ہو گیا اور تجھے خدا نے بچا لیا"۔ ایک شاعر تابش دہلوی نے کیا خوب کہا ہے:

ایک مدت سے میری ماں سوئی نہیں تابش

اک بار میں نے کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے

ماں کی ذات کو Spinal Chord کی اہمیت دے کر ہمارا مقصد باپ کی Significance کو ہرگز Undermine یا Underrate کرنا نہیں بلکہ حدیث شریف میں تو یہاں تک آیا ہے کہ ماں اگر بتیس مرتبہ نافرمان بچے کو بددعا دے یا Maledict کرے تو وہ بددعا نہیں لگتی لیکن باپ اگر اولاد کے خلاف ایک دفعہ بھی بددعا کرے تو اس کا فوری اثر ہو جاتا ہے۔

یہاں سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ماں باپ کا حق اولاد پر کتنا زیادہ ہے۔ لیکن ماں کا حق اولاد پر باپ کی نسبت فوقیت رکھتا ہے۔ ماں بچے پر تین احسان کرتی ہے جبکہ باپ ایک۔ ماں کے احسانات پیٹ میں رکھنا، جننا اور پرورش کرنا جبکہ باپ صرف پرورش کرتا ہے۔ ایک بیٹا ماں باپ دونوں کی خدمت کرے مگر مقابلے کی صورت میں ادب واحترام باپ کا زیادہ کرے اور جبکہ خدمت وانعام ماں کی زیادہ۔ ماں باپ کے ساتھ سلوک یہ ہے کہ ان سے نرم اور نیچی آواز سے ہم کلام ہو مالی وجسمانی خدمت کرے اپنے نوکروں سے ہی ان کا کام نہ کرائے بلکہ خود کرے اپنے مؤقف کی مضبوطی کیلئے ہم کہمش بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کی مثال دے سکتے ہیں۔ وہ اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے تھے پاخانہ وغیرہ اپنے ہاتھ

Marfat.com

سے اٹھاتے اور صاف کرتے تھے۔ کسی امیر آدمی نے انہیں روپوں کی تھیلی بھیجی اور کہلا بھیجا کہ اس رقم سے اپنی ماں کیلئے غلام یا لونڈی خرید لیں۔ کہمش رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہہ کر رقم واپس کردی اور یہ پیغام بھیجا "جب میں بچہ تھا تو میری ماں نے میری خدمت کیلئے کوئی نوکر نہیں رکھا تھا بلکہ انہوں نے خود میری پرورش اور خدمت کی تھی اس لیے میں بھی اب خود ہی اپنی ماں کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

حدیث پاک میں ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کے وقت موت کی تلخی سے زبان بند ہوگئی آپ کی اہلیہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے شوہر پر نزع گراں ہے اور وہ عاجز ولاچار ہے اور زبان بند ہے تو حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روانہ کیا کہ علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلقین کریں تینوں حضرات نے آکر عرض کیا کہ موت کی تلخی کی وجہ سے زبان بند ہے حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین زندہ ہیں۔ صحابہ نے جواباً عرض کی کہ باپ تو فوت ہو چکا ہے ہاں البتہ ایک بوڑھی و ناتواں ماں موجود ہے آپ ﷺ نے فرمایا "اس کی بوڑھی ماں کو جا کر میرا سلام کہنا اور کہنا کہ آنے کی سکت رکھتی ہیں تو میرے پاس تشریف لائیں اور اگر نہیں تو میں ﷺ ان کے ہاں آرہا ہوں" جب بوڑھی ماں کو آپ ﷺ کا پیغام ملا تو اس نے کہا "میں آپ ﷺ پر قربان جاؤں" اعضاء کا سہارا لے کر خود آپ ﷺ کی خدمت میں آئی۔ سلام کے بعد اس نے علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام حالات بیان کیے اور عرض کیا کہ علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صوم وصلوٰۃ کا پابند، عابد وزاہد، پرہیزگار Abstemious اور سخی وفیاض Generous ہے لیکن برتاؤ میں بیوی کی زیادہ عزت کرتا ہے۔ جو کچھ کہتی ہوں نہیں کرتا جبکہ بیوی کی ہر بات مانتا ہے الغرض بیوی کو مجھ پر ہر کام میں ترجیح دیتا ہے۔ حضور ﷺ نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرو ہم علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جلائیں گے اس بڑھیا نے عرض کیا کہ میرے فرزند دل پسند کو جلاتے کیوں ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "اگر تم اپنے بیٹے

Marfat.com

پر خوش ہے تو ہم ایسا نہیں کریں گے'' ماں نے کہا نہیں میں علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر راضی ہوں میں نے اسے بخش دیا۔ حضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جاؤ اور علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال دریافت کرو۔ جب بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں پہنچے تو علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلمہ پڑھ رہے تھے اور جان جانِ آفریں کے سپرد کر رہے تھے۔ اس طرح ماں کے بخش دینے سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بھی راضی ہو گئے۔

سنن نسائی میں حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد کی اجازت چاہی۔ سرکار ﷺ نے فرمایا کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ عرض کیا جی ہاں! فرمایا '' تم اس کے ساتھ رہا کرو کیونکہ جنت اس کے قدموں کے تلے ہے'' یہاں حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ والدین کی اجازت یا رضا مندی چاہے بغیر جہاد نہیں کیا جا سکتا۔ اور والدین کی خدمت کرنا بھی جہاد سے افضل ہے۔

مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں بنی سلمہ کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا '' یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ تو وفات پا چکے ہیں اب بھی کوئی موقع ان سے نیک سلوک کرنے کا باقی ہے'' تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے دعا اور استغفار کر، جن سے انہوں نے زندگی میں کوئی عہد کیا تھا۔ اس کو پورا کر، جو کوئی ان کا رفیق تھا ان کی خاطر داری اور عزت کر اور جو رشتہ ان کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس کو جوڑ۔

طبرانی میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا '' جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکیوں کے ساتھ اٹھے گا''۔

حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کی نافرمانی حرام قرار دی ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ کیا میرے لئے توبہ ہے؟ فرمایا کہ تیری ماں زندہ ہے؟ جواب دیا نہیں دریافت فرمایا کہ خالہ ہے۔ تو

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ نیکی کر یہی تمہاری توبہ ہے۔

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور پوچھا کہ جنت میں میرا پڑوسی کون ہوگا اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کا نام و پتہ بتا دیا۔ آپ علیہ السلام اس کے پاس گئے اور دیکھا کہ وہ شخص گوشت فروخت کر رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام غور سے مشاہدہ کرتے رہے کہ اس کا کون سا ایسا عمل ہے جو اسے جنت میں میرا ہمسایہ بنائے گا۔ جب قصاب نے تمام گوشت فروخت کر دیا تو ایک پوٹلی جس میں اچھا اچھا گوشت تھا اس کو لیا اور گھر کی طرف چل دیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ وہ اس کے ہاں مہمان بننا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ خوش آمدید آپ میرے ہاں ٹھہریں۔ موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ اس شخص نے گوشت اچھے طریقے سے ابال کر پکایا اور چادر میں لپٹی ہوئی ایک کمزور و ناتواں عورت کو کھلا دیا۔ وہ بوڑھی عورت اس کی ماں تھی موسیٰ علیہ السلام جب اس کے قریب گئے تو وہ عورت اپنے بیٹے کو دعائیں دے رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ ”اے میرے اللہ میرے بیٹے کو جنت میں موسیٰ علیہ السلام کا پڑوسی بنانا“ ہم اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ماں کی دعائیں کس قدر باثر ہیں۔ ماں سے زیادہ اپنی اولاد کا کون ہمدرد ہوگا۔ جب یہ شفیق و مہربان ہستی اولاد کیلئے رحمت کی طلبگار ہوتی ہے تو اللہ پاک قبولیت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

ایک دوسری حکایت میں آتا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بوڑھی والدہ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر سات مرتبہ حج کروایا۔ جب آخری مرتبہ طواف سے فارغ ہوا تو اس نے دعا کی کہ اے میرے اللہ میں نے اپنی بوڑھی والدہ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر سات حج کروائے ہیں۔ کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ہے؟ تو پھر کسی کہنے والے کی آواز اس سعادت مند بیٹے کے کانوں میں آئی ”والدہ کو کاندھوں پر اٹھا کر سات دفعہ حج کروانے والے تو ایک رات کا حق بھی ادا نہیں کر سکا“

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اولیائے کرام میں وہی مقام حاصل ہے جو

Marfat.com

فرشتوں میں جبرئیل علیہ السلام کو حاصل ہے۔ بلکہ میں تو یوں لکھوں گا کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی حیثیت دوسرے بزرگان دین میں ایسی ہے کہ:

Bayazid is just like a dignified shiney moon countless stars,....... and the stars are the other mystics.

(بایزید رحمۃ اللہ علیہ بالکل ایک روشن اور تابندہ وعظیم الشان چاند کی مانند ہیں جو کہ بے شمار ستاروں میں گھرا ہوا ہو جبکہ ستارے دوسرے اولیائے کرام ہیں۔)

بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ماں کی خدمت، خوشنودی اور رضا جوئی ہر کام پر فوقیت رکھتی ہے میں جو کچھ باہر جا کر مجاہدوں اور ریاضتوں میں تلاش کرتا رہا وہ ماں کی خدمت میں مل گیا۔ آپ نے اپنی ماں کی بہت خدمت کی۔ ایک رات کو آپ کی والدہ نے پانی مانگا، گھر میں پانی موجود نہ تھا آپ دریا سے پانی لینے چلے گئے واپس آئے تو والدہ سو چکی تھیں آپ اس خیال سے والدہ کے سرہانے کھڑے رہے اور پانی کے برتن کو ہاتھ میں پکڑے رکھا کہ مبادا والدہ جاگ جائیں اور پانی نہ پی سکیں۔ آپ کے ہاتھ سخت سردی کی وجہ سے ٹھٹھر گئے لیکن آپ اس وقت تک کھڑے رہے جب تک کہ والدہ کی آنکھ نہ کھلی اور پانی نہ پی لیا۔ پھر آپ کی والدہ نے آپ کے حق میں دعا فرمائی اے میرے اللہ اپنے دین کیلئے میرے بیٹے کا منہ کھول دے اور اسے اپنے مقرب بندوں میں شامل کر لے۔ یہی وجہ ہے کہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا مقام اولیاء اللہ میں بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ سرکار مدینہ ﷺ کا انبیاء میں۔ ایک بار بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے ان سے کہا کہ کمرے کا آدھا دروازہ کھول دو۔ آپ ساری رات دروازے کے پاس کھڑے رہے کہ کہیں کمرے کا دروازہ بند نہ ہو جائے اور والدہ کی حکم عدولی نہ ہو۔ الغرض آپ نے والدہ کی خدمت کر کے وہ سب کچھ حاصل کر لیا جس کی آپ کو ایک مدت سے تلاش تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جو دعا قرآن کریم میں ہے مسلمان اس کو ہر نماز میں پڑھتے ہیں۔ اس میں اپنی اور اپنے ماں باپ کی مغفرت کی درخواست ہے۔

Marfat.com

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

''اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے والدین کو بھی'' حضرت نوح علیہ السلام نے بھی یہی دعا کی تھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی بات سن کر تبسم فرمایا اور اللہ کے اس احسان پر شکر کی توفیق مانگی جو اس نے ان پر اور ان کے والدین پر کیے۔ یعنی انبیاء علیہم بھی اپنی دعاؤں میں اپنے والدین کو یاد رکھتے تھے کیونکہ وہ ان کے اعلیٰ مرتبے سے واقف تھے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے تین آدمیوں کا واقعہ بیان فرمایا جنہیں راستے میں بارش نے آلیا اور وہ ایک غار میں گھسے تو پہاڑ کے اوپر سے ایک بڑا پتھر گرنے سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ بہت زیادہ طاقت لگانے کے باوجود بھی پتھر ذرہ برابر سرکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ بالآخر انہوں نے کہا کہ اپنا اپنا کوئی ایسا نیک عمل یاد کرو جو رضائے الٰہی کیلئے کیا گیا ہو۔ شائد مشکل ٹل جائے ان میں سے ایک نے کہا کہ میرے والدین بوڑھے تھے اور بچے چھوٹے چھوٹے میں بکریوں کا دودھ لاکر پہلے اپنے والدین کو پلایا کرتا تھا۔ اور بعد میں اگر بچ جاتا تو بیوی اور بچوں کو پلاتا۔ آخر میں خود پیتا۔ ایک دفعہ مجھے جنگل میں رات ہو گئی۔ آیا تو میرے والدین سو چکے تھے۔ میں حسب معمول دودھ لے کر ان کے سرہانے کھڑا رہا۔ بچے روتے رہے میں نے نہ تو والدین کو جگانا مناسب سمجھا اور نہ انہیں پلائے بغیر بچوں کو دودھ پلایا۔ صبح تک میری یہی حالت رہی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے کھڑے کھڑے پتھر کو تھوڑا سا سرکا دیا باقی دونوں اشخاص نے بھی رضائے الٰہی کے خیال سے کئے گئے نیک کام بتلائے تو پتھر ہٹ گیا اور ان کے لئے راستہ بن گیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رزق کی کشادگی اور عمر کی زیادتی کا خواہاں ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا کہ ''میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں پر قرآن پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ فرشتوں نے جواب دیا حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' حضور ﷺ نے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا یہی ثواب ہے نیکی کرنے کا۔ یہی ثواب ہے نیکی کرنے کا اور حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماں باپ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔

مشہور بیوروکریٹ قدرت اللہ شہاب اپنے والد عبداللہ کے بارے میں اپنے مضمون ''ماں جی'' میں لکھتے ہیں کہ جب ان کے والد کے سر سے ان کے والد کا سایہ اٹھ گیا تو یہ انکشاف ہوا کہ ساری آبائی جائیداد رہن پڑی ہوئی تھی۔ چنانچہ عبداللہ صاحب اپنی والدہ کے ساتھ ایک جھونپڑے میں رہائش پذیر ہو گئے۔ زر اور زمین کا یہ انجام دیکھ کر انہوں نے ایسی جائیداد بنانے کا عزم کیا جو مہاجنوں کے ہاتھ گروی نہ رکھی جا سکے۔ چنانچہ عبداللہ صاحب دل و جان سے تعلیم کے حصول میں مصروف ہو گئے۔ انہوں نے ہر امتحان میں Scholarship حاصل کی اور دو دو سال کے امتحانات کو ایک ایک سال میں پاس کیا۔ یہاں تک کہ پنجاب یونیورسٹی کے میں اول آئے۔ اس زمانے میں غالباً یہ پہلا موقع تھا کہ مسلمان طالبعلم نے یونیورسٹی امتحان میں ریکارڈ قائم کیا ہو۔ اڑتے اڑتے یہ خبر سرسید کے کانوں میں پڑ گئی جو اس وقت علیگڑھ مسلم کالج کی بنیاد رکھ چکے تھے۔ سرسید نے عبداللہ صاحب کو وظیفہ بھیجا اور علیگڑھ بلا لیا۔ یہاں عبداللہ نے خوب جوہر دکھلائے اور بی۔اے کرنے کے بعد صرف انیس برس کی عمر میں انگریزی، عربی، فلسفہ اور حساب کے لیکچرار مقرر ہوئے۔ سرسید یہ چاہتے تھے کہ عبداللہ کسی اعلیٰ ملازمت میں جائیں کیونکہ ان کے سر پر یہ دھن سوار تھی زیادہ سے زیادہ مسلمان اعلی سرکاری ملازمتیں حاصل کریں۔ چنانچہ انہوں نے عبداللہ کو سرکاری وظیفہ دلوایا تا کہ وہ انگلستان جا کر آئی۔سی۔ایس کا امتحان پاس کریں۔ پچھلی صدی کے بڑے بوڑھے سات سمندر پار کر کے سفر کو بلائے ناگہانی سمجھتے تھے۔ عبد اللہ صاحب کی والدہ نے بیٹے کو ولایت جانے سے منع کر دیا۔ عبداللہ کی سعادت مندی آڑے آئی انہوں نے وظیفہ واپس کر دیا۔ اس حرکت پر سرسید کو بے حد غصہ آیا اور دکھ بھی ہوا

Marfat.com

انہوں نے لاکھ سمجھایا مگر عبداللہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ سر سید نے بڑی کڑک آواز میں پوچھا'' کیا تم اپنی بوڑھی ماں کو قوم کے مفاد پر ترجیح دیتے ہو'' تو عبداللہ صاحب نے جواب دیا'' جی ہاں!'' یہ ٹکا سا جواب سن کر سر سید آپے سے باہر ہو گئے۔ کمرے کا دروازہ بند کر کے پہلے تو انہوں نے عبداللہ صاحب کو ٹانگوں، تھپڑوں اور پھر جوتوں سے خوب پیٹا۔ اور کالج کی نوکری سے برخاست کر کے یہ کہہ کے علیگڑھ سے نکال دیا'' اب تم ایسی جگہ جا کر رہو جہاں سے تمہارا نام بھی نہ سن سکوں'' عبداللہ صاحب جتنے سعادت مند بیٹے تھے اتنے سعادت مند شاگرد بھی تھے۔ نقشے پر انہیں سب سے دور افتادہ اور دشوار گزار مقام گلگت نظر آیا چنانچہ وہ ناک کی سیدھ میں گلگت پہنچے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں کی گورنری پر فائز ہو گئے یہ سب ان کی بوڑھی ماں کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ'' ایک دفعہ میرے ہاں ایک سوالی عورت تشریف لائی اس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں گھر میں تین دانے کھجور کے علاوہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ میں نے تین دانے کھجور اس عورت کو دے دیے اس نے ایک ایک دانہ ہر بچی کو دے دیا اور ایک دانہ اپنے پاس رکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں بچیوں نے بھوک کی وجہ سے اصرار کیا تو ماں نے وہ کھجور کا دانہ دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا اور ماں نے خود کچھ نہ کھایا'' ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ واقعہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا'' وہ عورت جنتی ہے'' یہاں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ والدین خصوصی طور پر والدہ کے اندر ایثار کا جذبہ کس حد تک کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔ ماں کی گود انسان کی بہت بڑی درسگاہ ہے۔

پیران پیر دستگیر حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ'' ایک مرتبہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں کسی قافلے کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ راستے میں ڈاکوؤں نے قافلے کا محاصرہ کر لیا اور لوٹ مار شروع کر دی جب حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی باری آئی تو ڈاکوؤں نے آپ سے پوچھا کہ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ '' میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں اور میری قمیص میں سلی ہوئی ہیں تو ڈاکوؤں نے تلاشی کے دوران سمجھا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں'' سردار نے جب آپ کی قمیص کو پھاڑا تو چالیس اشرفیاں تھیں۔ ڈاکو دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور پوچھا کہ آپ نے سچ کیوں بتا دیا کہ آپ کے پاس چالیس اشرفیاں ہیں تو آپ نے فرمایا '' میری ماں نے مجھے ایک دن نصیحت کی کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہیں بولنا'' ڈاکو بہت متاثر ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم کتنے بد بخت ہیں کہ خدا کے حکم کی تعمیل نہیں کرتے اور برے کام کرتے ہیں جبکہ یہ بچہ اپنی ماں کا حکم انتہائی خطرات میں بھی بجا لاتا ہے۔ انہوں نے ڈاکہ زنی سے ہمیشہ کیلئے توبہ کی اور لوٹا ہوا مال لوگوں کو واپس کر دیا۔

اسی طرح حجاج بن یوسف کا ایک واقعہ بیان کرتے جاتے ہیں۔ حجاج اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں کوفہ کا گورنر تھا وہ بے حد ظالم اور سفاک تھا۔ اس کا ایک قول ہے کہ '' خون میری گھٹی میں شامل ہے'' اس نے اپنے ظلم و بربریت کے بازار کو گرم رکھا اور لاکھوں مسلمانوں کو تہ تیغ کروایا۔ بہر حال وہ جتنا بھی ظلم کرتا اس کی بوڑھی والدہ اس کے لیے ہدایت کی دعائیں کرتی رہتی تھی۔ جب اس کی والدہ فوت ہوگئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اس سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے کہ '' اے حجاج! اب سوچ سمجھ کر ظلم کرنا کیونکہ اب تمہاری پہلی والی حالت نہیں رہی۔ پہلے تمہاری والدہ حیات تھی۔ تم جو بھی جور و جبر کرتے تھے اس کی دعاؤں کی وجہ سے بلائیں تم سے ٹل جاتی تھیں لیکن اب وہ بات نہیں رہی''۔

یہاں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد والدین اور خصوصاً والدہ کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ کامیابی اور ناکامی کا انحصار والدین کی خوشی اور ناخوشی میں ہے۔ والدین کی نافرمانی وہ عمل ہے جس کا نتیجہ دنیا میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ الغرض والدین کا سایہ عاطفت اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے جس کا دنیا میں کوئی بدل Alternative نہیں ہے۔

لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ اولاد والدین کی خدمت کرنے سے انکار کر دیتی ہے اکثر

Marfat.com

بہو اور بیٹا یہ کہتے ہیں کہ ابا جی یا اماں جی کو ہم نے پندرہ دن سنبھالا ہے اب دوسرے بھائی اور بھابھی کی باری ہے۔ تو کتنے المیے کی بات ہے کہ اولاد بیویوں کے کہنے میں آجاتی ہے کسی دانا شخص نے کیا خوب کہا ہے کہ ''ایک باپ کتنی شفقت سے گیارہ بیٹیوں کی پرورش کرتا ہے اور کتنے افسوس کی بات ہے کہ گیارہ بچے مل کر ایک باپ کا بڑھاپے میں صرف خیال نہیں رکھ سکتے'' جب والدین پر بڑھاپا طاری ہو جاتا ہے تو ان کی طبیعت قدرے وہمی اور ضدی پن کا شکار ہو جاتی ہے، یاداشت کمزور پڑ جاتی ہے، معاملہ فہمی، تحمل اور قوت برداشت مفقود ہونے لگتی ہے۔ کسی چیز میں سود وزیاں کا احساس بھی کمزور پڑ جاتا ہے۔ ہر بات پر ضد کرنا عادت ثانیہ بن جاتی ہے۔ آپ انہیں اگر کسی بات پر روکیں گے تو وہ سنی ان سنی کر دیں گے اور اپنے دل کی خواہش کے مطابق اس بات پر عمل کریں گے۔ ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ بڑھاپا نام ہی اسی چیز کا ہے۔ بوڑھے ماں باپ اگر چھوٹی چھوٹی بات پر ٹوکتے ہیں تو جواں بیٹا یہ سمجھتا ہے کہ ہر معاملے میں ٹانگ اڑاتے ہیں۔ لیکن والدین کی طبیعت میں ضد Obstinacy اور چڑ چڑا پن Peevishness ایک قدرتی عمل ہے لیکن یہ تو اچھی اولاد کی آزمائش ہے۔ اور بوڑھے ماں باپ کی ضد کو برداشت کرنا اچھی اولاد کیلئے ایک بہت بڑا امتحان ہے اور جو اس امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو گویا جنت اس پر واجب ٹھہرا دی جاتی ہے۔

ایک حکایت کو یہاں بیان کرنا انتہائی برمحل ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص اپنی بوڑھی والدہ کے پاس بیٹھا تھا کہ والدہ نے تین چار دفعہ اصرار کیا کہ بیٹا میرے کانوں میں یہ کونسی آواز آ رہی ہے تو بیٹے نے ہر دفعہ یہ کہا کہ ماں جی! یہ محض آپ کا وہم ہے اور پھر تنگ آ کر یہ کہہ ڈالا کہ آپ بلاوجہ ہمارے دماغ چاٹ رہی ہیں آپ کا شائد دماغ Unhiged ہو گیا ہے۔ خدا کے لئے ہمارے صبر کا امتحان مت لیجئے اور یہ تکرار بند کر دیجئے۔ ماں کو یہ بات سن کر بڑا رنج ہوا اور اس نے بیٹے سے کہا کہ فلاں صندوق میں کاپی پڑی ہوئی ہے ذرا لے آؤ۔ اس نے ویسا ہی کیا تو بڑھیا نے بتایا کہ جب تم بچے تھے تو ایک دن تم ستر بار ایک بات پوچھی تھی اور

Marfat.com

میں نے اتنی بار چوم چوم کر تمہیں جواب دیا تھا۔تو پوچھتا جاتا اور میں تیری بات کا جواب پیشانی پر کوئی شکن لائے بغیر دیتی تھی اور یہ دیکھ یہ بات اس کاپی پر تحریر ہے۔لیکن اے بیٹے تو ماں کے صبر کا موازنہ اپنے صبر سے نہ کر۔ تیرے صبر کا پیمانہ اتنی جلدی لبریز ہو گیا میں نے تو ایک بات تجھے سات مرتبہ بھی نہیں پوچھی اور تو مجھ پر برسنے لگا۔

اکثر اوقات یہ بھی مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ بیٹا جب بڑا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ ماں تو بوڑھی ہوئی ہے تجھے میری بات کی سمجھ نہیں آتی۔لیکن کتنے تعجب کی بات ہے کہ اس وقت جب وہ شیر خوارگی میں تھا تو وہ اس کے اشارے Gesticulations جبلی طور پر Instinctively سمجھ لی جاتی ہے۔ایک انگریز مفکر نے یہ کہا ہے کہ شیر خوارگی ایک ایسا عرصہ Period ہے جب ایک ننھے بچے کا دل اپنی ماں کے دل کی دھڑکن کے ساتھ دھڑکتا ہے۔

When the little wheart of an infant throbs in unison with her mother heart.

لیکن یہ باعث صد شرم اور افسوس ہے کہ بعد میں بیٹا ہے کہتا ہے کہ ماں تو میری بات نہیں سمجھتی ایک پنجابی شاعر نے ماں کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔

کچھ رلدے نیں سڑکاں تے، کچھ جیلاں وچ آوندے نیں
ماواں نوں تڑپاون والے آپ کدوں سکھ پاوندے نیں
بندیا جے کر چاہنا ایں کہ پھر جاون دن تیرے
ماں تو معافی منگ مورکھا آکھے لگ جا میرے
اوہناں نوں تڑپاون والے آپ کدوں سکھ پاندے نیں
جس پتر دے دکھوں یارو مر جاندی اے ماں
اوندے سر تے فیر نئیں آندی رحمتاں والی چھاں
اس دنیاں نوں دس فقیرا اللہ دا انصاف
ماں جے معافی نہ دیوے تے رب نئیں کردا معاف

Marfat.com

جنی دیر اوہ زندہ رہندے اونہاں چر پچھتاندے نیں
ماداں نوں تڑپاون والے آپ کدوں سکھ پاندے نیں

اور واقعی اس بات میں ذرہ برابر بھی مبالغہ نہیں۔

Not Even an iota of exaggeratin کہ جب تک ماں معافی نہ دے اس وقت تک خدا بھی معاف نہیں کرتا پیچھے دیا گیا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہمارے مؤقف کے استدلال اور حقانیت کی دلالت کرتا ہے۔

یہ امر انسان کو شدید حیرانگی میں ڈال دے کہ توریت میں جو کہ پہلی الہامی کتاب ہے والدین کے حقوق کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہاں تک ہدایت کی گئی کہ جو والدین کو برا بھلا کہے۔ گالی گلوچ کرے یا ان پر لعنت بھیجے تو اس شخص کی سزا موت ہے یعنی اس کو اگر کوئی قتل کر دے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔ یہی حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا۔ گویا شریعت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے مطابق والدین کی توہین کی سزا جو آخرت میں ہونی تھی وہ تو ہونی ہی تھی، اس دنیا میں بھی اس جرم کا مرتکب گردن زدنی اور سزائے موت کا مستحق قرار پایا۔ یہاں سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بنی اسرائیل کے مذہب میں والدین کی بے ادبی کتنا گھناؤنا Obnoxious جرم Crime ہے اور اس کی سزا موت ہے۔

امت محمدی ﷺ پر خدا کا کتنا بڑا احسان ہے والدین کے نافرمانوں اور بے ادبوں کو سزائے موت سے بچا لیا گیا ہے لیکن آخرت میں عذاب کا مستحق ہونے کے باب میں یہ جرم گناہ کبیرہ قرار پاتا ہے اور دیگر تمام جرائم کی نسبت اس کی سزا بھی بہت زیادہ ہوگی۔

ماں کے فرمانبرداری کی عظمت دیکھیئے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام گھر سے سفر پر نکلے اور راستے میں تھک گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ فلاں جگہ جاؤ وہاں میرا ایک بندہ تمہارے لیے سواری کا بندوبست کرے گا۔ آپ وہاں تشریف لے گئے اور اس اللہ کے بندے سے جب سواری کا انتظام کرنے کو کہا تو اس نے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر بادل کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منزل مقصود تک پہنچا آئے۔ بادل نے ایسا ہی کیا۔ جب

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کرامت کے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس شخص کو یہ مرتبہ اس لیے ملا ہے کہ اس کی والدہ نے مرتے وقت اسے کسی کام کا کہا تو اس نے اسے پورا کرنے میں بہت جلدی کی تھی۔

اسی طرح علامہ عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے استاد ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ حضور میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ''کہ آپ کی داڑھی مبارک جواہرات و یاقوت سے مرصع کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے گرد و نواح کے علاقے منور ہو گئے ہیں تو ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو کل میں نے اپنی ریش سے اپنی والدہ کے قدم جھاڑے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام بڑے برگزیدہ پیغمبر ہیں۔ اللہ نے ان کو بہت سے معجزات سے نوازا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان و زمین کے درمیان ہوا میں اڑا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دن جب کسی گہرے سمندر پر سے آپ کا گزر ہوا تو سمندر میں ہولناک موجوں کو اٹھتا دیکھ کر آپ نے ہوا کو پھیل جانے کا حکم دیا اور جنات کو سمندر میں غوطہ لگا کر نیچے کا حال معلوم کرنے کو کہا۔ جب سلیمان علیہ السلام کے حکم سے جنوں نے سمندر میں غوطہ لگایا تو اس میں موتی کا ایک چمکدار قبہ دیکھا جس میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس قبہ کی خبر دی گئی تو آپ علیہ السلام نے اس کو باہر لانے کا حکم دیا۔ جنات نے ایسا ہی کیا جس کو دیکھ کر انہیں بڑا تعجب ہوا اور اللہ سے دعا کی جس سے قبہ شق ہوا اور اس کا دروازہ کھل گیا۔ تو آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ اس میں ایک نوجوان اللہ کے سامنے سربسجود ہے۔ آپ علیہ السلام نے اس سے دریافت کیا کہ '' تم فرشتے ہو یا جن'' اس نے جواب دیا کہ میں تو انسان کی جنس ہوں Speice میں سے ہوں آپ علیہ السلام نے مزید پوچھا کہ آخر یہ فضیلت اور بزرگی تجھے کیوں نصیب ہوئی؟

اس نے عرض کیا کہ '' مجھے یہ فضیلت اور برتری اطاعت والدین اور ان کے ساتھ حسن سلوک کے سبب سے حاصل ہوئی ہے۔ میں اپنی بوڑھی ماں کو اپنی پشت پر لادے رہتا تھا اور

Marfat.com

اس کی دعا تھی کہ اے میرے معبود! تو اس کو یہ سعادت عطا فرما کہ میرے انتقال کے بعد اس کا مقام ایسی جگہ میں متعین فرما جو کہ آسمان میں ہو اور نہ زمین میں' چنانچہ والدہ کے انتقال کے بعد جب میں ایک ساحل سمندر پر گھوم رہا تھا تو میں نے سفید موتی کا ایک قبہ دیکھا جب اس کے نزدیک گیا تو اس کا دروازہ کھل گیا اور میرے اندر داخل ہونے کے بعد اس کا دروازہ خود بخود قدرت الٰہی سے بند ہو گیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اب میں زمین میں ہوں یا آسمان میں ہوں اللہ اسی میں مجھے رزق عطا فرماتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آخر اس میں تجھے روزی کس طرح میسر آتی ہے۔ تو نوجوان نے کہا'' جب میں بھوکا ہوتا ہوں تو پتھر سے ایک درخت پیدا ہوتا ہے اور اس درخت سے پھل جس میں سے دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا پانی نکلتا ہے جس کو میں شکم سیر ہو کر پی لیتا ہوں اور پھر یہ درخت خود بخود غائب ہو جاتا ہے۔'' اس کے بعد آپ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آخر اس قبہ میں دن اور رات کے وقت تمہیں امتیاز کیسے کرنا پڑتا ہے اس نے جواب دیا'' جناب! جب صبح ہوتی ہے تو قبہ سفید ہو جاتا ہے اور جب رات ہوتی ہے تو قبہ سیاہ' اس کے بعد سلیمان علیہ السلام نے وہ قبہ سمندر کی گہرائی میں اپنے مقام کی طرف لوٹ گیا' اس سے یہ بات صاف واضح ہے کہ دنیا و آخرت دونوں کی کامرانی ماں باپ کی خدمت ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جب تکمیل حال کے بعد واپس تشریف لائے تو گھر کا دروازہ بند تھا۔ اندر سے والدہ محترمہ کی آواز سنی۔ آپ دعا مانگ رہی تھیں کہ الٰہی! میرے اس مسافر کو اچھے حال میں رکھیو اور بزرگوں کا دل اس سے راضی رکھیو۔ آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ والدہ نے پوچھا کون ہے؟

عرض کیا آپ کا وہی مسافر، والدہ نے دروازہ کھولا اور گلے سے لگا کر فرمایا۔ بیٹا! تیری جدائی میں میری آنکھیں تیرے دیدار کو ترس گئیں اور کمر جھک گئی خدا کا شکر ہے کہ تو آ گیا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ہی کا واقعہ ہے کہ والدہ محترمہ نے ایک رات

Marfat.com

سوتے میں فرمایا کہ ایک دروازہ کھول دے۔ پھر آپ سوگئیں۔ میں کے دروازہ کے پاس صبح تک اسی خیال میں کھڑا رہا کہ نامعلوم کونسا کے دروازہ کھولنے کا حکم دیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں دایاں کھول دوں اور اماں نے بایاں کہا ہو۔ صبح ہوئی تو مجھے وہ چیز جو میں جنگل کے اندھیروں میں تلاش کرتا تھا وہ، دروازے کی چوکھٹ پر ہی پائی۔

جب ہم والدین کی خدمت کرتے ہیں۔ انہیں خوش کرتے ہیں تو وہ ہمارے حق میں دعائیں کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا ''تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں'' ان میں شک نہیں کہ ایک تو مظلوم کی دعا، دوسرے مسافر کی اور تیسری ماں باپ کی اپنی اولاد کے حق میں۔ نیز ام حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ ''میں نے سرور کائنات ﷺ سے سنا کہ ماں باپ کی دعا اللہ کے خاص حجاب تک پہنچتی ہے یعنی قبولیت اپنے دربار سے اٹھ کر اس کا استقبال کرتی ہے۔

سلیم بن یوسف شاہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں دس برس کا تھا زبان اتنی موٹی اور ذہن اتنا کند تھا کہ سورۃ فاتحہ تک یاد نہیں ہوتی تھی۔ بعض مشائخ نے مجھے کہا کہ ماں سے التجا کر کہ تیرے حق میں قرآن اور علم کیلئے تیرے سینے کی کشادگی کیلئے دعا اللہ کے حضور کرے۔ میری ماں نے میرے لئے دعا کی۔ فرماتے ہیں کہ پھر خدا نے ایسا کرم کیا کہ میں عالموں کی صف میں اول ہوگیا۔ تو یہاں یہ ثابت ہوا کہ ماں کی دعا میں جتنی قبولیت ہے اتنی دوا میں نہیں۔

یہاں ہم حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مثال دے سکتے ہیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اِذنِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے اپنے ننھے بیٹے اور بیوی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وادی غیر ذی ذرع میں چھوڑ آئے تو بیٹے کی پیاس کی شدت ماں سے برداشت نہ ہوئی۔ اپنے ننھے بیٹے اسماعیل کیلئے پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتی رہیں۔ ماں کی ممتا رنگ لائی اور بچے کی ایڑیوں کی رگڑ سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے اس

Marfat.com

پانی کو زم زم کہا جاتا ہے۔ اور حجاج کرام بطور تبرک یہ پانی پیتے بھی ہیں اور لے کر بھی آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے صفا و مروہ کی پہاڑیوں کو اتنا مقدس اور بابرکت بنایا کہ ان کو اپنی نشانیاں قرار دے دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

اللہ پاک کی انسانوں پر رحمت اور محبت کا ایک بڑا مظہر سرور کونین حضرت محمد ﷺ کی مسلمانوں کی طرف بعثت اور نبوت ہے۔ قرآن حکیم میں آیا ہے کہ۔

اللہ پاک نے مومنین پر احسانِ عظیم کیا کہ ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو آیت ربانی پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بے شک اس سے پہلے وہ صریحاً گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوا جیسا کہ اللہ پاک رب العالمین ہیں اسی طرح ہمارے پیارے نبی رحمۃ للعالمین ﷺ ہیں اور یہ اعلیٰ خطاب آپ ہی کو زیبا ہے تو اس ''رحمۃ للعالمین'' رسول کی زبان حق ترجمان یہ فرما رہی ہے۔

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ الْاَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

(یعنی جنت اور اس کی جملہ نعمتوں کا حصول تمہاری ماؤں کے قدموں کے تلے ہے)

گویا اللہ تعالیٰ کی عبادت، حضور ﷺ کی اطاعت واتباع اور والدین کی خدمت جنت الفردوس کی کلید ہے۔

خدائے ذوالجلال نے نزول رحمت کی خاطر انسان کو بے شمار ذرائع اختیار دیے ہیں لیکن ان ذرائع میں سب سے مؤثر ہمہ گیر اور آفاقی Cecumencial ذریعہ ماں کی ممتا ہے۔ عام مشاہدہ آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر کسی کا باپ خدانخواستہ فوت ہو جائے تو بچہ پوری طرح یتیم نہیں ہوتا گویا کہ دنیا والے اسے یتیم کہتے ہیں۔ اور قرآن بھی یہی کہتا ہے۔ لیکن ماں کے فوت ہو جانے پر بچے کا چہرہ گرد یتیمی سے اٹ جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر اس دنیا میں ماں کی محبت پیدا نہ کرتا تو شاید یہ نفرتوں کا محور ہوتی۔

Marfat.com

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر بچے کو اس کی ماں کے نام کے ساتھ پکاریں گے۔ یعنی دنیا کے سب رشتے ناپید ہو جائیں گے اور یہیں رہ جائیں گے۔ لیکن ماں کا رشتہ اگلے جہاں میں بھی باقی رہے گا۔ لہٰذا ماں قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے۔

ماں کا پیار سمندر کی مانند ہے جو ہر وقت ٹھاٹھیں مارتا رہتا ہے۔ جنت کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہاں دودھ کی نہریں ہوں گی تو ہر ماں اپنے بچے کیلئے اس دنیا میں جنت ہے جو لوگ ماؤں کے نافرمان ہوتے ہیں، وہ آہستہ آہستہ خدا کے بھی نافرمان ہو جاتے ہیں۔ باپ بے اعتنائی کر سکتا ہے مگر ماں کی محبت میں اس کا تصور بھی نہیں ہے۔ ماں کی آنکھوں کو سکون بخشنے کیلئے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی قتل و غارت سے محفوظ رکھا بلکہ آپ کی اسی کے محل میں آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذریعے پرورش کی۔ ماں ہی کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نرمی سے بات کرتے تھے۔

ماں ایک ایسا بوٹا ہے جسکے پھول (اولاد) اگر مرجھا جائیں تو یہ بوٹا سوکھ جاتا ہے۔ انسانوں کو فرشتوں پر اس لیے فوقیت Superiority بخشی گئی ہے کہ اسے ماں کی میٹھی لوری نصیب ہوتی ہے۔ اگر دنیا کو آنکھ تصور کیا جائے تو ماں اس کی بینائی ہے ماں کی محبت کی عظمت کو سلام کرتے ہوئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

کر دوں گا میں ماؤں کی محبت کو اتنا بلند
کہ ذرے ذرے کو مغفرت کی دعا دینی پڑے
خاک ارض پاک سے اٹھاؤں گا ایسے شہید
جن کے مدفن کو زمین کربلا دینی پڑے

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ماں باپ کی نافرمانی سے بچو اس لیے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور والدین کا نافرمان اس کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا اور اسی طرح رشتہ توڑنے والا، بوڑھا زانی، تکبر سے اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا بھی جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا" بلاشبہ کبریائی تو صرف رب العالمین ہی کو

Marfat.com

لائق ہے۔جیسا کہ علامہ اقبال نے فرمایا۔

سروری زیبا فقط اسی ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں اک وہی، باقی بتانِ آزاری

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی اطاعت شعار فرزند اپنے والدین کو ایک بار نگاہ رحم وکرم سے دیکھے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک مقبول حج لکھے گا۔صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ خواہ ہر دن سو بار دیکھے؟ فرمایا ہاں! اللہ بہت بڑا اور طیب ہے۔

اسی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بڑا گناہ یہ ہے، ایک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، دوسرے والدین کی نافرمانی کرنا، تیسرے کسی جان کو بلا وجہ قتل کرنا، چوتھے جھوٹی قسم کھانا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب والا وہ ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کردیا یا جس کو نبی نے قتل کردیا یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا ہو اور تصویر کھینچنے والوں کو اور اس عالم کو بھی سب سے زیادہ عذاب ہوگا جس نے اپنے علم سے نفع نہ حاصل کیا ہو۔(یعنی اس کو پھیلایا نہیں)۔

ماں باپ کی جانب سے اگر کوئی ثواب کا عمل کیا جائے تو وہ اللہ کے ہاں عین مقبول ہے۔حضرت ابوذر بن عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول ﷺ کی خدمت اطہر میں حاضر ہوئے اور عرض کیا" یا رسول اللہ ﷺ" یقیناً میرے والد بہت بوڑھے ہیں جو حج وعمرہ اور سفر کی طاقت نہیں رکھتے۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد

Marfat.com

ہو گیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیری ماں ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر فرمایا کیا تیری خالہ ہے؟ عرض کیا ہاں فرمایا اس کے ساتھ خوش اسلوبی کر۔

حدیث شریف میں تو اس حد تک تنبیہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ اس شخص نے اپنے والد کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا جس نے اپنے والد کو تیز نظر دیکھا یعنی نگاہ سے ناراضگی کا اظہار کیا۔

والدین اور رشتے داروں کے ساتھ خوش خلقی انسان کی درازیِ عمر و رزق کا باعث بنتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا جو چاہے کہ خدائے تعالیٰ اس کی عمر میں برکت دے اور رزق بڑھائے تو اسے چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اپنے رشتہ داروں سے تعلقات قائم کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ تم دوسروں کی عورتوں سے پرہیز کر کے پاکدامن ہو جاؤ۔ ایسا کرنے سے تمہاری عورتیں تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گی اور جس شخص کے پاس اس کا بھائی معذرت کا طلبگار ہو کر آئے تو اس کی معذرت قبول کر لینی چاہیے۔ وہ حق پر ہو خواہ ناحق پر اور اگر کسی نے ایسا نہ کیا تو میرے حوض کوثر پر نہ آئے (یعنی اس شخص کو میرے حوض کوثر پر سیراب ہونے کا کوئی حق نہیں۔)

حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ قرن کے رہنے والے تھے انہوں نے 20 (بیس) سال تک حضور ﷺ کا زمانہ پایا۔ آپ ﷺ کے بے مثال عہد مبارک Uprecedented Sacred Age میں اتنا عرصہ رہنے کے باوجود عشاق مصطفےٰ ﷺ کے پیشوا ظاہری زندگی میں آپ ﷺ کے دیدار سے محروم رہنے کی وجہ سے شرفِ صحابیت سے محروم رہے۔ کوئی بھی ذی عقل اور صحیح الدماغ شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ کوئی بڑے سے بڑا غوث، قطب بھی صحابی کا مرتبے میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کسی مفکر نے کیا خوب کہا ہے۔

Marfat.com

No Sane and well-in-formed person can deney the fact that eventhe most prestigious Ghaus and Qutb cannot compete with the Disciple of the Prophet Muhammad (S.A) in status as well as the station.

صحابی وہ ہوتا ہے جسے خواہ ایک لمحے کے لئے حضور اکرم ﷺ کے رخِ انور کی زیارت کا شرف آپ ﷺ کی ظاہری زندگی کے دوران حالت ایمان میں ہو گیا۔

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات بخوبی معلوم تھی کہ حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کی صرف ایک جھلک انہیں صحابیت کے اعلیٰ وارفع مرتبے پر فائز کر سکتی ہے۔ مگر انہوں نے ضیف وناتواں ماں کی خاطر شرفِ صحابیت سے محروم ہونا گوارہ کیا اور جیتے جی ماں کے قدموں سے دوری اختیار نہ کی۔ ماں کی خدمت گزاری میں بدستور مصروف رہنے کا حکم بھی حضور ﷺ نے انہیں دیا تھا۔ یہ وہ عاشق زار تھے جنہوں نے حضور ﷺ غزوہ احد میں ایک دانت کے شہید ہونے کی وجہ سے 32 کے 32 دانت شہید کر دیے تھے۔ ایک دفعہ ماں کی اجازت لے کر شوق دید سے سرشار ہو کر اپنے آقا ﷺ کی زیارت کیلئے مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے لیکن ماں کا حکم تھا کہ اگر حضور ﷺ گھر میں تشریف فرما ہوں تو مل لینا اور نہ ہوں تو پھر انتظار نہ کرنا اور واپس پلٹ آنا۔ اتفاق سے حضور ﷺ گھر سے دور کہیں جا چکے تھے اور وہ حضور ﷺ کے نام یہ پیغام چھوڑ آئے آپ کا اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیارت کیلئے حاضر ہوا تھا مگر ماں کی طرف سے چونکہ انتظار کی اجازت نہ تھی اس لیے بغیر ملاقات کے لوٹ کر جا رہا ہے۔ کسی مفکر کی زبان میں ہم یوں لکھتے ہیں کہ:

Awais (R.A.) was second-to-none in serving his mother

اگر ہم جیسا کوئی کوتاہ اندیش ہوتا تو مدینہ پہنچ کر کچھ عرصہ قیام کر لیتا کہ چلو اتنی طویل مسافت طے کر کے پہنچے ہیں حضور ﷺ کے دیدار سے من وتن کو شاد کر کے لوٹتے ہیں۔

ذرا سے غور سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ عاشق اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا ہو اور چند لمحوں کے توقف کے بعد دیدار میسر آ سکتا ہو مگر چونکہ ماں کا حکم تھا کہ اگر نہ ملیں تو بغیر

Marfat.com

انتظار کے پلٹ آنا اس لیے آپ نے ماں کے حکم کے آگے بلا چوں و چرا سر تسلیم خم کر دیا اور واپس چلے آئے۔ ماں کی خدمت کے عوض حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو مقام حاصل ہوا اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اکثر ان کے فضائل و درجات بیان کیا کرتے تھے۔ حضور ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتلایا کرتے تھے کہ میرے اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ علامت ہے کہ اس کے فلاں ہاتھ پر داغ ہے اور اس کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ اس کی دعا سے میرے لاکھوں امتیوں کی بخشش و شفاعت ہو گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب ماں کی خدمت کے باعث شرف صحابیت سے محروم رہنے والے اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف و فضائل Merits کے بارے میں سنتے تو وہ ان کو ملنے کیلئے بیتاب ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا کیا ہماری نگاہیں اس عاشق (یعنی اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا دیدار کریں گی تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہاں تم دونوں میرے اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ سکو گے۔ جب حضور ﷺ کا ظاہری وصال مبارک ہو گیا تو اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ بھی گزر گیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو حج کے ایام کے دوران لوگ دور و نزدیک سے حج کرنے مکہ آئے۔ شیخین کریمین یمن سے آنے والے لوگوں کے مختلف وفود سے ملاقات کرتے اور اس خیال کے تحت کہ اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان لوگوں کے ہمراہ حج کرنے آئے ہوں گے۔ وہ ہر ایک وفد سے پوچھتے کہ کیا تم میں اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامی کوئی شخص موجود ہے؟ وہ سب کہہ دیتے کہ ہم میں سے اس نام کو کوئی شخص نہیں۔ نا صرف یہ بلکہ ہر وفد یہ جواب دیتا کہ اپنے ملک میں بھی وہ اس نام کے شخص سے واقف نہیں۔ لوگوں کو کیا معلوم کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسے شخص کے بارے میں ان سے دریافت کر رہے ہیں جو دیوانہ ہے اور آبادیون سے دور جنگلوں اور ویرانوں میں اپنا وقت گزارتا ہے۔ جب شہر میں آتا ہے لڑکے اسے پتھر مارتے

Marfat.com

ہیں۔ جب دونوں اکابر صحابہ نے یہ تمام علامات بتائیں تو لوگ کہنے لگے کہ قرن شہر سے دور ویرانے میں اس نام کا ایک شخص رہتا ہے۔ لیکن وہ تو دیوانہ ہے۔ جو ہنسنے پر آئے تو ہنستا ہی چلا جاتا ہے اور رونے پر آئے تو اس کی ہچکی بندھ جاتی ہے۔ حج کے بعد دونوں اکابر صحابہ یمن چلے گئے اور بہت کھوج کے بعد اس ویرانے پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالت نماز میں ہیں اور قریب ہی ان کی بکریاں چر رہی ہیں۔ جن پر بھیڑیے محافظ ہیں۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں اکابر صحابہ نے اپنا تعارف کرایا۔ حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میرا وہ تحفہ مجھے دو جو میرے محبوب ﷺ نے آپ کے ہاتھ بھیجا ہے۔ یہ حضور ﷺ کا جبہ مبارک تھا۔ حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا تھا کہ تم جب اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنا تو میرے اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میری طرف سے یہ تحفہ انہیں پیش کرنا۔ یہ ملاقات بھی عجیب تھی دونوں اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان سے مختلف باتیں پوچھتے مگر اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیر پھیر کر کے موضوع حضور ﷺ کی طرف لے جاتے اور پوچھتے کہ مجھے میرے آقا ﷺ کی کوئی بات بتاؤ وہ کیسے اٹھتے بیٹھتے تھے۔ باتیں کس طرح کرتے تھے۔ اور کیسے دیکھتے تھے۔ وہ تو محبوب کا دیوانہ تھا حضور ﷺ کی ادائیں ہی پوچھتا رہا۔ اچانک اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں سے ایک ایسا سوال پوچھ لیا جس سے دونوں حیرت میں ڈوب گئے۔ اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا "کیا تم نے میرے محبوب کا چہرہ انور دیکھا ہے"؟ وہ کہنے لگے ہم تو زندگی بھر حضور ﷺ کے پاس رہے ہیں اور زیادہ سے زیادہ وقت حضور ﷺ کی صحبت میں گزارا ہے۔ پھر حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں سے کہا کہ تم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ تو میرے محبوب ﷺ کا عکس مبارک تھا۔ وہ تو محض ان کے پیکر کا سایہ تھا۔ اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کا اصل رخ تو پردہ میں رکھا ہے کسی کو دیکھنے ہی نہیں دیا اسے پس پردہ رکھا۔

والدین چاہے غیر مسلم بھی ہوں لیکن ان کا دوسرے مذہب پر ہونا اولاد کی طرف سے

Marfat.com

حسن سلوک کی راہ میں رکاوٹ Obstruction نہیں بننا چاہیے۔ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ ان کی والدہ یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی کافرہ اور مشرکہ تھیں اس وقت تک مسلمانوں کو کافر و مشرک عورتوں سے نکاح کرنے کی ممانعت نہ تھی۔ یہ حکم قرآن حکیم میں بعد میں صادر ہوا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ان کی والدہ ایک روز ملنے آئیں اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری والدہ مجھ سے ملنے آئی ہیں اور وہ ابھی تک دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئیں۔ تو آپ ﷺ فرمائیں کہ میرے لیے کیا حکم ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا ''بے شک وہ مشرکہ ہی سہی مگر ہے تو تیری والدہ اس کے ساتھ تیرا رویہ مثالی حسن سلوک کا ہونا چاہیے۔'' یہاں یہ نکتہ کھلتا ہے کہ والدین چاہے کفر و شرک کی راہ پر ہی کیوں نہ ہوں اس سے قطع نظر ان کے ساتھ محبت بھرا رویہ برقرار رکھنا چاہیے۔

والدین کی نافرمانی اللہ جبار و قہار کی نافرمانی ہے۔ جب تک کوئی شخص والدین کو راضی نہ کرے گا اس وقت تک اس کے تمام اعمال خواہ کوئی فرائض ہوں یا نوافل، سب اکارت جائیں گے۔ عذاب آخرت تو اپنی جگہ وہ شخص اپنے اوپر اس فانی دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلاؤں کا نزول دیکھ لے گا۔ حتیٰ کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی اطاعت باپ کی اطاعت میں اور اللہ کی نافرمانی باپ کی نافرمانی میں ہے'' بلکہ حضور ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ والدہ جنت کے دروازوں میں سے وسط والا دروازہ ہے اب تو چاہے تو اس دروازے کو اپنے ہاتھ سے کھودے خواہ نگاہ رکھ۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے ''تین قسم کے لوگ جنت میں نہ جائیں گے، ایک ماں باپ کا گستاخ، دوسرا دیوث اور تیسری وہ عورت جو مردانہ طرز اپنائے''

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ تین اشخاص کا کوئی فرض و نفل اللہ قبول نہیں فرماتا، صدقہ دے کر احسان جتانے والا، ہر نیکی و بدی کو تقدیرِ الٰہی نہ ماننے والا اور ماں باپ

Marfat.com

کا نافرمان''۔ نا صرف یہ بلکہ حدیث شریف میں یہاں تک وعید آئی ہے کہ سب گناہوں کی سزا اللہ چاہے تو قیامت کے لیے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا اللہ تعالیٰ اسکے جیتے جی پہنچاتا ہے۔

والدین کوستانے والا اللہ کے رسول ﷺ کی رائے میں لعنت کا مستحق ہے۔

He Observes Melediction آقائے نامدار ﷺ فرماتے ہیں کہ سب کبائر یا کبیرہ گناہوں Grare Sins سے بدتر اللہ کا شرک اور ماں باپ کوستانا ہے''۔

حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ تبع تابعین میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ'' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک محلے میں گیا جو کہ قبرستان کے نزدیک تھا۔ عصر کے وقت اس قبرستان میں ایک قبر شق ہوئی اور ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے کا اور دھڑ انسان کا تھا۔ اس نے تین دفعہ گدھے کی آواز کی طرح آوازیں نکالیں۔ پھر قبر بند ہوگئی اور وہ قبر میں داخل ہو گیا۔ ادھر ایک بڑھیا بیٹھی سوت کات رہی تھی۔ ایک عورت نے مجھ سے کہا بوڑھی عورت جو کام میں مصروف ہے وہ اس قبر والے کی ماں ہے۔ وہ شخص شراب کا عادی تھا جب نشے میں دھت شام کو گھر لوٹتا تو ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے خدا سے ڈر کب تک اس نجس چیز کو منہ لگاتا رہے گا۔ تو وہ جواباً کہتا کہ تو تو گدھے کی طرح چلاتی ہے۔ یہ شخص عصر کے بعد مرا، تب سے ہر روز عصر کے بعد اس کی قبر چاک ہوتی ہے اور یونہی تین آوازیں گدھے کی طرح نکالتا ہے اور پھر قبر بند ہو جاتی ہے''۔

ابوفراس ہمدانی حلب کے والی سیف الدولہ ہمدانی کے چچازاد بھائی تھے۔ وہ تقریباً سات برس بازنطینی عیسائیوں Byzantine Christian کی قید میں رہے جب اس قید با مشقت Rigrous Imprisonment سے رہا ہوئے تو گھر پہنچنے سے پہلے اس کی بوڑھی والدہ بیٹے کے فراق سے نڈھال ہو کر داغِ مفارقت دے گئیں۔ والدہ کی موت ان کے لیے بالکل A bolt from the blue ناگہانی مصیبت کی مانند تھی۔ ابوفراس ہمدانی نے ماں کی یاد میں ایک نظم لکھی جو کہ درج ذیل ہے۔

Marfat.com

میری ماں ! میری فرقت کے غم میں سدا
روتے روتے کٹی تیری شب سر بسر
میری ماں ! خشک و تر میں میرے واسطے
کون چاہے گا اب خیر با چشم تر!
کس کی ہو گی دعا ڈھال میرے لیے
کس کی شفقت میں ڈھل جائیگا ہر خطر
اب جو یورش ہوئی مجھ پہ آلام کی
کس کے دامن میں چھپ جاؤں گا بھاگ کر
ہائے اب زندگی کی سب تار میں
ہو گا کس کا تبسم ضیائے قمر
کس کے باعث قضا سر سے ٹل جائیگی
کس کے دم سے کروں گا مہمات سر

پاکستان کے مشہور شاعر جناب ضمیر جعفری والدہ مرحومہ کی مہربانیوں اور شفقتوں کی یا میں یوں فرماتے ہیں۔

اے پیکر مہر وفا اے مخزن صدق و صفا
تیرا طریق بے ریا تیرا دل درِ آشنا
ہر سانس میں نا خدا ہر گام پہ صل علیٰ
وہ صبح گاہی کی دعا اشکوں میں بھیگی ماما
وہ آنسوؤں کا قافلہ وہ دھڑکنوں کا سلسلہ
میرے چراغ راہنما
میں جو بھی ہوں جو کچھ بھی تھا
تو ابتداء تو انتہا میری متاع دو جہاں

Marfat.com

اے میری ماں!

یہ نعمتیں، یہ راحتیں یہ عزتیں، یہ شہرتیں
دنیا میں جو کچھ بھی ملا تیری دعاؤں سے ملا
تو چاہتوں کا آستاں تو برکتوں کی کہکشاں
تسکین دل، تنویر جاں میری متاع دو جہاں

اے میری ماں!

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے والدین کی خدمت کرنے پر بہت زور دیا ہے اور اسے انسانیت کا اولین فریضہ Foremost Duty قرار دیا ہے ان کے عصیان کو اللہ کا عصیان (نافرمانی) قرار دیا ہے انہیں جھڑکنے اور ستانے کو کبیرہ گناہ قرار دیا ہے اور ان کی تعظیم وتوقیر اور خدمت کا ہر پہلو انسان کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اردو زبان کے بہت سے شعرائے کرام نے تحدیث نعمت کے طور پر والدین کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان واکرام میں نظمیں لکھی ہیں بالکل اسی طرح شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور نظم ''والدہ مرحومہ کی یاد میں'' لکھتے ہیں کہ:

تربیت سے تیری میں انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر میرے اجداد کا سرمایہ عزت ہوا
دفتر ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات

حضور ﷺ عمرۂ حدیبیہ کے موقع پر ابواء کے مقام سے گزرے تو سرکار ﷺ کو وہ جگہ مبارک یاد تھی جہاں آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدفن تھیں تو اس وقت حضور ﷺ نے فرمایا

اِنَّ اللّٰہ قَدْ اَذِنَ بِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَۃِ قَبْرِ اُمِّہٖ

(بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اپنی ماں کی قبر پر جانے کی اجازت دے دی

Marfat.com

ہے)

آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے۔ قبر مبارک کو درست کیا اور بے اختیار رو دیے اور فرمایا:

اَدرَکتنِی رَحمَتِھَا فَبکَیتُ

(ماں کی ممتا مجھے یاد آ گئی اور میں رو دیا)

ماں کی ممتا کی یاد نے تو باعث ظہور کائنات سرور موجودات ﷺ کو بھی اشکبار کر دیا تو عاصیوں کا کیا ذکر۔

محمد عباس اثر اپنی والدہ کی شان میں یوں لکھتے ہیں:

تو نے بخشا تھا پندار خود آگہی
زندگی کے سفر میں تیرا ساتھ تھا
پالنے پوسنے میں مصیبت سہی
تیری ہر آرزو کا مرکز میں رہا
زندگی کی کڑی دھوپ میں ہر طرح
تیرا سایہ مجھے ٹھنڈی چھاؤں رہا
اپنے دامن میں آنسو سموئے ہوئے
تیرے بوسوں کا کچھ اور انداز تھا
تیری ہی تو دعاؤں سے اے میری ماں
راستہ زندگی کا بھی روشن رہا
دولت در مجھ کو ودیعت ہوئی
مامتا کا اسی سے چرچا ہوا
زندگانی کے منجدھار میں حوصلہ
تیرے ہی فیض سے مجھ کو حاصل ہوا

Marfat.com

یہاں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خداوند عالم کے عظیم احسانات کے بعد ماں باپ کے احسانات کا درجہ ہے جن کی پرورش وتربیت میں ربوبیت الٰہی کی جھلک نظر آتی ہے اور وہ بغیر کسی غرض وغایت اپنے بچوں کو اپنی شفقت ومہربانی کے سائے میں پروان چڑھاتے ہیں۔ چنانچہ وہ بچہ جو گوشت پوست کا ایک لوتھڑا ہوتا ہے۔ جس کا شعور نا تمام، حواس کمزور، قوی ناقص، نفع ونقصان کے سمجھنے سے قاصر۔ نہ اپنی کسی ضرورت کو پورا کر سکتا ہے اور نہ بغیر کسی سہارے کے کروٹ بدل سکتا ہے، نہ بیٹھ سکتا ہے اور نہ کھڑا ہو سکتا ہے، ہر لمحہ کسی نگرانی والے Attendent کا محتاج، ہر لمحہ دوسروں کا دست نگر، کون ہے جو اسے اپنے آرام و راحت کی قربانی دیکر پالتا ہے........ ہاں وہ صرف والدین ہی ہیں جو ایسی حالت میں تربیت اور دیکھ بھال کا بیڑا اٹھاتے ہیں اور اپنا سکون قربان کر کے اپنے بچے کے لئے راحت خرید لیتے ہیں۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ کشتی میں سوار تھا کہ کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی۔ اور سب لوگ ایک دوسرے سے دریافت کرنے لگے۔ میں نے بھی ایک حبشی غلام سے پوچھا اور اس نے دریا کی طرف مخاطب ہو کر کہا! اے دریا کی مچھلیو میں تم کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ ہر مچھلی اپنے منہ میں موتی لے کر آئے۔ اس کا یہ حکم ابھی تمام ہی نہ ہوا تھا کہ تمام مچھلیاں نکل آئیں اور ہر مچھلی کے منہ میں ایک ایک موتی تھا۔ مچھلیوں کا ظاہر ہونا ہی تھا کہ اس نے ایک جست کی اور پانی چلنے لگا اور کہتا تھا:

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

میں نے اس سے پوچھا کہ اے شخص تو یہ کیا عمل کرتا ہے؟ تو اس نے کہا یہ عمل یا وظیفہ نہیں محض اللہ کی اطاعت اور والدین کی خدمت۔ یہ کہتا ہوا غائب ہو گیا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پیرانِ دستگیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا نے متابعت رسول اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کے صلے میں مجھے چمکا دیا۔ اس طرح آخرت تو سنورتی ہی ہے لیکن دنیا بھی ثمر آور Frugivorous ثابت ہوتی اور انسان پر مشکل وکٹھن

Marfat.com

رکاوٹ کو سر Surmount کر لیتا ہے لہٰذا دنیا و آخرت کی فلاح والدین کے ساتھ حسن سلوک کو اپنی زندگی پر نافذ کرنے Implement میں ہے۔

خاص طور پر ماں تو قدرت کی ایسی نعمت ہے جسے اولاد کی کوئی تکلیف کسی صورت میں اور کسی قیمت پر گوارہ نہیں ہوتی۔ جس کی آغوش میں طمانیت ہی طمانیت، سکون ہی سکون اور راحت ہی راحت ہوتی ہے۔ بھوک اور پیاس کی شدت کے باوجود اگر اس کا دودھ بھی جائے تو وہ بچے کی حالت گرداں دیکھ کر پانی کی تلاش میں بھاگتی ہے۔ جب بلندی پر چڑھتی ہے تو اس کی نگاہ اپنے نور پر ہے۔ نشیب میں جاتی ہے اور بیٹا نظر نہیں آتا تو بھاگتی ہوئی پھر ایسی جگہ آجاتی ہے جہاں سے بیٹے پر نظر رہے۔ اور ایک ماں کا اپنے بیٹے کیلئے اس قدر اضطراب جو پاکیزگی اور ایثار ہے اسی کے پیش نظر خداوند تعالیٰ میں مسلمانوں کی تا قیامت Till Doms Day ماں کی سنت میں بھاگ بھاگ کر اوپر نیچے جانے کو ضروری قرار دے دیا تاکہ اس کے بغیر کسی کا حج، حج نہیں ہوتا۔

ماں کے اخلاص کو کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ دنیا بھر میں اخلاص و ایثار نام کی کوئی چیز جہاں جہاں ہے اس کو اکٹھا کر لیں لیکن پھر بھی آپ محسوس کریں گے کہ ماں کے دل میں اپنے بچے کیلئے جو جذبہ موجزن رہتا ہے، دنیا بھر کی جمع کی ہوئی اخلاص و ایثار کی دولت میں اس کے عشر عشیر بھی نہیں۔ جس پلڑے میں ماں کا صدق و خلوص ہو گا وہ کسی طرح اٹھے گا ہی نہیں۔

یہ درست ہے کہ کسی شخص کا دل رحم و شفقت کے جذبات سے اتنا بھرا نہیں ہوتا جتنا ماں کا ہوتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ باپ بچوں سے کم محبت کے جذبات رکھتا ہے۔ ماں کی محبت و شفقت اگر جنت الفردوس کی مانند ہے تو باپ کا پیار، مقام اعراف کی طرح ہے۔ خواجہ الطاف حسین حالی نے ''حقوق اولاد'' کے نام سے ایک مثنوی لکھی ہے وہ اس مثنوی کے آغاز میں ماں باپ کی شفقت و محبت کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

لاڈلا بیٹا تھا اک ماں باپ کا   جان ماں کی اور ایمان باپ کا

Marfat.com

دیکھ کر اسے ہوتے تھے دونوں باغ باغ　　تھا وہی لے دے کے اس گھر کا چراغ

بال بیکا ہوتا تھا اس کا اگر　　دل کو رہ جاتے تھے دونوں تھام کر

ہر طرح اس کی رضا مقصود تھی　　جان تک اس کیلئے موجود تھی

ماں کی قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ایک ماں کی اہمیت کو واضح انداز میں In an Unequirocal Manner اس طرح اجاگر کیا۔

ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا" میں ایک راستے پر اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے چھ میل تک ایسے پتھروں اور چٹانوں پر چلا ہوں کہ اگر ان پر دانہ ڈالا جاتا تو بھن جاتا اور اگر گوشت ڈالا جاتا تو کباب بن جاتا۔ کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ہے؟ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا!" تمہاری پیدائش کے وقت اس نے دردوں کے جس قدر جھٹکے سہے ہیں تمہارا یہ عمل شاید ان جھٹکوں میں سے ایک جھٹکے کا بدل بھی نہ ہو سکے۔

باپ کی فضیلت کو سرکار مدینہ سرورِ قلب وسینہ ﷺ نے اس طرح وضاحت سے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے اپنے باپ کی شکایت کی۔ کہ جب چاہتے ہیں میرا مال لے لیتے ہیں۔

حضور ﷺ نے اس آدمی کے باپ کو بلوایا۔ وہ شخص حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس بوڑھے سے حالات دریافت فرمائے۔ بوڑھے نے عرض کیا۔" اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ ایک زمانہ تھا جب میرا یہ بیٹا کمزور اور بے بس تھا اور مجھ میں طاقت تھی۔ میں مالدار تھا اور یہ خالی ہاتھ تھا۔ میں نے کبھی اس کو اپنی چیز لینے سے نہیں روکا تھا۔ آج جبکہ مجھ پر بڑھاپا ہے اور میں کمزور ہوں اور یہ تندرست و طاقتور ہے۔ میں قلاش ہوں اور یہ مالدار ہے۔ اب یہ اپنا مال مجھ سے بچا بچا کر رکھتا ہے۔ بوڑھے کی باتیں سن کر نبی کریم ﷺ رونے لگے اور بوڑھے کے بیٹے سے مخاطب ہو کر فرمایا" تیرا اور تیرے مال دونوں کا مالک

Marfat.com

تیرا باپ ہے"

ماں کی اگر جان بھی جا رہی ہو تو وہ پھر بھی اپنی اولاد کی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتی۔ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی۔ اس شخص کی صرف ایک بوڑھی ماں تھی جو کہ اس کے پاس رہتی تھی۔ دونوں میاں بیوی فیشن پسند تھے اور دین سے بالکل بے بہرہ۔ اس عورت کو جب بیاہ کر گھر لایا گیا تو بوڑھی ساس کو گھر میں موجود پا کر بڑی حیران ہوئی اور کہنے لگی میں نے تو سنا تھا کہ گھر اکیلا ہے اور تم تنہا ہو۔ مگر یہ بڑھیا کہاں سے آن ٹپکی؟ شوہر سے کوئی جواب نہ بن پایا۔ شوہر سے اس نے کہا دیکھئے اگر واقعی آپ کو مجھ سے محبت ہے جیسا کہ آپ ظاہر کر رہے ہیں تو سنئے۔ میں نے آپ کی خاطر اپنی ماں، باپ، بہن، بھائی اور باقی سب خاندان چھوڑا ہے۔ لیکن اب اگر آپ کو مجھ سے پیار ہے تو میری خاطر آپ اس بوڑھی ماں کو چھوڑ دیجئے۔ اور اسے ابھی سے گھر بدر کر دیں۔ شوہر نے جب یہ سنا تو اس کی محبت میں اندھا ہو کر کہنے لگا واہ یہ بھی کوئی بڑی بات ہے میں صبح ہی ماں کو گھر سے باہر نکال دوں گا۔ چنانچہ صبح اس نے واقعی بوڑھی ماں سے کہا "اماں دوسرے محلے میں ہمارا جو مکان ہے۔ آج سے تم وہاں رہا کرو" "تمہیں وہیں پر ہی روٹی بھجوا دیا کروں گا" اماں نے اثبات میں کہا اچھا بیٹا جہاں تم کہو میں رہنے کو تیار ہوں تیرے لیے تو میری یہی دعا رہے گی کہ خدا تجھے سدا خوش رکھے اور تجھے کوئی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ماں کو دوسرے مکان میں گئے چند روز ہوئے تھے کہ عورت شوہر سے کہنے لگی کہ " آپ بڑھیا سے بلا ناغہ ملنے جاتے ہیں، اس کا بے حد خیال کرتے ہیں اور اسے بہت کچھ کھلاتے پلاتے ہیں۔ دیکھئے اگر آپ کو واقعی مجھ سے محبت ہے تو اندھیری رات ہے کسی کو کیا خبر، یہ خنجر لیجئے اور میری خاطر ماں کو قتل کر ڈالیں۔ وہ مردود اتنا بے دین نکلا کہ ماں کا قتل کر آیا۔ بیوی کو پھر تسلی نہ ہوئی اور اس جہنمی عورت نے یہ مطالبہ کیا کہ میری تسلی کیلئے آپ واقعی بڑھیا کو قتل کر آئے ہیں تو تحفتاً اس بڑھیا کا دل لا کر دکھائیں۔ اس بے دین نے اپنی مردہ ماں کا دل نکالا تا کہ اس عورت کو خوش کر سکے اور اس کی خوشنودی حاصل کر لے۔ رات اندھیری تھی راستے میں اسے ٹھوکر لگی تو وہ بد

Marfat.com

وقت منہ کے بل گر پڑا۔ ماں کے دل سے آواز آئی کہ بیٹا زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔۔ اس آواز کو سن کر زار وقطار رونے لگا۔ اور احساس ہوا کہ اس قدر رحمدل اور گداز طبع ماں کو قتل کر ڈالا جس کے دل سے قتل ہونے کے بعد بھی میری محبت نہیں نکلی اور جس کا دل مردہ ہونے کے باوجود بھی بیٹے کی محبت کا دم بھرتا ہے۔

یہ بات فطری ہے کہ والدین ہمیشہ اپنی اولاد کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کیلئے کوشاں اور فکرمند رہتے ہیں۔ حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نے سورۃ فاتحہ مکمل پڑھ لی تو امام صاحب کو اس کی خبر ہوئی۔ آپ نے فوری طور پر اپنے بیٹے کے معلم صاحب کو بلا بھیجا وہ آئے تو امام صاحب نے بڑی عزت و احترام سے ان کی خدمت میں ایک ہزار درہم پیش کیے۔ امام صاحب نے تھیلی ہاتھ میں لے کر کہا ''محترم امام میں نے آپ کے بیٹے کو سورۃ فاتحہ ختم کرا کے کونسا ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ آپ مجھے اتنی خطیر رقم عطا کر رہے ہیں۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ میری نظر میں آپ نے میرے بیٹے کو سورۃ فاتحہ ختم کروا کے بڑا روشن کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ خدا کی قسم اگر اس وقت میرے پاس اس سے بھی زیادہ رقم ہوتی تو میں ساری کی ساری آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ایک غلام عکرمہ کی تربیت وتعلیم اپنے بیٹوں کی طرح کی تھی۔ اسے مسلسل چالیس سال تک سفر وحضر میں اپنے ساتھ رکھا۔ اس کے نتیجے میں تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ کے علوم وفنون میں مہارت حاصل کر لی۔ اور اتنے مشہور ہوئے کہ لوگ انہیں ''علم کا سمندر'' کہنے لگے بلکہ یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں شک وشبہ کا اظہار کرتا ہے وہ مسلم ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات کے بعد ان کے بیٹے علی بن عبد اللہ نے انہیں بیچ ڈالا۔ عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی فروخت کے وقت کہا کہ اے علی تو

Marfat.com

نے اپنے باپ کے علم کو صرف چند ہزار درہموں کے عوض بیچ ڈالا۔ تو علی کو اس وقت اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ یہ بھی والد صاحب کی شان میں ایک قسم کی گستاخی ہے اور دوگنا منافع دے کر انہیں دوبارہ خرید لیا اور آزاد کر دیا۔ اس واقعے سے ہمیں فرماں بردار Obedient اولاد کے ذہنوں میں بھی ایک جھلک Peep مہیا کی گئی ہے۔ کہ اگر اولاد تابع فرمان ہو اور غیر ارادی طور پر Un Willingly ان سے کوئی غلطی مرتکب ہو جائے جو کہ والدین کی شان میں ناگوار ہو تو ایسا کرنے سے ہرگز اور ہر قیمت گریز کرنی چاہیے۔

والدین کی خدمت کرنے والے قابل رشک مقاموں تک پہنچتے ہیں۔ یہاں ہم فرانس کے مشہور ڈرامہ نویس الیگزینڈر ڈوماز Alexander Dumas کا واقعہ سناتے ہیں جسے یورپ میں حقیقت پسندی پر مبنی ڈراموں Reality Plays کا بانی بھی سمجھا جاتا ہے۔ الیگزینڈر کو اپنی ماں سے بے حد پیار تھا۔ اس کا پہلا ڈرامہ اسٹیج ہوتے ہی تین دن قبل اس کی والدہ کو فالج ہو گیا۔ لہٰذا پیرس میں اپنی کامیابی کی رات کے موقع پر وہ اپنے ڈرامے کے ہر ایک ایکٹ Act کے اختتام پر اپنی والدہ کے پاس جاتا اس کی خیریت دریافت کرتا کہ اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں اس رات جبکہ پورے پیرس میں اس کا نام مشہور ہو چکا تھا۔ وہ ایک چٹائی پر اپنی ماں کے قدموں میں سویا۔

قرآن مجید کی سورۃ البقرہ جو کہ سب سے لمبی سورۃ بھی ہے اس میں بھی گائے کے قصے کے ذریعے اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری توجہ والدین کی اطاعت کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ سورۃ البقرہ کا بیان اس قصے پر دلالت کرتا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بوڑھا دولتمند تھا۔ اس کا ایک لڑکا تھا۔ اس بوڑھے کے بھتیجوں نے اس لڑکے یعنی عم زادے کو قتل کر دیا تاکہ اس کی وراثت انہیں ملے اور اس کی لاش کو اٹھا کر دور شہر کے دروازے پر پھینک آئے۔ صبح ہوئی تو خود ہی مدعی بن بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور حکمت کا ایک روشن نشان دکھانے کیلئے انہیں ایک گائے کے ذبح کرنے کا حکم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے دیا۔ کیونکہ لڑکے کے لواحقین اور قاتل اس وقت پیغمبر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس

Marfat.com

آئے تھے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ان کو یہ حکم دیا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم اس ذبح شدہ گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر مارو۔ دیکھو وہ میری قدرت سے کیسے زندہ ہوتا ہے۔ اور کس طرح حقیقتِ حال سے پردہ اٹھتا ہے۔ خاص گائے ذبح کرنے میں یہ حکمت بھی ہو سکتی ہے کہ بنی اسرائیل مدتوں سے مصر میں رہے جہاں گائے کی پرستش بھی ہوتی تھی۔ ان کے ڈھلمل یقین مزاج سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ گائے کو مقدس سمجھنے لگ گئے ہوں اس خداوند تعالیٰ نے انہیں گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا تاکہ یہ خیال بھی ان کے دلوں سے مٹا دیا جائے۔ وہ آئے تھے قاتل کا سراغ لگانے اور حکم ملا گائے کے ذبح کا کیونکہ دونوں چیزوں میں کوئی مناسبت نہ تھی اور بظاہر بے حد تضاد تھا۔

It was a contradicition in terms apparently.

لیکن اس بات میں ایک حکمت پوشیدہ تھی کیونکہ خدا ماں کے فرمانبردار کا حامی ہے But there was a logic hidden in this act of God because he, himself was the advocate of this obedient boy of this mother.

اس لیے طرح طرح کی محبت بازیاں کرنے لگے اور بال کی کھال اتارنے لگے۔ لیکن خدا نے ماں کے فرمانبردار کو بھی تو بہت کچھ دلانا تھا۔ اس سلسلے میں مفسرین لکھتے ہیں کہ ایک نیکوکار آدمی تھا۔ اس کا ایک معصوم بچہ تھا اور اس کے پاس ایک بچھیا بھی تھی۔ اس کی طبیعت دن بدن ناساز ہو رہی تھی۔ جب مرنے لگا تو اس نے دعا کی " بار الٰہ! اس ننھے بچے کیلئے میں یہ بچھیا تیرے پاس امانت رکھتا ہوں اور پھر اس بچھیا کو جنگل میں چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نیک بندے کی دعا قبول کر لی۔ اور یہ بچھیا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں پلتی رہی اس عابد شخص کا بیٹا اب جوان ہو گیا تھا لیکن قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ لڑکا والدہ کا فرمانبردار، اطاعت گزار، نیک اور خدا ترس تھا۔ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بیچتا اور آمدنی کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ایک حصہ ماں پر خرچ کرتا ایک اپنی ذات پر اور تیسرا خدا کی راہ میں خرچ کرتا۔ ایک دن اماں نے کہا کہ بیٹا جنگل میں جانا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا " اے

Marfat.com

ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کے خدا۔ میری امانت میری بچھڑی مجھے عنایت فرمادے۔ یا بچھڑی کو آواز دینا مگر اسے صرف گردن سے پکڑ کر لانا۔ فرمانبردار بیٹے نے جنگل میں خدا سے عرض کی اور اپنے باپ کی امانت کو مانگا اور خدا کے حکم سے بچھڑی دوڑتی ہوئی اس کے پاس آکر چرنے لگی۔ فرمانبردار بیٹے نے ماں کے حکم پر عمل کیا اور گردن سے پکڑ کر اس کو لانے لگا کہ بچھڑی اس وقت مخاطب ہوئی اور کہا۔ تم تھک جاؤ گے مجھ پر سوار ہو جاؤ مگر لڑکے نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ بچھڑی نے کہا کہ اگر تو سوار ہو جاتا تو میں تیرے ہاتھ ایسے نہ آتی جیسے آج تک کسی کے ہاتھ نہ آسکی۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ایک شخص دربارِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا، عرض کی ''یارسول اللہ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے'' تو ارشاد فرمایا:

هُمَا جَنَّتُكَ هُمَا نَارُكَ

''وہ تیرے لیے جنت وہی دوزخ۔''

یعنی اگر والدین کی اطاعت فرمانبرداری کی جائے، ان کی زندگی پر ممکن آسائش مہیا کر کے ان سے دعائیں لی جائیں تو جنت ضرور ملتی ہے۔ اور گر ان کی بات کا بتنگڑ بنایا جائے اور بات بات پر جھڑک دیا جائے ان کی دل آزاری کی جائے اور ان کو گھر میں اہمیت بھی نہ دی جائے تو پھر مقدر میں دوزخ ہی ہے۔

مشکوٰۃ شریف کے صفحہ ۴۲۱ پر درج ہے کہ:

ایک شخص آقائے نامدار ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے اور عرض گزار ہوتا ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان میں غزوے یعنی جنگ میں شریک ہونا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت فرمادیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

هل لک من امه ---------- (کیا تیری ماں ہے)---- پھر فرمایا

فالزمها فان الجنة عند رجلها

(اس کی خدمت کو لازم رکھ کیونکہ اس کے قدموں تلے جنت ہے)

Marfat.com

اس حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماں کی خدمت کو فوقیت بخشی غزوہ پر حالانکہ غزوہ بھی ضروری ہے۔ حق و باطل کے درمیان۔ والدین کی خدمت کرنا بہت ہی عظیم ٹھہرا---

جو

جو سچا اور کھرا خلوص ماں کی دعا میں ہوتا ہے وہ کسی اور کی دعا میں ہو ہی نہیں سکتا
ماں کی دعا سیدھی جا کر اللہ کی رحمت سے لپٹ جاتی ہے
اور پھر اسے گدا گدا کر اپنی بات منوا لیتی ہے

اللہ تعالیٰ

. کی رحمت کو مائل بہ کرنے کرنے والی ''ماں''

ماں کا سایہ

شہد کی طرح فرحت اور تسکین دیتا ہے۔
جیسے صحرائے عرب میں
سر سبز درخت!

شفقت

اور محبت ماں کی بہت عظیم ہے

جس نے

ماں کا ادب کیا وہ قیامت کے روز فلاح پائے گا۔
جس نے ماں کو نظر انداز کیا وہ زندگی میں ہمیشہ ٹھوکریں کھاتا ہے
''کبھی ماں کی بددعا نہ لو''
ماں کا دل ایک ایسا خزاں زدہ پتہ ہے جس کے نصیب میں سدا کانپتے رہنا ہے۔
خواہ بہار ہو کہ خزاں

Marfat.com

ایک شاعر نے کہا

میں نے ماں سے بڑھ کر گھنی چھاؤں والا پودا نہیں دیکھا

بانگ

وہ زبان جو ماں باپ کی نافرمانی کرے اور باپ کا
مذاق اڑائے اسے کاٹ کر جنگل میں پھینک دو
تاکہ چیل اور گدھ اس کو کھا جائیں۔

اگر

ماں خواہش کرے تو بچے کیلئے اس جیسا استاد اور اس کی زندگی کیلئے
اس جیسی مثال اور کوئی نہیں

اثر

ماں جو کچھ کہتی ہے جو رکھتی ہے اور جو سنتی ہے سب چیزوں کا اثر
بچہ کے اخلاق اور عادات پر پڑتا ہے۔
ماں کا دل سدابہار پھولوں کی مانند ہے
ہر درد کی دوا--------ماں
ہمت، طاقت اور جرأت کا دوسرا نام ماں ہے
ماں سے محبت جنم لیتی ہے
صبرو برداشت کی عظیم کہانی---ماں
ماں اپنے آنچل سے ہمارے تمام اشک پونچھ کر
ہمیں مسکرانا سکھاتی ہے۔

احسان

ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔

Marfat.com

نفل پڑھنا، نماز، صدقہ، روزہ، حج، عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ
غرض تمام چیزوں سے بڑھ کر والدین کے ساتھ احسان کرنا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا:
''ماں کی دعا اولاد کے حق میں بہت تیزی سے قبول ہوتی ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام

سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
اے موسیٰ جو مسلمان اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرے اور میری نافرمانی کرے۔ پھر توبہ کرے تو اس کو میں شکر گزار اور بھلائی کرنے والا لکھوں گا اور جو میری فرماں برداری کرے اور ماں باپ کی نافرمانی کرے اور پھر توبہ بھی کرے تب بھی میں اس کو نافرمان لکھوں گا

صرف ایک تکلیف

ایک بیٹے نے اپنی ماں کی بہت خدمت کی۔ ایک دن ماں کو خوش دیکھ کر بیٹا پوچھنے لگا۔ ماں میں نے تیری اتنی خدمت کی ہے کیا اب تو تمہارا احسان ادا کر چکا ہوں۔
ماں نے فرمایا! بیٹا میں نے ساری تکلیفیں جو تیری پرورش میں اٹھائیں بھول سکتی ہوں لیکن ایک تکلیف کبھی نہیں بھول سکتی اور نہ ہی تو اس کا بدلہ دے سکتا ہے۔
بیٹا حیران ہو کر بولا! ماں وہ کیسے----

بیٹا ماں نے کہا ایک اندھیری رات سخت سردی میں تو نے بستر پر پیشاب کر کے بستر گیلا کر دیا تھا۔ کپڑا بدلنے کیلئے نہ تھا۔ تجھے گیلی جگہ لٹا نہیں سکتی تھی۔ نمونیا کا خطرہ تھا۔ چنانچہ ساری رات اس گیلی جگہ خود لیٹی۔ تجھے ساری رات اپنی چھاتی پر لٹائے رکھا۔ مجھے نمونیا ہو گیا۔ لیکن تجھے بچا لیا۔

Marfat.com

احسانات

ماں باپ کے اولاد پر اس قدر احسانات ہیں کہ اگر اولاد والدین کی زندگی
تک دن رات ان کی خدمت کر کے احسانات کا بدلہ چکانا چاہیں
تو پھر بھی صحیح طور پر ان کے احسانات کا حق ادا نہیں کر سکتی

خدمت

محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ جب رات کو تہجد کیلئے اٹھتے تو والدہ پاؤں دبانے کیلئے کہہ دیتیں۔ وہ نماز کی بجائے اپنی والدہ کے پاؤں دباتے دباتے صبح کر دیتے نماز تہجد چھوڑ دیتے۔ کیونکہ وہ ماں کی خدمت کو نماز تہجد سے افضل شمار کرتے تھے

ایک ولی اللہ کہمش بن حسن

جو اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے تھے۔ پاخانہ وغیرہ اپنے ہاتھ سے اٹھاتے صاف کرتے تھے۔ کسی امیر آدمی نے روپوں کی تھیلی بطور تحفہ انہیں ارسال کی اور کہلا بھیجا۔ کہ اس رقم سے اپنی ماں کی خدمت کیلئے ایک غلام یا لونڈی خرید لیں۔ (دولت مند کا نام سلیمان تھا) کہمش نے یہ کہہ کر رقم واپس کر دی اے سلیمان! جب میں بچہ تھا تو میری ماں نے میری خدمت کیلئے کوئی نوکر نہیں رکھا تھا بلکہ انہوں نے خود میری پرورش اور خدمت کی تھی۔ اس لیے اب میں بھی خود ہی اپنی ماں کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

ماں کی محبت سب سے بہترین اور اعلیٰ ہے

بابا فرید الدین گنج شکر اور ماں کی دعا

آپ بچپن میں شکر بہت شوق سے کھاتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نماز پڑھتے وقت شکر کی پڑیاں مصلی کے نیچے رکھ دیتی تھیں۔ اور سلام پھیرنے کے بعد آپ کو اشارہ کر کے مصلیٰ کے نیچے سے شکر اٹھا لینے کا فرماتیں۔ ایک روز آپ شکر رکھنا بھول گئیں۔ آپ نے حسب عادت جو مصلیٰ کے نیچے ہاتھ ڈالا تو شکر کی پڑیاں موجود تھیں۔ آپ نے والدہ ماجدہ

Marfat.com

سے کہا۔آپ تو شکر کی پڑیاں رکھنا بھول گئیں تھیں لیکن میرے پروردگار نے مجھے عنایت فرما دیں۔انہوں نے یہ سن کر آپ کو دعا دی اور فرمایا۔فرید! خدا تمہیں ضائع نہ کرے گا۔اور انشاءاللہ تو شکر کی طرح ہی شیریں رہے گا۔

(اس وجہ سے آپ کا لقب گنج شکر مشہور ہوا)

جب مجھے

اپنی ماں یاد آتی ہے تو خوابوں میں جنت کی ہوائیں چلنے لگتی ہیں

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تین بددعائیں

ایک مرتبہ حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کیلئے منبر پر چڑھنے لگے تو منبر کی ہر سیڑھی پر قدم رکھتے وقت آمین کہتے گئے۔لیکن خطبہ مبارک سے ان کا تعلق نہ تھا۔تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حیران تھے۔بعد خطبہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں حیرانی ہے۔آپ ﷺ نے پہلے کبھی منبر پر چڑھتے وقت آمین نہیں کہا......

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1-جب میں پہلی سیڑھی کی طرف بڑھا تو جبرائیل علیہ السلام امین حاضر ہوئے اور دعا کی اے اللہ جس کی زندگی میں ماہ رمضان آئے وہ روزے رکھ کر جنت حاصل نہ کرے ہلاک ہو۔یعنی تباہ و برباد ہو تو میں نے آمین کہا۔

2-جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل نے دعا کی اے اللہ جس کو بڑھاپے کی حالت میں ماں باپ ایک یا دونوں ملیں اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے وہ ہلاک ہو تو میں نے کہا" آمین"

3-جب میں نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل نے دعا کی اے اللہ جس کے سامنے تیرے حبیب ﷺ کا نام مبارک بولا جائے یعنی جو حضور ﷺ کا نام پاک سنے اور درود

Marfat.com

شریف نہ پڑھے یعنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کہے وہ ہلاک یعنی تباہ و برباد ہو۔ تو میں نے کہا
"آمین" (غور فرمائیں)

قبر کی زیارت کرنا

سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی
زیارت جمعہ کے روز کرتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے اور وہ نیک لکھا جاتا ہے

سورۃ یٰسین کی برکت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
جو شخص اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے
اور اس کے پاس سورۃ یٰسین پڑھتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت بھیجتا ہے
جو اپنے والدین کو گالی دیتا ہے
لعنتی ہے وہ شخص جو اپنے والدین کا نافرمان ہے

جنت یا دوزخ

حضورِ اکرم نبی کریم کا ارشاد مبارک ہے:
جو شخص والدین کی اطاعت کرتے ہوئے صبح کرتا ہے اس کیلئے جنت کے دروازے
کھل جاتے ہیں۔ اگر ایک زندہ ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور جو شخص والدین کی نا
فرمانی کرتے ہوئے صبح کرتا ہے۔ اس کے لئے درزخ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں۔
اگر ایک کی نافرمانی کرتا ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے

اسلام نے
عورت کو ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کی حیثیت سے وہ بلند مقام عطا کیا ہے
جو کسی تہذیب اور کسی معاشرے کو نہیں دیا۔

Marfat.com

عورت کا حسین ترین روپ ماں ہے

ماں

ایک مکمل، جامع اور بھرپور رول ہے
جو زندگی میں ہر عورت ادا کرتی ہے
جب تک تمہاری ماں زندہ ہے
تمہیں کسی بزرگ سے دعا کروانے کی ضرورت نہیں

قومیں

اپنی ماؤں کی گود میں پلتی اور انہی کے اخلاق واطوار حاصل کرتی ہے۔
ماں گھر کی روشنی ہے

والدین کی نافرمانی حرام ہے

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کرنا۔ لڑکیاں زندہ در گور کرنا۔ بخل کرنا۔ رسوائی کرنا۔ فضول باتیں کرنا۔ زیادہ سوال کرنا اور مال ضائع حرام کر دیا ہے۔

حدیث

ماں جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے

شہید کی ماں

یہ غزوۂ بدر کا واقعہ ہے:

حضرت حارث بن صرافہ رضی اللہ عنہ پر جہاد فرض نہیں تھا کیونکہ آپ ابھی کم عمر لڑکے تھے لیکن ان کا یہ حال تھا کہ کفار کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے بے قرار تھے۔ انہیں یہ شوق تھا کہ اسلام کے نام پر قربان ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبت رسول اکرم ﷺ اور

Marfat.com

اسلام کی سربلندی کیلئے غزوۂ بدر میں شامل ہو گئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ کے دوران پانی پینے کیلئے حوض کے کنارے کھڑے تھے کہ دفعۃً ایک تیر آیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے میں پیوست ہو گیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

ان کی والدہ محترمہ کو ان کے انتقال کی اطلاع ملی تو انہوں نے کسی قسم کے غم کا اظہار نہ کیا اور نہ روئیں چلائیں۔ اور غزوۂ بدر کے خاتمہ تک خاموش رہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوۂ بدر سے واپس تشریف لائے تو حضرت حارث بن صرافہ کی والدہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لخت جگر حارث کی وفات مجھ ممتا کی ماری کو جو صدمہ ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بخوبی واقف ہیں۔ لیکن میں نے اس پر آنسو نہیں بہائے جس پر لوگ حیران ہیں اور اس کی وجہ دریافت کرتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ لوگوں کی اس حیرت کو دور کروں اور میں اپنے دل کو بھی مطمئن کروں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں کہ میرا لخت جگر حارث اپنی شہادت کے بعد جنت میں ہے یا نہیں؟

اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر آنسو نہیں بہاؤں گی۔ اگر اسے جنت میں جگہ نہیں ملتی تو خوب روؤں گی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت کے کئی درجے ہیں، اور تیرا بیٹا جنت کے اعلیٰ درجہ میں ہے۔

یہ سن کا اس دختر اسلام نے بے حد مسرت کا اظہار کیا۔

بہار اور خزاں

میں ماں ہی ہماری پر خلوص ساتھی ہے۔

Marfat.com

مجھے

میری ماں نے جنا ہے اور میں نے ہمیشہ
اسے ایک قابل تعظیم بزرگ ہستی سمجھا ہے

کون ہے وہ

جس نے اپنے خون سے انسان کو پالا۔ جس کی گود گہوارا مسرت بنی
ہر انسان کیلئے جس کے پاؤں تلے جنت کی بشارت ملی، جس کی دعاؤں کو
مسیحائی قوت ملی۔ اور رب جلیل کو بے حد محبوب ہیں۔ جو شاد سے فقیر تک جائے
ماں سراپا شفقت، نور مجسم، سایہ رحمت، مشفق اور مہرباں ہستی
کون ہے وہ ہستی----- ''ماں''
ماں زندگی کے اندھیرے میں اجالا ہے

فرمان الٰہی

اگر تیری ماں تجھ سے ناراض ہے۔ تو یقیناً تو جنت کی چابی گم کر چکا ہے
میں تیرے سارے گناہ بخشتا ہوں۔ صرف اپنی ماں کو راضی کر لے۔

ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ میں ایک دفعہ مدینہ منورہ گیا تو میرے پاس عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے اور فرمانے لگے تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں۔

میں نے عرض کیا مجھے آپ کی تشریف آوری کی وجہ معلوم نہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں صلہ رحمی کرنا چاہتا ہے۔ اس کو چاہیے کہ وہ اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے میرے والد اور تمہارے بھائی کی دوستی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کوئی اچھا سلوک کروں تا کہ میرے باپ کی روح خوش ہو۔

Marfat.com

ماں کی گود

بچے کی سب سے پہلی درسگاہ بھی ہے۔اور تربیت گاہ بھی
!اور یہ ایسی مؤثر درسگاہ ہے کہ یہاں کا سیکھا ہوا سبق ذہن وقلب پر پتھر کے
نقش سے بھی زیادہ دیرپا ہوتا ہے اور ساری عمر نہیں بھولتا

ماں راضی خدا راضی

ایک جوان لڑکا خودسر اور ضدی تھا۔ ایک دفعہ اس کی بوڑھی ماں نے اسے کوئی کام بتایا۔اس نے کہا میں نہیں کرتا۔ پھر کہا بیٹا! مان جاؤ۔ضد نہ کرو۔مگر وہ بالکل نہ مانا۔اس سے ماں کا دل بہت دکھی ہوا۔گھر کے ایک حجرے میں گئی۔اور ایک چھوٹا سا ''جھولا'' اٹھا لائی۔ اور کہا۔ بیٹا! یہ پنگوڑا تمہیں یاد دلائے گا کہ تمہاری کیا بساط تھی۔تم میں اتنی طاقت بھی نہ تھی کہ اپنے اوپر سے ایک مکھی کو بھی دور کر سکتے۔ میں نے تمہاری خاطر میٹھی نیند حرام کر دی۔اس پالنے میں تمہیں پالا۔تم تکلیف میں ہوتے۔تو میں اپنا آرام بھول جاتی۔تم روتے تو میرا دل تلملا اٹھتا۔تم بے چین ہوتے، تو میرا چین جاتا رہتا۔تم پیشاب، پاخانے سے کپڑے لتھیڑ دیتے۔تو میں انہیں اپنے ہاتھ سے دھوتی۔اور تمہیں پہناتی۔تم میرے سب احسان بھول گئے۔تم کیا سمجھتے ہو کہ کیا تم ہمیشہ سے ایسے ہی جوان تھے۔اگر میں ذرا سی بھی بے توجہی کرتی۔تو تمہارا اس عمر کو پہنچنا محال تھا۔انسان وہ ہے جو نیکی کو نہ بھولے۔کیا تم اس سے اکڑتے ہو میں نے تمہیں پال پوس کر جوان کیا۔اپنی ہستی کو نہ بھولو۔اور اپنی بوڑھی ماں کا دل نہ توڑو۔

ماں کی خوشی سے خدا خوش ہوتا ہے۔خوش قسمت ہے وہ اولاد جس کے والدین اس سے خوش ہوں۔

جب بیٹے نے ماں کی باتیں سنیں۔تو اس کے دل پر بڑا اثر ہوا اسے معلوم ہو گیا کہ میرا وجود ماں ہی کی طفیل ہے۔ اگر وہ نہ ہوتی تو میں نہ ہوتا۔اگر وہ مجھے نہ پالتی تو میں اس دیوانی جوانی کو نہ پہنچتا۔ یہ خیال آتے ہی وہ اٹھا اور ہاتھ جوڑ کر ماں سے معافی کا طالب ہوا۔ماں کا

Marfat.com

دل بڑا نرم اور رحیم ہوتا ہے۔ بولی بیٹا! کوئی بات نہیں۔ میں راضی میرا خدا راضی

جتنے

دکھ ''ماں'' ہماری خاطر اٹھاتی ہے
تکلیفیں سہتی اور پریشانیاں برداشت کرتی ہے
اس کے عوض ہم اپنی ماں کو کیا پیش کرتے ہیں؟
''ماں'' ایسی پیاری ہستی ہے
جو زندگی کے کسی بھی دور میں
بھولائی نہیں جاسکتی۔

حقیقت کا لباس

ماں اولاد کو اپنے خون جگر سے پالتی ہے
اور اپنی بے لوث محبت وایثار دن رات کی مشقت
اور خون پسینہ ایک کر کے پروان چڑھاتی ہے
اور خیالی جنت کے تصور کو اپنی ممتا سے
حقیقت کا لباس پہناتی ہے۔

ماں کی بدولت سعادت

غزوۂ بدر کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر گھر سے کم از کم ایک مجاہد جنگ کیلئے نکلے۔ مدینہ کی ایک دختر توحید نے حضور نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد سنا تو رونے لگی۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کا باپ زندہ نہیں ہے۔ کہ توحید کی شمع پر پروانہ وار نثار ہو جائے۔ بھائی نہیں ہے۔ کہ اسلام کی سربلندی وسرفرازی کیلئے اپنی جان کی بازی لگا دے۔ شوہر نہیں ہے کہ کفار کے مقابلہ پر جائے اور شہادت کا بلند رتبہ پائے۔ اس دختر توحید کے دو بچوں معاذ اور معوذ نے اپنی ماں کو روتے ہوئے دیکھا تو ان کے سینوں میں

Marfat.com

ایمان کی آگ بھڑکی اور وہ مجاہدین اسلام کے ساتھ مشرکین مکہ سے مقابلہ کیلئے بدر کے مقام
پر آگئے جہاں جنگ شروع ہوئی تو ان دو کم عمر لڑکوں نے اسلام کے نام پر قربان ہونے کا
فیصلہ کر رکھا تھا۔

ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن
عوف رضی اللہ عنہ سے ابوجہل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اشارہ کیا کہ وہ ابوجہل
ہے دونوں کم عمر لڑکے پیدل تھے۔ گھوڑے پر سوار ابوجہل کی طرف لپکے اور ایک لڑکے نے
قریب پہنچ کر اس کی ٹانگ پر وار کیا اور دوسرے نے ابوجہل کے گھوڑے کو نشانہ بنایا ابوجہل
گھوڑے سے گرا تو پھر کبھی نہ اٹھ سکا۔ ابوجہل کا بیٹا عکرمہ قریب ہی تھا۔ اس نے باپ کو
گرتے ہوئے دیکھا تو ایک ننھے مجاہد پر حملہ کر کے اس کا بازو اس طرح کاٹا کہ وہ کھال میں
لٹکا ہوا رہ گیا۔ ننھے مجاہد نے کٹے ہوئے بازو کو پاؤں تلے دبا کر زور سے کھینچ کر الگ کیا اور
ایک طرف پھینک کر دوبارہ لڑنے لگا۔ اسی طرح دونوں کم سن مجاہد اس وقت تک کافروں
سے لڑتے رہے جب تک کافروں کو شکست نہ ہوگئی۔

ننھے مجاہدوں معاذ اور معوذ کو اسلام کے سب سے بڑے دشمن ابوجہل کو جہنم رسید کرنے
کی سعادت محض اس لیے حاصل ہوئی کہ ان کی بہادر ماں ایک سچی مسلمان خاتون تھیں۔

ماں کیا ہے؟

سمندر نے کہا

ماں ایک ایسی ہستی ہے
جو اولاد کے لاکھوں راز اپنے سینے میں چھپالیتی ہے

بادل نے کہا

ماں ایسی دھنک ہے
جس میں ہر رنگ نمایاں ہوتا ہے

Marfat.com

شاعر نے کہا

ماں ایک ایسی غزل ہے
جو سننے والے کے دل میں اتر جاتی ہے

مالی نے کہا

ماں گلشن کا وہ دلکش پھول ہے
جس میں خوبصورتی نمایاں ہوتی ہے

بیٹے نے کہا

ممتا کی انمول داستاں ہے
جو ہر دل پر قربان ہے

مصنف نے کہا

ماں وہ ہستی ہے
جس کی تعریف کیلئے دنیا میں الفاظ نہیں ملتے

دعا نے کہا

ماں وہ شخصیت ہے
جو ہر وقت اپنی اولاد کی خوشی کیلئے دعا مانگتی ہے

جنت نے کہا

ماں وہ ہستی ہے
کہ میں اس کے قدموں کے تلے ہوں

کسی نے کہا

مجھے پھول اور ماں میں فرق نظر نہیں آتا

Marfat.com

خدا نے کہا

ماں میری طرف سے تمہارے لئے قیمتی اور نایاب تحفہ ہے

زندگی

رب العزت کی عطا کردہ ایک حسین اور دلکش نعمت ہے
اس نعمت کے سرسبز و شاداب گلشن کے مہکتے پھولوں کی ممتا کی محبت کا عرق ہی ''گل'' کی مہک اور پہچان ہے۔

ہر دو جہانوں

میں خوشحال زندگی کا محور ''ماں''
ماں واقعی عظیم ہستی ہے
ماں کی خدمت میں دینی اور دنیاوی رحمتیں اور راحتیں اور مسرتیں ہیں
یہی ماں کی عظمت کی دلیل ہے

رب کائنات

ہر فرد کو ماں سے محبت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک شعر

شہر کے چوراہے پہ کل میں نے دیکھی ایک ماں
رو رہی تھی اپنے بچے کی دوائی کے لئے

''گل بخشالوی''

ہر ماں ایثار کا مجسمہ ہوتی ہے

دین اسلام

نے ماں کے تقدس کو قائم کرنے کے ساتھ ساتھ اولاد کو اس کی فرمانبرداری کرنے اور نافرمانی سے بچنے کی تاکید فرمائی

Marfat.com

انسان

کی زندگی میں اس کے ماں باپ ایک شجر سایہ دار کے مانند ہوتے ہیں جو زندگی کی چلچلاتی دھوپ اور تمازت میں اسے پناہ دیتے ہیں۔

چھاؤں

ماں جہاں بستی ہے ہر چیز وہیں اچھی ہے
آسماں تیری ستاروں سے زمیں اچھی ہے
ماں کے ہونے سے مری عمر رواں ساکن ہے
ہر پہ اک ابر خنک ، سایہ کناں، ساکن ہے
ماں کا ہونا عمل خیر کے ہونے کی دلیل ہے
رگ ہستی میں دھکتے ہوئے ہونے کی دلیل
ماں کا دل مرکزپر کار نظام ہستی
ماں کے ہاتھوں کے سبب گردش جام ہستی
ماں جو تڑپے تو رگ سنگ سے شبنم پھوٹے
راستہ بند جو ہو، ماں کی دعاؤں سے کھلے
ماں کے اشکوں سے مرا نامہ اعمال ڈھلے
ماں ہے وہ چھاؤں جہاں لو بھی خنک ہو جائے
بار ہستی مرے کاندھوں پہ سبک ہو جائے
مجھ پر یہ چھاؤں سدا، بار خدایا، رکھنا
سر برہنہ ہوں، مرے سر پہ یہ سایہ رکھنا

”ماں کی نافرمانی“

ایک نوجوان کو حج کا شوق ہوا اس کی ماں اس کو سفر کی اجازت نہ دیتی تھی۔ چنانچہ وہ

Marfat.com

بغیر اجازت ہی حج کو چلا گیا۔ راستے میں چوروں نے اسے پکڑ لیا۔ اس کا تمام مال اسباب چھین لیا اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر وہیں چھوڑ دیا۔ ادھر بیت اللہ کے مؤذن کو خواب میں غیبی اشارہ ہوا کہ اٹھو اور فلاں جنگل میں جا کر فلاں نوجوان کی خبر لو کہ مجھ کو اس پر رحم آتا ہے۔

اس نے گو ایک بڑی غلطی کی ہے، مگر چونکہ میرے ہی دربار میں آ رہا تھا۔ اس لیے مجھے بھی اس کی خاطر منظور ہے۔

مؤذن نیند سے بیدار ہوا اور بتائے ہوئے جنگل کی جانب روانہ ہوا۔ وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک نوجوان پڑا ہے اور اس کے ہاتھ پیر کٹے ہوئے ہیں۔ اس نے پوچھا "اے شخص! یہ تیرا کیا حال ہے؟" اس نے کہا "میں نے ماں سے اجازت لیے بغیر راہ کعبہ میں قدم رکھا اس لیے میرا یہ حال ہوا جو تیرے سامنے ہے تاکہ بندگان خدا کو عبرت حاصل ہو کہ ماں باپ کا بڑا حق ہے۔ ان کی اجازت کے بغیر حج کیلئے جانے میں بھلا ایسا معاملہ پیش آتا ہے۔ ان کا ناحق تکلیف دینا، برا بھلا کہنے کا انجام تو بہت ہی برا ہے۔

یہ سن کر اس مؤذن نے کہا کہ خیر جو ہوا سو ہوا۔ اب اس سے توبہ کرو۔ اس نے صدق دل سے توبہ کی اور مؤذن سے درخواست کی کہ مجھے میری ماں کے پاس پہنچا دو تاکہ میں اس کو راضی کروں اور جس طرح ایک بار حماقت کر کے اپنے سفر حج کو کھوٹا کیا ہے۔ اور ہاتھوں سے محروم ہو گیا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ دم آخر ایمان ہی سے محروم ہو جاؤں اور سفر آخرت کو کھوٹا کر لوں۔

مؤذن نے یہ سن کر اس کو اٹھایا اور اس کے وطن پہنچا کر اس کی ماں کے دروازے کے پاس بٹھا دیا اور خود واپس ہو گیا۔ اس کی ماں اندر بیٹھی تھی۔ نوجوان نے سنا کہ وہ یوں دعا کر رہی تھی کہ الٰہی میں جانتی ہوں کہ اس سفر میں میرے بچے کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا کیونکہ وہ میری اجازت کے بغیر چلا گیا۔ اب تو اس کو مجھ تک پہنچا دے کہ میرا دل اس کیلئے بیقرار ہے۔ نوجوان بھی ماں کے ان کلمات کو سن کر بلبلا گیا اور اپنے کٹے ہوئے ہاتھ سے دروازہ

Marfat.com

کھٹکھٹایا۔ ماں اندر سے بولی! ''ارے یہ کون ہے جو بیوہ اور غمزدہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔'' پھر خیال کیا شائد کوئی میرے مسافر بچے کی خبر ہی لایا ہو۔ یہ خیال کر کے اٹھ کر باہر آئی دیکھا کہ ایک غریب فقیر سا آدمی بیٹھا ہے۔ کہا'' اے مسافر غریب آگے آ اگر تجھ کو روٹی کی ضرورت ہے روٹی دوں!''

اس نے کہا میں روٹی کیسے لوں! میرے تو ہاتھ ہی نہیں۔ اس غریب کی بات سن کر بیوہ کو اس پر بہت ترس آیا اور کہا! اے غریب آواز تو تیری میرے بیٹے سے بہت ملتی ہے۔ چنانچہ وہ دوڑ کر چراغ لائی اس کا منہ دیکھنے لگی۔ اس کو دیکھ کر اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوئی۔ وہ کہتی جاتی تھی۔ تیری طرح میرا بھی ایک بچہ تھا۔ میری اجازت کے بغیر وہ حج کیلئے چلا گیا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ سفر میں اس کا کیا حال ہوا۔

ماں کے منہ سے یہ کلمات سن کر وہ جوان صبر نہ کر سکا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور کہا۔

اے ماں! تیرا وہ بیٹا میں ہی ہوں۔ تیری حق تلفی میں نے کی، اس کا یہ انجام ہوا۔ اور ماں نے جب یہ سنا تو ایک ہائے کی اور بے ہوش ہوگئی۔ تھوڑی دیر بعد جو ہوش آیا تو آسمان کی جانب منہ کیا اور دعا کی۔

اے الٰہی! تو نے اس کے کیے کی سزا دی۔ لیکن پروردگار! اس کو ہلاک نہ کر اور ایمان کی سعادت سے اسے محروم نہ رکھیو۔

غرض اس واقعے کے بیان سے یہ ہے کہ تم سمجھو کہ ماں باپ کی خوشی عجیب چیز ہے اور ان کی نافرمانی بہت ہی وبال جان ہے۔

ماں ایک آہ ہے جو سیدھی عرش پر جاتی ہے

دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ ہے جس نے

زیادہ سے زیادہ ماں کی خدمت کی

ماں سے بڑھ کر کوئی رحمت نہیں

Marfat.com

لمبی عمر پانے کیلئے ماں کی دعا بے حد ضروری ہے

ماں ایک مشعل ہے جو ہمیشہ راستہ دکھاتی ہے

ماں ایک ایسی شفقت ہے جو کبھی تہی دامن نہیں ہوتی

ماں قسمت بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے

پیاری ماں مجھے تیرا پیار چاہیے

قدرت نے اس کائنات کو حسین ترین اور نایاب تحفہ ماں کی شکل میں عنایت کیا ہے

حضور نبی کریم ﷺ

کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا----

''حضور ﷺ میں بڑا گنہگار ہوں۔ میرے لیے دعا کریں''

آپ ﷺ نے فرمایا!

''جاؤ تم اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھ کر اس کی خدمت کرو تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اس شخص نے کہا

''حضور ﷺ میں نے جب ہوش سنبھالا تو میری ماں انتقال کر چکی تھی''

آپ ﷺ نے فرمایا!

''جاؤ پھر اس کی قبر پر حاضری دو''

اس شخص نے کہا

''میں نہیں جانتا کہ میری ماں کی قبر کہاں ہے''

آپ ﷺ نے فرمایا!

''اچھا تو پھر اپنے گھر جاؤ اور صحن میں ایک لکیر کھینچ لو اور اس لکیر کو ماں کی قبر تصور کر لو وہاں بیٹھ کر دعا کرو تمہاری ہر دعا قبول ہوگی''

Marfat.com

ماں

ماں اپنے بچے کی پرورش کیلئے اس کی زندگی کیلئے نہ تو اپنی نیند کو نیند سمجھتی ہے
اور نہ دکھ کو دکھ، وہ خود تکلیفیں اور مصائب برداشت کرتی ہے
لیکن اپنی اولاد کی بہتری کیلئے اپنا غم اپنا دکھ درد
اپنی تکلیف سب بھول جاتی ہے

اولاد

اپنی ماں کے حقوق کی ادائیگی کی خاطر کتنے ہی سخت اور مشقت
والے کام کیوں نہ کرے وہ اس کا حق ادا نہیں کر سکتی
ماں کی اطاعت اور خدمت اتنا عظیم اور بابرکت کام ہے
کہ اس کی بدولت کئی گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہے

دور کی بات

اولاد پر ماں باپ کا سب سے بڑا حق ان کا ادب واحترام ہے
ماں باپ کا حکم نہ ماننا ان سے بدتمیزی کرنا یا ان کا دل دکھانا تو دور کی بات
اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے۔
اگر تمہارے ماں باپ میں سے ایک کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں
تو انہیں ''اف'' تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑک کر جواب دو،
بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو

اے ماں

تو میری بصارت اور بصیرت ہے
تو میری عقل اور میرا خیال وخواب ہے
تو میری بھوک اور پیاس ہے

Marfat.com

تو میرا غم اور خوشی ہے
تو میری غفلت اور میری بیداری ہے
تو میری آنکھوں کا حسن ہے

ہر
ماں کے نزدیک اس کی اولاد ہی سب سے خوبصورت ہے

دھرتی
کی سب سے قیمتی چیز ماں ہے
ماں کتنا وسیع ہے، تیرا صبر اور کتنی فراواں ہے تیری مہربانی
ماں بیداری کے دوران بھی
ہمارے اچھے مستقبل کے خواب دیکھتی ہے

گھر بچے کیلئے
ایک مکتب کی حیثیت رکھتا ہے
اگر والدین میں محبت اور احترام پر مبنی تعلق موجود ہو تو ایسے گھر میں بچے کو صحیح تعلیم میسر آتی ہے۔ ایسے گھرانے میں بچے کے بڑھنے پھولنے کے کافی مواقع ہوتے ہیں اور محبت کی ایک لازوال دولت ہاتھ آجاتی ہے۔

بچے کا ماں
کے ساتھ ایک ذاتی رشتہ بھی ہوتا ہے۔
جس پر اس کے مستقبل کے
معاشرتی اور جذباتی رشتے استوار ہوتے ہیں
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

Marfat.com

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ اگر کسی آدمی کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک انتقال کر جائیں اور یہ ان کی زندگی میں نافرمان رہا (اور اب مداوا کرنا چاہتا ہے) تو برابر ان کے حق میں دعا کرتا رہے اور ان کی بخشش کی درخواست کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے والدین کا فرمانبردار لکھ لیا جاتا ہے۔

سب سے زیادہ اہم چیز

جس کی بچے خواہش رکھتے ہیں اور جسے دولت سے بھی
نہیں خریدا جا سکتا ہے وہ ماں باپ کے درمیان خوشگوار تعلق ہے

بچپن

ہی میں بچے کا جذباتی رشتہ والدین کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے اور وہ
آئندہ زندگی میں دوسرے لوگوں کے ساتھ برتاؤ روا رکھتا ہے
اس بات کا انحصار بچے کے اس جذباتی رشتے پر ہوتا ہے۔
جو اس کا والدین کے ساتھ قائم ہوتا ہے

ہر انسان کی دو مائیں ہوتی ہیں

ایک ماں جو اسے جنم دیتی ہے۔ جس کی ہم بے حد عزت کرتے ہیں اور کرنی بھی چاہیے۔ اور دوسری ماں ہمارے وطن کی دھرتی جو ازل سے ابد تک ہماری ماں ہے اسے ہم نے صرف "ماں" کا نام دیا ہے مگر اسے ماں جیسے حقوق نہیں دیے۔

ارشاد باری تعالیٰ

ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرے۔ اس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی اس کو جنا اور اس کے حمل اور

Marfat.com

دودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگ گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری طاقت کو پہنچا اور چالیس سال کا ہوگیا تو اس نے کہا! ''اے میرے رب، مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں اور ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو، اور میری اولاد کو بھی نیک بنا کر مجھے سکھ دے، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں تابع فرمان بندوں میں سے ہوں'' اس طرح کے لوگوں سے ہم ان کے بہترین اعمال کو قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کر جاتے ہیں۔ یہ جنتی لوگوں میں شامل ہوں گے اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا رہا ہے۔

اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا! ''اف، تنگ کر دیا تم نے، کیا تم مجھے یہ خوف دلاتے ہو کہ میں مرنے کے بعد قبر سے نکالا جاؤں گا؟ حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں۔ (ان میں سے تو کوئی اٹھ کر نہ آیا)۔ ماں اور باپ اللہ کی دہائی دے کر کہتے ہیں۔ ''ارے بدنصیب، مان جا، اللہ کا وعدہ سچا ہے'' مگر وہ کہتا ہے، یہ سب اگلے وقتوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں'' یہ لوگ ہیں جن پر عذاب کا فیصلہ چسپاں ہو چکا ہے۔

اسلامی تہذیب

کی پوری عمارت ماں کی تعظیم واطاعت پر قائم ہے۔ جس فرد، خاندان
اور معاشرے نے ماں کو مرکزی حیثیت دی اور اپنے آپ کو
اس کی خوشنودی کے ساتھ وابستہ رکھا اس پر دنیا وآخرت میں فلاح وکامرانی
کے دروازے کھلتے چلے گئے۔ اور آئندہ بھی کھلتے رہیں گے

خوشبو نے کہا

ماں کی دعا سدا مہکتی رہتی ہے۔

ماں کا دل

اتنا وسیع ہے کہ اس میں کائنات سما جاتی ہے

Marfat.com

دنیا کی سب سے بڑی نعمت ماں ہے

شیخ سعدی نے فرمایا

کہ بڑوں کی خطا یا غلطی پکڑنا غلطی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ بڑوں کا ادب ضروری ہے۔ چاہے وہ آپ کی نظر میں غلطی پر ہی ہوں۔ اور بزرگوں سے یہ کہنا کہ آپ نے غلط کیا یا غلط کہا بدتمیزی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کو جو بات غلط معلوم ہو رہی ہو وہ اصل میں غلط نہ ہو۔ لیکن اگر غلط ہو تو بھی بہتر ہے کہ خاموش رہو۔ لیکن ان کی غلطی کو مثال یا نمونہ نہ بناؤ۔ یعنی اگر آپ کے خیال میں کسی بزرگ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اس غلطی کو اپنا کر تم بھی وہی غلطی نہ کرو۔

''حکیم سعید''

ماں

ایک ایسی لازوال ہستی ہے کہ جس کے
دم سے یہ کائنات آباد ہے
ماں راضی ہو تو خدا بھی راضی ہوتا ہے
اگر-------
ماں ناراض ہو تو خدا بھی ناراض ہوتا ہے

ماں کا ارادہ

سکون و عافیت اور خیر مسرت کا سب سے بڑا سرچشمہ ہے،
اور جو بدنصیب فرد یا معاشرہ اس عظیم سرچشمے سے کٹ گیا
وہ دراصل جنت کی سی خوشیوں اور فضاؤں سے محروم ہو گیا۔

آرزو

کہ ماں معاشرے میں عزت کا سب سے اونچا مقام ہے

Marfat.com

ماں

کس قدر مٹھاس ہے اس ایک سہ حرفی لفظ میں
ماں کا لفظ ادا کرتے ہی ذہن، محبت، شفقت، ایثار اور
اخلاص کے گہرے تصور میں ڈوب جاتا ہے
ماں کی نصیحتیں اور دعائیں ہر وقت ہمیں اپنے حصار میں لیے رکھتی ہیں
اور ہماری حفاظت کرتی ہیں

بچے

ماں کی گود میں تحفظ حاصل کرتے ہیں
ماں کے بغیر گھر قبرستان کی طرح لگتا ہے
ماں کا پیار سب سے اچھا ہوتا ہے
ماں آسمان کا بہترین تحفہ ہے
ماں کے قدموں تلے جنت ہے
ماں اور پھول میں کوئی فرق نہیں
ماں ایک عظیم ہستی ہے اگر وہ نہ ہو، تو دنیا کی کوئی شے اچھی نہیں لگتی

ماں کی خدمت

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں
کہ ابن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا!
''یارسول اللہ'' میں نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں
آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے
آپ نے عرض کی! ''ہاں''
حضور ﷺ نے فرمایا! اس کی خدمت کر کیونکہ اس کے قدموں تلے جنت ہے۔

Marfat.com

ظاہری حالت

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن دریائے دجلہ کے کنارے ایک حبشی کو دیکھا جو ایک عورت کے ساتھ اس طرح بیٹھا تھا کہ سامنے شراب کی بوتل پڑی ہوئی تھی۔ اس میں سے انڈیل انڈیل کر خود بھی پی رہا تھا اور عورت کو بھی پلا رہا تھا۔ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا فعل ناپسند کیا اور اس طرف ملامت بھری نظروں سے دیکھا۔ اتنے میں مسافروں اور سامان سے لدی ہوئی کشتی وہاں سے گزری جو آگے جا کر منجدھار میں پھنس گئی اور الٹ گئی اس کشتی کے چار مسافر پانی میں جا پڑے اور غوطے کھانے لگے۔ وہ حبشی فوراً دریا میں کود پڑا اور چھ آدمیوں کو پانی سے نکال لایا۔ پھر وہ آپ کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا حضرت آپ مجھ پر ملامت آمیز نظر ڈالتے ہیں لیکن میں نے جان جوکھوں پر ڈال کر چھ آدمیوں کو غرق ہونے سے بچالیا۔ آپ ایک ہی کو بچا لیتے۔ خواجہ حسن اس کی باتیں سن کر بہت حیران ہوئے پھر اس نے کہا! اے مسلمانوں کے امام بوتل میں شراب نہیں پانی ہے۔ اور یہ عورت میری ماں ہے۔ تم کسی کے ظاہر سے اس کے باطن کا اندازہ کیسے کر سکتے ہو۔ خواجہ حسن بصری نے اس حبشی سے معافی مانگی اور اس دن کے بعد انہوں نے کبھی کسی کو حقارت سے نہ دیکھا۔

حضرت زبیر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

نے فرمایا!

کہ اگر ماں باپ تجھے گالیاں دیں اور برا بھلا کہیں تو جواب میں یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا جہاد فی سبیل اللہ سے بھی بڑھ کر ہے

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ:

کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں

1- اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا

2- والدین کی نافرمانی کرنا

3- کسی جان کو قتل کر دینا۔ (جس کا قتل شرعاً قاتل کیلئے حلال نہ ہو)

4- جھوٹی قسم کھانا

اللہ تعالیٰ کے نزدیک

جو محبوب ترین اعمال ہیں

ان میں سے برقت نماز پڑھنے کے بعد ماں باپ کے ساتھ

حسن سلوک کا درجہ بتایا جاتا ہے

عذاب آنے کا زمانہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب غنیمت کا مال (گھر کی) دولت سمجھی جانے لگے اور امانت غنیمت سمجھ کر دبائی جائے اور شوہر اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کو ستائے اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے، دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور کر دے، مسجدوں میں شور ہونے لگے۔ قبیلہ (خاندان) کے سردار بددین لوگ بن جائیں، انسان کی تعظیم اس وجہ سے کی جائے کہ وہ کوئی تکلیف نہ پہنچا دے۔ اور گانے بجانے والی عورتیں اور گانے بجانے کے سامان ظاہر ہو جائیں۔ شرابیں پی جانے لگیں۔ اور امت کے بعد آنے والے لوگ پہلے (نیک بخت) لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس زمانے میں سرخ آندھی اور زلزلوں کا انتظار کرو۔ زمین دھنس جانے، صورتیں مسخ ہونے اور آسمان سے پتھر برسنے کے

Marfat.com

بھی منتظر رہواور اس عذاب کے ساتھ دوسری نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے لڑی کا تار ٹوٹ جائے اور ہمادم دانے گرنے لگیں۔

کائنات

ماں صرف ایک ہستی ایسی ہے۔ جو ہر دور میں کم متنازعہ
اور سب سے زیادہ قابل قبول رہی ہے وہ ہستی ماں کی ہستی ہے

ماں کا حکم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جو ایرانیوں سے جنگ قادسیہ ہوئی۔ اس میں حضرت خنساء رضی اللہ عنہا (مشہور صحابیہ) اپنے چار بیٹوں کے ساتھ موجود تھیں۔ اپنے بیٹوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ بیٹو! خدا کی قسم! تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو۔ تمہارے حسب ونسب میں کوئی نقص نہیں ہے۔ تم چاروں بھائی ایک جان ہو کر دشمنوں کی فوج میں گھس جاؤ اور ان کے سرداروں کو چن چن کر قتل کرو۔ تاکہ لڑائی کا جلد خاتمہ ہو۔ اگر تم میرا کہنا مانو گے تو دنیا اور آخرت میں نام پاؤ گے۔

بیٹوں نے کہا! ماں تیرے حکم پر ہماری جانیں قربان۔ وہ چاروں ماں سے رخصت ہو کر لڑائی کے شعلوں میں کود پڑے۔ جو بھی ان کے مقابل آتا۔ جان سلامت نہ لے جاتا۔ بہت سے سرداروں کو انہوں نے ہلاک کیا آخر لڑتے لڑتے سب شہید ہو گئے۔ ماں نے جب ان کی شہادت کی خبر سنی تو اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس کے بیٹے نے اس کا حکم مان کر رسول اللہ ﷺ کی بشارت کے مطابق جنت کے مستحق ہو گئے۔ دعا کی! کہ یا اللہ مجھے ان سے جنت میں ملائیو۔

سلامت

جن خوش نصیبوں کی مائیں زندہ سلامت ہیں
اللہ تعالیٰ ان کو اپنے بچوں کے سروں پر سلامت رکھے۔

Marfat.com

ایک دعا

یا اللہ ہماری سب سے بڑی ماں ارض پاک کو ہمارے لیے جنت بنادے (آمین)

اللہ تعالیٰ

اپنی مخلوق کیلئے اپنی محبت کی وضاحت کرتے ہوئے
جس شخصیت کی مثال بیان کرتا ہے۔ وہ "ماں" کی ہے

ماں کی دعا

حضرت بابا فرید الدین شکر گنج علیہ الرحمۃ ہر دعا میں اپنی ماں کو ضرور یاد رکھتے اور اس کیلئے دعا کرتے۔ کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا۔ مجھے جو یہ مقام حاصل ہوا۔ یہ میری ماں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ میری ماں تہجد کے وقت نفل پڑھنے کو اٹھتی ہے تو اس نورانی وقت میں باوضو ہوکر مجھے دودھ پلایا کرتی تھی اور میرے لیے دعائیں مانگتی تھی۔ آج میرا مقام اس نورانی وقت کے دودھ اور دعا کا نتیجہ ہے۔

یاد رکھو

دنیا میں ہمیشہ رہنے والا رشتہ اگر کوئی ہے۔ تو وہ ماں کا ہے۔ جو تکلیف برداشت کرتی ہے مگر اولاد کو سکھ پہنچاتی ہے

گناہ کبیرہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "والدین کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے"

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ایسا کون ہے جو والدین کو گالی دے؟۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وہ شخص ہے جو کسی کے والدین کو گالی دے اور وہ جواب میں اس کے والدین کو گالی دے۔ گویا اس نے اپنے والدین کو گالی دلائی۔

Marfat.com

حج کا ثواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو نیک اور اطاعت گزار بیٹا اپنے والدین کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے''

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سوال کیا ''اگر کوئی شخص سو بار اپنے والدین کو محبت کی نظر سے دیکھے تو کیا پھر بھی اسی طرح ثواب ملے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!'' ہاں ہر نظر کے بدلے حج مبرور کا ثواب دیا جائے گا

اللہ اکبر و اطیب (اللہ بہت بڑا اور عیب سے پاک ہے)

حضور نبی کریم ﷺ

سے کسی نے عرض کیا۔ میں ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں
جب میں چلا ہوں تو ماں باپ کو روتا چھوڑا تھا
آپ ﷺ نے فرمایا کہ فوراً جا اور ان دونوں کو جس طرح
رلایا ہے اسی طرح ہنسا
اللہ کی رضا ماں باپ کی رضا میں اور
خدا کا غصہ ماں باپ کے غصے میں پوشیدہ ہے

''پیاری اماں''

میری پیاری اماں میری جان اماں
خدا کا تو تھی ایک احسان اماں
تیری شفقتیں یاد آتی ہیں مجھ کو
گئی راحتیں یاد آتی ہیں مجھ کو

Marfat.com

لڑکپن کا تھا دور کتنا سہانا
مچلنا میرا اور تیرا منانا
کبھی پیار سے گود میں تھپتپانا
کبھی لوریاں دے کر مجھ کو سلانا
محبت سے پروان مجھ کو چڑھایا
مجھے تربیت دے کے انسان بنایا
تو ایک ایک قدم پر مری پاسبان تھی
مرے سر پہ شفقت کا اک سائبان بھی
مجھے سال ہجرت کی جب یاد آئی
میری آنکھ میں کہکشاں جھلملائی
مجھے یاد ہے اپنے گھر سے نکلنا
تھا دشوار جب دو قدم بچ کے چلنا
ہر اک سمت جب خون کے دریا رواں تھے
نگاہوں سے گم راحتوں کے نشان تھے
ہوا تھی مخالف تو دشمن خدائی
شکن تیرے ماتھے پہ پھر بھی نہ آئی
ستم تو نے دنیا کے تنہا اٹھائے
مگر دکھ درد مجھ سے چھپائے
ہر اک زخم اپنے سینے پہ کھایا
مصائب کی یورش سے مجھ کو بچایا
میری پرورش تیری پیش نظر تھی
زمانے کی ہر ایک کڑن ہنس کے جھیلی

Marfat.com

مجھے راہ ہستی پہ چلنا سکھایا
بہر گام گر کر سنبھلنا سکھایا
میں جو کچھ بھی ہوں سب عنایت ہے تیری
یہ محنت ہے تیری محبت ہے تیری
مشیت نے لیکن یہ دن بھی دکھایا
کہ سر سے اٹھا. تیری شفقت کا سایہ
تو مرقد کی آغوش میں جا چھپی
عجیب چیز انسان کی ہے بے بسی
تیری یاد سے دل میں محشر بپا ہے
لرزتے لبوں پر مگر یہ دعا ہے
لحد پر تیری نور افشانیاں ہوں
سدا رحمت حق کی ارزانیاں ہوں
ملے خلد، فردوس میں آشیانہ
سر حوض کوثر ہو تیرا ٹھکانہ

رفیع الدین ذکی قریشی

صدارتی ایوارڈ یافتہ نعت نگار

ماں

جو کچھ بھی کہتی ہے ہمارے بھلے کیلئے ہی کہتی ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے حضور پاک ﷺ سے عرض کیا۔ وہ بہترین عمل کونسا ہے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے؟

فرمایا! وقت پر نماز پڑھنا---

Marfat.com

اس نے عرض کی! اس کے بعد؟

فرمایا! ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنا

اس نے عرض کیا پھر کونسا؟

فرمایا! اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا

رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا! باپ اور ماں جنت کے دروازوں میں سے درمیان کا دروازہ ہیں

اب تجھے اختیار ہے کہ چاہے اس دروازے کو سلامت رکھ یا برباد کر ڈال

ماں باپ کے فرماں بردار کو مبارک ہو

خدا اس کی عمر زیادہ کرے

دنیا

کی تمام مسرتیں صرف ماں کہنے سے ہی مل جاتی ہیں

ماں کی ممتا

حضور ﷺ چھ سال کے تھے۔

کہ آپ ﷺ کی والدہ سیدہ بی بی آمنہ سلام اللہ علیہا آپ ﷺ کو برادری کے خاندان بنی عدی بن نجار سے ملانے کے لئے ام ایمن کے ساتھ مدینے لے گئیں۔ اور وہاں ایک مہینہ رہیں۔ انہوں نے وہ مکان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھایا جہاں آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ وہ جگہ بھی دکھائی جہاں ان کی قبر تھی۔

اس سفر کے واقعات حضور ﷺ کو بعد میں اچھی طرح یاد رہے ہجرت کے بعد آپ ﷺ جب مدینے تشریف لے گئے تو اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس سفر کے واقعات سنائے جو آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ کیا تھا۔

Marfat.com

آپ ﷺ اس جگہ کو بھی پہچان گئے جہاں آپ ﷺ نے اس وقت قیام کیا تھا۔ فرمایا کہ میں یہاں انصار کی بچی انسہ کے ساتھ مل کر کھیلا کرتا تھا۔ اس کے بعد جب آپ ﷺ کی والدہ آپ کو لے کر مکے روانہ ہوئیں تو ''ابواء'' کے مقام پر ان کا انتقال ہو گیا اور وہ وہیں دفن ہوئیں۔

ام ایمن حضور ﷺ کو لے کر مکہ آ گئیں۔ سعد کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو وہ جگہ یاد تھی جہاں آپ ﷺ کی والدہ دفن ہوئیں تھیں۔ چنانچہ جب حضور ﷺ صلح حدیبیہ کے موقع پر مدینے سے مکے جاتے ہوئے ''ابواء'' سے گزرے تو فرمایا--- ''اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اپنی ماں کی قبر پر جانے کی اجازت دے دی ہے''

پھر آپ ﷺ قبر پر گئے اور اسے اپنے ہاتھ سے ٹھیک کیا اور بے اختیار رو دیے۔ حضور ﷺ کو روتا دیکھ کر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی رونے لگے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ تو رونے سے منع کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا! ''ان کی مامتا یاد آ گئی مجھے رونا آ گیا''

ماں کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام جلیل القدر نبی تھے۔ آپ جب کوہ طور پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی کیلئے جاتے تو آپ کی سلامتی کی دعا آپ کی ماں کے مقدس لبوں پر ہوتی تھی۔

والدہ محترمہ کے انتقال کے بعد جب آپ کوہ طور پر جا رہے تھے تو غیب سے آواز آئی

''اے موسیٰ! ذرا سنبھل کر، اب تمہارے لیے دعا کرنے والے لب خاموش ہیں

جس طرح

بچوں کی بھیڑ میں ایک حبشی کو اپنا ہی بچہ سب سے پیارا لگتا ہے
اسی طرح ایک شخص کو اپنی ہی ماں اچھی لگتی ہے
اور وہ اسی لیے متاثر رہتا ہے

Marfat.com

اولاد کا فرض ہے

کہ وہ ماں باپ کی شفقت و محبت کو محسوس کرے اور ان کی محنت اور ایثار
کی قدر کرتے ہوئے ان کی شکر گزاری اور فرماں برداری کرے

ہر دل عزیز بننے کا ذریعہ

والدین کی اطاعت ہی تمام اخلاق و ادب کی چیز ہے
ان کی فرماں برداری اور خدمت گزاری تمام لوگوں میں
ہر دل عزیز بننے کا ذریعہ ہے
ماں کی مایوسی بچے پر منفی اثرات ڈالتی ہے

امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی والدہ کوئی مسئلہ پوچھنا چاہتیں تو امام صاحب کو حکم دیتیں کہ فلاں عالم سے پوچھ کر آؤ، حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ ایک زمانہ ان کے بیٹے سے مسائل شرعیہ پوچھتا ہے۔ امام صاحب والدہ کے حکم کی تعمیل کرتے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ والدہ خود جاتیں تو امام صاحب ان کی سواری کے ساتھ پا پیادہ جاتے۔

ماں

کا لفظ کتنا تقدس ہے جسے ادا کیا جائے
تو دونوں ہونٹ آپس میں احتراماً مل جاتے ہیں

فریاد

جب کسی ماں کا بچہ اس سے زبردستی جدا کر دیا جائے تو ماں کا کیا حال ہوتا ہے
یہ ماں ہی بہتر جانتی ہے اس کی فریاد عرش ہلا کر رکھ دیتی ہے
بچہ بیمار ہو جائے تو ماں کو آداب دعا خود بخود آ جاتے ہیں

Marfat.com

ماں کی دعا

''دشت ہستی میں سایہ ابر ہے''

ماں کا چہرہ

ماں کی نگاہیں، ماں کی مسکراہٹیں بچے کیلئے اس اجنبی دیس میں
انسیت، مانوسیت اور اپنائیت کا واحد ذریعہ ہے
ماں نہ ہو تو بچہ ہجوم میں بھی تنہائی محسوس کرتا ہے
ماں کا مقدس چہرہ بچے کیلئے کل کائنات ہے

''واصف علی واصف''

ماں

جب اداسی در و دیوار پر چھا جاتی ہے
دل کے تاروں میں کہیں رت سروں کی مالا
ایک خاموش چھناکے سے بکھر جاتی ہے
جب میں حالات کے بخشے ہوئے مایوس اندھیروں میں
کہیں دور بھٹک جاتا ہوں
ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا جس دم
دل کسی زرد ستارے کا سوالی بن کر
گھپ اندھیرے میں کسی راہ پر ناکام سفر کرتا ہے
تب کہیں خضر صفت انسان بن جاتا ہے
یہ تیری ذات کا پرتو ہی ہے ''اے میری ماں''

ماں ایک تحفہ خداوندی ہے
ماں ایک ستارہ ہے جو زندگی میں کبھی نہیں ڈوبتا ہماری سب سے بڑی رازداں ''ماں''

Marfat.com

ماں آپ کیلئے کیا کچھ نہیں کرتی اگر نہیں کرتے تو صرف ''آپ''

اماں حاجن کے نام

''ماں''

ماں تیرے جانے سے دل کو کچھ اور بھاتا نہیں
لاکھ بہلاتا ہوں لیکن دل بہل پاتا نہیں
تیری خوشبو اب بھی آ کر گھیر لیتی ہے
چار سو ڈھونڈتا ہوں کچھ نظر نہیں آتا
جس طرح سے تو مجھ سے بچھڑ کر چلی گئی ماں
اس طرح سے تو کوئی پیاروں کو چھوڑ کر جاتا نہیں
کیسے بھولوں گا تیرا وقت رخصت میری ماں
بن تیرے کیسے جیوں گا کچھ میری سمجھ میں آتا نہیں
روح کا ناسور رستا ہی رہے گا عمر بھر اے ماں
تجھ سے ملنے کا بلاوا جب تک آتا نہیں

از ابوالحمزہ

ماں کی آغوش دکھوں کی دوا ہے

''ماں کا منصب''

(اشعار کا ترجمہ)

1- اگر ٹھیک طور پر دیکھوں تو ماں کا وجود رحمت ہے۔ اس بناء پر کہ اس کو نبوت سے نسبت ہے۔

2- اس کی شفقت پیغمبرانہ شفقت جیسی ہے جس سے قوموں کی سیرت سازی ہوتی ہے

3- ماں کے جذبہ محبت کی بدولت ہماری تعمیر پختہ تر اور اس کی پیشانی سلوٹوں میں ہما

Marfat.com

تقدیر پنہاں ہوتی ہے۔

4- اگر تم الفاظ کے معنی تک رسائی رکھتے ہو تو لفظ ''امت'' پر غور کرو اس میں بڑے نکات ہیں۔

5- مقصود کائنات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر یہ نہیں تو زندگی کا ہر کام خام رہ جاتا ہے۔

6- ملت رحمی رشتے کی ترکیب پر قائم ہے۔ اگر یہ نہیں تو زندگی کا ہر کام خام رہ جاتا ہے۔

7- ممتا سے زندگی سرگرم عمل ہے۔ ممتا ہی سے زندگی کے اسرار بے نقاب ہوتے ہیں۔

8- ہماری ملت کی ندی میں ہر پیچ و پاب ماں سے ہے۔ اس ندی میں موجیں گرداب اور بلبلے اسی وجود کے باعث ہیں۔

9- ملت کو ماں کی آغوش سے اگر ایک ہی مسلمان حاصل ہو جائے جو غیرت مند اور حق پرست ہو۔

10- تو ہمارا وجود ان کے وجود سے محفوظ ہو جائے اس کی شام کی بدولت ہماری صبح دنیا کو روشن کرے۔ ''حکیم الامت علامہ اقبال''

حق ادائی

والدین، خصوصاً ماں کے احسانات اور انعام و اکرام اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ اولاد اپنی ساری زندگی ان کا شکر ادا کرنے پر لگا دے تو بھی کبھی حق ادائی نہیں ہو سکتی۔

اپنی ماں

تو ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرح بے عیب نظر آتی ہے
عورت بنیادی طور پر ماں ہوتی ہے

شرف قبولیت

ماں جب جھولی پھیلا کر اپنے بچوں کیلئے دعا کرتی ہے تو

Marfat.com

وہ دعا رب ذوالجلال کے حضور شرف قبولیت حاصل کرتی ہے

عظیم مائیں

عظیم بچوں کو جنم دیتی ہیں

ہر شخص

کو اپنی ماں برتر اور عظیم محسوس ہوتی ہے

ماں

انسانیت سے پیار کرنے والی ایک شخصیت ہے
کوئی بھاری لمحہ آتا ہے۔ ہماری ماں
اسی بھاری لمحے ہمارے تحفظ کیلئے آ پہنچتی ہے
والد کی خوشی ہے------- ماں کی خوشی ہے
ماں کی قدر پہچانو
ماں ہی ہماری سب سے بڑی ہمدرد اور مخلص ہے

آپ کی ماں

کی دعاؤں نے آپ کو چاروں طرف سے احاطے میں لے رکھا ہے۔

ماں کی عظمت

سے کسے انکار ہوسکتا ہے۔ کافر، دہریے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور کبریائی کا کھلا انکار کرتے ہیں۔ مگر ماں کی عظمت کے وہ بھی قائل ہوتے ہیں

نادر شاہ

زندگی کی تمام مسرتیں پیارے "ماں" کہنے سے ہی مل جاتی ہیں

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بوڑھی ماں نے اپنے بیٹے کو حصول علم کیلئے سفر

Marfat.com

پر روانہ کرتے ہوئے کہا!

" بیٹے میری خواہش ہے کہ تو اپنے پیارے نبی ﷺ کے علم سے مالا مال لوٹے اور پھر اس علم کی روشنی میں دوسروں کو اپنے پیارے نبی ﷺ کے خیالات و افکار سے مستفید کرے، بیٹے میرے پاس اس وقت تجھے دینے کیلئے کچھ نہیں ہے۔ نہ غلہ ہے نہ روپیہ پیسہ لیکن تجھے فکر نہیں کرنی چاہیے، تو جس کی راہ میں گھر سے جا رہا ہے وہ سفر کے دوران خود ہی تیرا انتظام کرتا رہے گا۔ وہ اپنے صالح بندوں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے اور تیری بھی ہر ضرورت پوری کرے گا"

یہ کہہ کر ماں نے دو پرانی یمنی چادریں بیٹے کے حوالے کیں اور دعائیں دیتے ہوئے بیٹے کی پیٹھ ٹھوکی اور کہا بیٹے جا خدا تیرا حامی و ناصر اور حافظ و نگہباں ہو اور تجھے علم کے آسمان پر سورج کی مانند چمکائے۔

حضرت امام شافعی ماں کی دعاؤں کے بعد خالی ہاتھ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ مکہ سے روانہ ہو کر جب وہ ذی طویٰ کے مقام پر پہنچے تو انہیں ایک پڑاؤ میں ایک بزرگ ملے جوان پر از حد مہربان ہوئے اور انہیں بطور ایک معزز مہمان اپنے ہمراہ لیے مدینہ پاک پہنچ گئے۔ ایک روز کی مسافت کے بعد وہ مدینہ میں داخل ہوئے۔

جہاں مسجد نبوی پر نظر پڑی تو انہوں نے مسجد نبوی میں داخل ہو کر نماز پڑھی پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضری دی۔ سلام پڑھا اور لوٹ کر مسجد میں بیٹھ گئے۔ جہاں ایک بزرگ حدیث کا درس دے رہے تھے اور ان کے چاروں طرف لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ بزرگ نے اونچی آواز میں فرمایا۔

یہ امام مالک تھے۔ حضرت امام شافعی نے امام مالک کے درس میں شرکت کی اور ان کی کتاب حفظ کر لی۔ پھر آٹھ ماہ بعد آپ کوفہ میں ابو یوسف اور امام محمد سے علم حدیث کے سلسلے میں قدرے استفادہ کیا اور امام محمد کے پاس مقیم رہے۔ پھر عراق و فارس میں مختلف جگہوں پر گھوم کر علم حدیث کے عالموں سے جو مل سکا، حاصل کیا۔ پھر آپ بغداد میں بادشاہ ہارون

Marfat.com

الرشید سے ملے اور بادشاہ کے اصرار پر نجران کے تحصیلدار بن گئے۔ تین برس سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے بعد آپ دوبارہ امام مالک سے ملاقات کیلئے روانہ ہوئے۔ بغداد میں امام احمد بن حنبل، سفیان بن اوزاعی کے علاوہ حدیث کے دوسرے علماء سے بھی ملے اور ان سے حدیثیں حاصل کیں۔ پھر آپ کے دیرینہ محسن حضرت امام مالک نے انہیں تین روز اپنا مہمان رکھا اور بڑی مشکل سے انہیں ڈھائی ہزار سونے کے دینار، خراسان کے گھوڑے اور مصر کے خچر بطور ہدیہ قبول کرنے پر رضا مند کر لیا۔ اب امام شافعی اپنی والدہ سے ملاقات کیلئے روانہ ہوئے تو قسم قسم کے کپڑوں، غلوں اور دینار و درہم سے لدے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ ان گنت جانور گھوڑے خچر بھی تھے۔

انہوں نے ایک آدمی پہلے مکے بھیج کر اپنی والدہ کو اپنی آمد کی اطلاع دے دی تھی آپ مکے میں پہنچے تو آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ لیکن والدہ آزردہ نظر آئیں استفسار پر ماں نے بیٹے سے کہا۔

"بیٹے میں نے تجھے علم حدیث رسول کی دولت سے مالا مال ہو کر لوٹنے کیلئے بھیجا تھا۔ لیکن تو دنیا لے آیا ہے جو غرور کی پونجی ہے۔ دل میں اپنی بڑائی کا خیال پیدا کر دیتی ہے اور دوسروں کو حقیر سمجھتی ہے۔

امام شافعی نے سوچا کہ انہوں نے برسوں پڑھنے اور سیکھنے کے باوجود جو آج اپنی ماں سے سیکھا ہے وہ پہلے کبھی نہ سیکھ پائے۔ انہوں نے اپنی ماں کی حسب منشا کھڑے کھڑے اپنی ساری دولت مکے کے غریب و نادار لوگوں میں تقسیم کر دی سارا غلہ بھی تقسیم کر دیا اور جانور محتاجوں کو دے دیے۔ صرف دس دینار اپنے پاس رکھے تا کہ وقت پر کام آسکیں ماں کو ان دس دیناروں کا علم ہوا تو بولی دس دیناروں پر بھروسہ کرنے کا مطلب سب کچھ دینے والے پر عدم بھروسہ ہے۔ یہ دس دینار بھی تقسیم کر دو۔ یہ سن کر امام شافعی نے وہ دس دینار بھی تقسیم کر دیے۔ اور یوں محسوس کیا کہ گویا اب ان کا ہاتھ بالکل خالی ہے۔ لیکن دل اس قدر غنی ہے کہ اس سے پہلے اس قدر غنی نہ ہوا تھا۔

Marfat.com

شاید ہی

کوئی شخص ایسا ہو کہ جس کے دل میں ماں کی عظمت کا احساس نہ ہو
ایسے لوگ اگر ہیں تو یقیناً وہ بدقسمت اور بدبخت ہیں
''باپ کا غصہ اور ماں کا پیار مشہور ہے''

ایک ماں

میں یہ سب چیزیں پائی جاتی ہیں
فراخ دلی
انسانیت سے پیار
بچوں کی کوتاہیوں کو نظر انداز کر دینے کی روش
سادگی
انکسار
مشکلوں پر قابو پانا
جنت

ماں کی شفقت

صاف و شفاف ہوا کی طرح ہوتی ہے جو سانس لینے والے کی زندگی
کیلئے تو بے حد ضروری ہوتی ہے مگر اسے نظر نہیں آتی
سخت سے سخت دل کو
ماں کی پرنم آنکھوں سے موم کیا جا سکتا ہے
''علامہ اقبال''

اگر یہ دنیا آنکھ ہے تو ماں اس کی بینائی ہے
اگر یہ دنیا پھول ہے تو ماں اس کی خوشبو
''سقراط''

Marfat.com

بچے کیلئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے
خواہ بچے کی عمر کتنی ہی ہو

''شیکسپیئر''

مسرتوں کے ہجوم اور خوشی کے طلاطم میں ماں کی عظمت دیکھو

''بوناپارٹ''

دنیا میں کوئی بھی رشتہ ماں سے پیارا نہیں

''شیلے''

جس گھر میں تعلیم اور نیک ماں ہو، وہ گھر تہذیب اور انسانیت کی یونیورسٹی ہے

''فریڈرک''

ماں کی محبت حقیقت کی آئینہ دار ہوتی ہے

اور ہم نے انسان کو تاکید کی کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے

''قرآن مجید''

ماں باپ میں بڑا درجہ ماں کا ہے

حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

وہ شخص خوار ہوا، جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا
اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی۔

بچے کا مستقبل ماں کی گود میں پرورش پاتا ہے

''الطاف حسین حالی''

اپنی ماں کی ہر بات مانا کر اور جس بات سے منع کریں کبھی نہ کر

(ان سے) کہیے کہ آؤ میں تمہیں سناؤں---تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں---۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک۔ نہ کرو'' والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو''

''اے رب ! میری مغفرت فرما اور میرے والدین کی اور سب ایمان والوں کی ، اس

Marfat.com

روز جب کہ حساب قائم ہوگا۔" (ابراہیم:14)

ماں نعمت و رحمت ہے

ماں کو اولاد کی خوشی عزیز ہوتی ہے

ماں اتحاد پسند ہوتی ہے

ماں

گلاب جیسی خوشبو

چودھویں کے چاند جیسی چاندنی

فرشتوں جیسی معصومیت

سچائی کا پیکر

لازوال محبت

شفقت

تڑپ

پاس قربانی

جب یہ تمام حروف یک جان ہو جائیں تو بن جاتا ہے تین لفظوں کا حرف "ماں"

اگر ماں باپ نماز پڑھتے ہوں

تو بچے خود بخود نقل کرنے لگ جاتے ہیں

ماں---میری عظیم ماں

مجھے معاف کر دینا۔ تیرے نام پر میری آنکھیں اشک آلودہ ہو جاتی ہیں۔ میرا دل زخمی پرندے کی طرح پھڑ پھڑانے لگتا ہے۔ لمحے مجھے ڈسنے لگتے ہیں۔ ماں! میری آنکھیں ہمیشہ باوضو ہو کر تجھے یاد کرنا چاہتی ہیں۔ لوگ آ کر مجھے احساس دلاتے ہیں کہ تو اب اس دنیا میں نہیں---مگر تو تو ہماری دھڑکنوں میں ہے۔ رگ رگ کی حرارت میں تنفس کی ڈوری میں ہے---اگر آنکھ سے اوجھل ہوگئی تو کیا۔

Marfat.com

یہ میری نظر کا قصور ہے کہ تو پاس رہ کے بھی دور ہے
یہ میرا شوق ہے درمیاں تجھے احتیاط نقاب کیا

ماں اولاد کیلئے ڈھال ہے
ماں ہمارے ہر دکھ کا مداوا کرتی ہے

ماں باپ کے ساتھ احسان

یہ ہے کہ تہہ دل سے ان کے ساتھ محبت اور رفتار و گفتار میں نشت و برخاست میں تعظیم ملحوظ رکھو۔ ان کی شان میں اچھے کلمات اور انہیں راضی اور خوش رکھنے کی کوشش میں لگے رہو۔ اپنے عمدہ مال کو ان پر خرچ کرو۔ اور ان کی حکم عدولی نہ کرو۔ انہیں کسی طرح رنج نہ پہنچاؤ۔ ہر طرح سے ان کی خدمت انجام دو۔ اور اگر وفات پا جائیں تو فاتحہ کرو۔ صدقات دو۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

اس شخص کا کیا نقصان ہے۔ ماں باپ کے نام سے صدقہ دے تاکہ ان کو ثواب ملے اور اس کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہو

ہر عظیم شخصیت

کی عظمتوں کی کہانی اس کی ماں کی آغوش محبت سے شروع ہوتی ہے۔ یہی وہ ہستی ہے جو ایک نوعمر بچے کے دماغ میں یہ بات بٹھاتی ہے کہ اسے عظیم کارنامے انجام دینے ہیں۔ اسے بڑا آدمی بننا ہے۔ اپنا اور اپنے آباؤ اجداد کا نام روشن کرنا ہے۔

نماز کے بعد سب سے اچھے کاموں سے بڑھ کر اچھا کام
ماں باپ کی اطاعت ہے
''حدیث''

ماں باپ کا نافرمان جنت میں نہ جائے گا
''حدیث''

Marfat.com

کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے
ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کے ساتھ نافرمانی کرنا ہے۔
''حدیث''

مومن مخالفین خدا اور رسول ﷺ سے دوستی نہیں رکھتے
اگرچہ ماں باپ ہوں
''حضرت عمر فاروق''

جس بیوی سے تیرے ماں باپ ناراض ہوں
اس کو طلاق دینا خدمت والدین میں شامل ہے
''امام غزالی''

خدا
اپنی رحمت اور محبت ماں کے ذریعہ تقسیم کرتا ہے
ہر شخص انسانیت کی حقیقی تصویر
اپنی ماں کے چہرے پر دیکھ سکتا ہے
''اکبر اعظم''

میری ہر تکلیف اور ہر غم میں میری ماں کا تصور میرے لیے
فرشتہ بن کر آیا
''ابوالفضل''

ایک ماں
آپ کو صحت مند، خوش اخلاق اور بلند کردار
بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے
ماں کو جب ہماری کسی کمزوری یا غلطی کا علم ہوتا ہے
تو وہ ہمیشہ نرم لہجے میں نصیحت کرتی ہے

Marfat.com

''ماں کا حق''

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی'' یارسول اللہ ﷺ''! میں عرب کے انتہائی حصے یمن کا رہنے والا ہوں میں وہاں سے اپنی بوڑھی ماں کو حج کروانے کیلئے پیٹھ پر لاد کر لایا ہوں۔ اسی حال میں کعبۃ اللہ کا طواف کیا ہے سعی کی ہے۔ ماں کو پیٹھ پر اٹھائے ہوئے عرفات کے میدان اور مزدلفہ کا فاصلہ طے کیا ہے۔ کیا میں اپنی ماں کا حق ادا کر پایا ہوں؟

اللہ کے رسول ﷺ نے یہ سب سن کر ارشاد فرمایا!

کہا کہ ''نہیں تم اپنی ماں کا حق نہیں اتار پائے''

عرض کیا کہ'' میں نے یہ ساری تکلیفیں محض اس خیال میں اٹھائی ہیں کہ مجھ پر جو حقوق ہیں انہیں ادا کروں۔ میری بدقسمتی ہے کہ میں ایسا نہ کر سکا۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا! کہ جب تو صرف گوشت کا ایک بے بس لوتھڑا تھا اس نے اپنا دودھ پلا پلا کر تیری پرورش کی خود تکلیف اٹھائی لیکن تجھ پر آنچ نہ آنے دی اس کے ہر عمل میں یہ خواہش تھی کہ تو زندہ رہے۔

کیا تیرے عمل میں یہ نیت تھی۔ اگر نہیں تو پھر تو کسی طرح بھی ماں کے حقوق اتارنے کے قابل نہیں ہو سکتا۔

ماں ایک آسمانی ہستی ہے
ماں کڑی دھوپ میں رحمت کا سایہ ہے

بدنصیب

ہے وہ اولاد
جو اپنی ماں کی زیادہ سے زیادہ خدمت نہ کر سکے
جو اپنی ماں کی زیادہ دعائیں نہ لے سکی
جو اپنی ماں کی فرمانبردار نہیں

Marfat.com

جس نے اپنی ماں کو دکھ پہنچایا

ماں کی محبت سے محرومی کا احسان نہیں ہوتا

کچھ باتیں ماؤں کیلئے

بچوں کو بری عادتوں کے نتائج سے واقف کرائیے

بچوں کی غلط خوشامد کر کے ان کو مغرور نہ بنائیے

بچوں کے سامنے آپس میں ناراض ہو کر بات مت کیجئے

جس بچے کا ہر وقت مذاق اڑایا جائے وہ بزدل بن جاتا ہے

جس بچے پر ہر وقت تنقید کی جائے وہ ہر چیز رد کرنا سیکھ جاتا ہے

جس بچے پر اعتماد نہیں کیا جاتا وہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے

جس بچے پر اعتبار نہیں کیا جاتا وہ دھوکا دینا سیکھتا ہے

جس بچے پر ہر وقت غصہ اتارا جاتا ہے وہ لڑاکو ہو جاتا ہے

جس بچے کو سچ بولنا سکھایا جاتا ہے وہ سچ بات کرنا سیکھتا ہے

جس بچے کی تربیت علمی ماحول میں ہوتی ہے اس کا علم بڑھتا ہے

جس بچے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اس میں اعتماد بڑھتا ہے

جس بچے کی تعریف کی جاتی ہے وہ اچھی چیزوں کو پسند کرتا ہے

جس بچے سے ہر وقت شفقت برتی جائے وہ محبت کرنا سیکھتا ہے

جس بچے کو ہر وقت ڈرایا جائے وہ خوف کا شکار ہو جاتا ہے

میری عمر پینتیس برس ہو چکی ہے لیکن آج تک ایسا نہیں ہوا کہ میرے گھر آنے سے پہلے میری ماں سو چکی ہو

''ویٹر من''

ایک ماں نے کہا

میرے بچے روحانی وٹامن ہیں

Marfat.com

ہر ماں کے نزدیک اسکے بچے بہت پیارے بچے ہیں

دیکھو

تمہیں مسکراتا دیکھ کر تمہاری ماں کتنی خوش ہے

بچوں کی راہ نما ----- "ماں"

میں اپنی ماں کی تمام ہدایات دہرا سکتا ہوں

ماں وہ ہستی ہے جس کے خلاف کچھ کہنا گناہ ہے۔

"لانگ فیلو"

دنیا کی سب سے بہترین شے "ماں" اور صرف ماں ہے

"مولانا محمد علی جوہر"

ماں، باپ سے زیادہ شفیق ہوتی ہے

"افلاطون"

ماں کا غصہ وقتی ہوتا ہے

دنیا کا کوئی رشتہ ماں سے زیادہ پیارا نہیں

"شیلے"

انسان کی کامیابیوں اور ذلتوں میں ماں کا ہاتھ ہے

ماں گھر کی روح ہے

ماں کی محبت ہمیں اونچائی کا راستہ دکھلاتی ہے

ماں کے دل سے نرم اور ملائم شے اور کوئی نہیں

ماں قدرت کا حسین تحفہ ہے

ماں "درس" ادب و اخلاق کی سب سے بڑی معلمہ ہے

دنیا میں کوئی چیز اتنی نازک نہیں جتنا ماں کا دل

ماں سے بڑھ کر کوئی دوست نہیں

Marfat.com

ماں کی زندگی میں محبت اور مہربانی کا خمیر داخل کیا گیا ہے

ماں باپ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت
کے بعد سب سے اہم مقام حاصل ہے

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہجرت کی اجازت طلب کرنے
کیلئے آئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ میں ہجرت کرنا چاہتا ہوں
اور میرے ماں باپ روٹھے بیٹھے ہیں
آپ نے فرمایا! جاؤ ان کو اسی طرح ہنساؤ جس طرح انہیں رلایا ہے

معاشرے میں

انسان کی جن ہستیوں سے سب سے زیادہ مدد ملتی ہے وہ ماں ہے
جو محض اس کا وجود لانے کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ اس کی پرورش اور تربیت
کی ذمہ دار بھی ہے

ماں کا پیار کسی کو بتانے اور سکھانے کا نہیں

''لقمان''

ماں کا پیار سب سے بہترین اور خوبصورت ہے

''چارلس ڈکنز''

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ ماں باپ کا نافرمان فرد جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔ ایک بار آپ ﷺ نے صحابہ کرم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محفل میں ارشاد فرمایا: ذلیل وخوار ہوا۔ ذلیل وخوار ہوا۔ ذلیل وخوار ہوا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا۔ کون؟ یا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر لی۔

ماں کی محبت ہمیں کبھی بھی مایوس اور ناامید نہیں ہونے دیتی

Marfat.com

اے آسمانوں کی روشنی

اے ناامید دلوں کی تسلی

تیرے ہی پاس ہر درد کی دوا ہے
تجھی سے ہر ایک رنج میں آسودگی ہے
تیری ہی گود میں تمام فکریں دل سے دور ہوتی ہیں
سب میں تقویت تجھی سے ہے
تو ہی ہمارے دل کی تسلی ہے
تو ہی تو ہر دم ہمارے ساتھ ہے
تو ہی ہماری کٹھن منزلوں کی ساتھی ہے
تیری ہی دعاؤں سے ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچیں گے
تیرے ہی سبب گوہر و مراد کو پاویں گے

نورانی چہرے والے یقیناً اکلوتی خوبصورت بیٹی یہ خدائی روشنی تیرے ہی ساتھ ہے۔۔ انسان کی ساری نیکیاں اور خوبیاں تیری ہی تابع اور تیری ہی فرماں بردار ہیں۔ اے پیاری پیاری ماں

اس بات سے ہمیشہ بچو کہ
ماں نفرت کرے یا بددعا کیلئے ہاتھ اٹھائے
ماں کا دل اتنا وسیع ہے کہ اس میں ساری کائنات سما سکتی ہے
عورت ساس کے روپ میں بہو کیلئے ماں ہے
ماں کی ایک مسکراہٹ سارے غموں کا علاج ہے
جن کی مائیں فوت ہو چکی ہے، خدا تعالیٰ ان پر رحم فرمائے
دنیا کی کوئی محبت دوستی ماں کی محبت اور دوستی کا مقابلہ نہیں کر سکتی
وہ زبان جو ماں کی نافرمانی کرے اور باپ کا مذاق اڑائے اسے

Marfat.com

کاٹ کر جنگل میں پھینک دو تا کہ چیل اور گدھ اسے کھا جائیں

ممتا کی بے چینی

ایک دفعہ حضور ﷺ چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ جنگل کے سفر پر روانہ ہوئے۔تھوڑا دور جانے کے بعد ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چڑیا کا ایک گھونسلہ دیکھا جس میں چڑیا کے علاوہ چڑیا کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چڑیا کے بچے اٹھالیے۔اس پر چڑیا نے شور مچادیا اور چیخنے چلانے لگی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ شور سنا تو پوچھا۔''کیا معاملہ ہے''صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چڑیا کے بچے میرے پاس ہیں اس پر چڑیا شور کر رہی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ چڑیا کے بچے واپس گھونسلے میں رکھ دو'' صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا اس پر چڑیا نے شور مچانا بند کیا اور خوش ہوگئی۔

اصلی ماں

ایک دفعہ دو عورتیں ایک بچے پر جھگڑا کر رہی تھیں ایک کہتی تھی یہ میرا بچہ ہے اور دوسری کہتی تھی کہ میرا ہے۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچے کو قتل کر کے آدھا آدھا دونوں کو دینے کیلئے کہا۔اس پر ایک عورت چپ ہوگئی لیکن دوسری رونے لگی اور کہا کہ بچے کو قتل مت کرو۔بچہ اسی عورت کو دے دو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً جان لیا کہ بچہ اس عورت کا ہے اور یہی اس کی اصل ماں ہے اور بچہ اس کے حوالے کر دیا گیا۔

ماں انسان کی بہترین رفیق اور مونس ہے

دنیا کی سب سے حسین شے ماں اور صرف ماں ہے

ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کرنے کی تاکید کی ہے

''قرآن مجید''

اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ دونوں تم کو حکم دیں کہ اپنی بیوی

Marfat.com

کو چھوڑ دو اور اپنے مال سے دستبردار ہو جاؤ

''حدیث''

اور تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو تمہاری اولاد
تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی

''حدیث''

شرک کے بعد سب سے بڑا جرم ماں باپ سے سرکشی ہے

''حدیث''

ماں

اپنی اولاد سے کبھی بھی زیادہ دیر تک ناراض نہیں رہتی
ماں کو بہت جلد منایا جا سکتا ہے

ماں سے بھی ستر گنا زیادہ محبت

کیا کبھی ماں کی بے پناہ محبت شفقت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے؟
ایک ماں جتنی محبت اپنی اولاد سے کرتی ہے خدا تعالیٰ اس سے بھی ستر گنا
زیادہ محبت اپنی مخلوق سے کرتا ہے
(ذرا اندازہ تو کیجئے مالک کی محبت اور شفقت کا)

پیاری ماں

تو ہی ہمیں مصیبت کے وقتوں میں ہم کو تسلی دیتی ہے
تو ہی ہمارے آڑے وقتوں میں ہماری مدد کرتی ہے
تیری ہی بدولت نہایت دور دراز خوشیاں ہم کو نہایت ہی پاس نظر آتی ہیں
تیرے ہی سہارے سے زندگی کی مشکل گھاٹیاں ہم طے کرتے ہیں
تیرے ہی سبب سے ہمارے سوئے ہوئے خیال جاگتے ہیں اے پیاری ماں

Marfat.com

بچے ہمارے عہد کے

ایک ماں اپنے بچے کو آداب سکھا رہی تھی۔ مثال دیتے ہوئے اس نے کہا۔ فرض کرو کہ تم بس میں سفر کر رہے ہو اتنے میں تمہارا پاؤں کسی بڑے کے پاؤں پر پڑ گیا اور اس کو تکلیف ہوئی تو تم پھر کیا کرو گے۔

بچے نے کہا امی جان میں اس سے فوراً معذرت کرلوں گا۔ ماں نے خوش ہوتے ہوئے کہا! ---- بیٹا اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے۔

اگر ہم بہترین قوم کے خواہش مند ہیں تو ہمیں
بہترین مائیں پیدا کرنی ہوں گی

''سر سید احمد خان''

مجھے ماں اور پھول میں کوئی فرق نظر نہیں آتا ''نادر شاہ''

ہماری ماں نے ہمیں زندہ رہنے
اور آزادی سے زندگی گزارنے کا سبق دیا ہے

''مولانا شوکت علی''

ماں کے خواب

نادان بے بس بچہ گہوارہ میں سوتا ہے۔ اس کی مصیبت زدہ ماں اپنے دھندے میں لگی ہوتی ہے۔ اور گہوارہ کی ڈور بھی ہلاتی جاتی ہے۔ ہاتھ کام میں اور دل بچے میں ہے۔ اور زبان سے اس کو یوں لوری دیتی ہے۔

سو رہ میرے بچے سو رہ
اے اپنے باپ کی مورت اور میرے دل کی ٹھنڈک سو رہ
اے میرے دل کی کونپل سو رہ۔ بڑھ اور پھل پھول
تجھ پر کبھی خزاں نہ آنے پاوے تیری ٹہنی میں کوئی خار کبھی نہ پھوٹے کوئی گھُن

Marfat.com

گھڑی تجھ کو نہ آوے کوئی مصیبت، جو تیری ماں نے بھگتی تو نہ دیکھے

سو رہ میرے بچے سو رہ

میری آنکھوں کے نور اور میرے دل کے سرور میرے بچے سو رہ

تیرا مکھڑا چاند سے بھی زیادہ روشن ہوگا

تیری خصلت تیرے باپ سے بھی اچھی ہوگی

تیری شہرت، تیری لیاقت، تیری محبت جو تو ہم سے کرے گا

آخر کار ہمارے دل کو تسلی دیں گی

تیری ہنسی ہمارے اندھیرے گھر کا اجالا ہوگی

تیری پیاری پیاری باتیں ہمارے غم کو دور کریں گی

تیری آواز ہمارے لیے خوش آئندہ راگنیاں ہوں گی

سو رہ میرے بچے سو رہ

اے ہماری امیدوں کے پودے سو رہ

بولو جب اس دنیا میں ہم جب تم سے جدا ہو جاویں گے تو تم کیا کرو گے؟

تم ہماری بے جان لاش کے پاس کھڑے ہو گے تو تم پوچھو گے اور ہم کچھ نہ بولیں گے

تم روؤ گے اور ہم کچھ نہ رحم کریں گے

اے میرے پیارے رونے والے

تم ہمارے ڈھیر پر آ کر ہماری روح کو خوش کرو گے

آہ ہم نہ ہوں گے

اور تم ہماری قبر پر آ کر آنسو بہاؤ گے اپنی ماں کا محبت بھرا چہرا

اور اپنے باپ کی نورانی صورت یاد کرو گے

آہ ہم کو یہی رنج ہے کہ اس وقت ہماری محبت یاد کر کے

تم رنجیدہ ہو گے

Marfat.com

سو رہ میرے بچے سو رہ

"سر سید احمد خان"

ماں کبھی بھی اپنی اولاد سے بے وفائی نہیں کرتی
خدا کو ماں کی دعاؤں سے راضی کیا جا سکتا ہے
جس گھر میں ماں کی عزت نہیں وہ گھر ضرور برباد ہو جائے گا
ماں دکھ اور پریشانی کو ختم کرنے کیلئے پیدا کی گئی
ماں برکت دینے کیلئے بنائی گئی
جہاں ماں کا احترام ہوتا وہاں خدا بھی خوش ہوتا ہے
ماں کے بغیر گھر میں برکتیں نازل نہیں ہوتیں
ماں خدا کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے

ایک ماں کا تیر بہدف نسخہ

لڑائی جھگڑا ختم کرنے کا تیر بہدف نسخہ بیان کرتے ہوئے ایک ماہر نفسیات نے بتایا۔ جب میں چھوٹا تھا تو میں اپنی بہن کے ساتھ بے حد لڑتا تھا۔ وہ بھی کچھ کم نہ تھی۔ بیٹھے بیٹھے میرا منہ نوچ لیتی اور گھونسے اور چٹکیوں سے میری تواضع کرتی۔ میری ماں جی کا اصول تھا کہ ادھر ہمیں لڑتے دیکھتیں ادھر ہمیں آمنے سامنے دو کرسیوں پر بٹھا دیتیں پھر ہمیں حکم ملتا کہ ایک دوسرے کو دیکھتے جاؤ۔ اور خبردار جو دونوں میں سے کوئی بھی مسکرایا۔ ہم تھوڑی دیر ایک دوسرے کو گھورتے رہتے پھر ہمیں بے اختیار ہنسی آ جاتی اور فوراً ہی ہم دونوں کے درمیان صلح ہو جاتی۔ امی کا یہ رویہ اب بھی مجھے یاد آتا ہے۔ اگر لوگ لڑائی جھگڑے کے بعد ایک دوسرے کے پاس بیٹھے رہیں۔ اور ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا شروع کر دیں تو بہت جلد تمام شکر رنجیاں دور ہو جائیں گی۔

Marfat.com

ایک ماں کا کہنا ہے

جب میرا بچہ مسکراتا ہے تو مجھے پوری کائنات خوشی
سے جھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہے

جنت اور دوزخ

ماں کو اپنے بچے کی پرورش کرتے ہوئے کوئی دیکھے بچے کی پیدائش اور عرصہ دراز تک اس کی نگہبانی پر غور کرے تو اس کا دل بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ نبی اکرم ﷺ نے درست فرمایا ہے کہ ماں باپ ہی تمہاری جنت ہیں اور ماں باپ ہی دوزخ۔ یعنی اگر ان کی اہمیت و فضیلت کو سمجھا جائے، ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آیا جائے اور ان کے حقوق ادا کیے تو جنت کے مستحق بنو گے۔ بصورت دیگر دوزخ کے۔

صرف جسمانی خدمت

ہی نہیں اولاد کے مال پر بھی ماں باپ کا پورا حق ہے

ایک حدیث

میں حضور ﷺ نے فرمایا!

جس کی ماں نہ ہو اور ماں کی بہن (خالہ) بھی نہ ہو تو وہ ماں کی سہیلی کی خدمت کرے

اطاعت و فرمانبرداری

ماں باپ کی اطاعت و فرمانبرداری پر اسلام نے اتنا زور دیا ہے کہ ہجرت جیسے عظیم کام کو جس کے بارے میں فرمایا گیا کہ ہجرت کرنے سے آدمی پچھلے تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اسکے لیے بھی والدین کی اجازت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

باپ بے اعتنائی کر سکتا ہے، بھائی دشمن بن سکتا ہے زن و شوہر میں
عداوت پیدا ہو سکتی ہے دوستی دشمنی میں تبدیل ہو سکتی ہے
لیکن ماں کی محبت میں کبھی فتور نہیں پڑ سکتا

Marfat.com

سنو---ماں

اگر میں مر جاؤں تو
تم میرے لیے کیا کرو گی
نہیں -------- نہیں
مجھے جنت کی ضرورت نہیں
مجھے بے شک جنت نہ بخشنا
بس کبھی کبھی میری قبر پر آ کر
چند آنسو بہا دینا
تمہاری آنکھوں سے بہنے والے
چند موتیوں کے سامنے
بھلا جنت کی کیا حقیقت ہے
تم میرے لیے کائنات کی
سب سے قیمتی شے ہو
ہاں! ماں تم

حضرت آدم علیہ السلام کو ماں باپ کی خدمت نہیں کرنا پڑی۔ لہٰذا اس کی اولاد بھی اس کے فرض سے غافل ہے۔

''ڈنکن''

ایک باپ سات بیٹوں کی پرورش کرسکتا ہے
لیکن سات بیٹے ایک ماں باپ کی خدمت نہیں کر سکتے
ذہین اولاد سے صرف ان کے ماں باپ ہی نہیں
بلکہ ایک دنیا مستفید ہوتی ہے

''نکلسن''

Marfat.com

ماں باپ کی خدمت کرنا ان کی عزت کرنا اور ان کے حکم پر چلنا ہمارا
فرض ہے۔ یہ ان کا حق ہے جو ہم کو ادا کرنا چاہیے

جو اولاد

ماں باپ کی نافرمانی سے باز نہ آئے اور اس کی نصیحتوں پر عمل نہ کرے
مال و دولت پر اتراتی رہے اس کو یقین کر لینا چاہیے
کہ وہ اپنی مصیبتوں اور آفتوں کے بڑھانے کا اور اپنی تباہی و بربادی
کا پورا پورا سامان کر رہی ہے۔

مال و دولت

کی کثرت اور مفلسی کی وجہ سے بھی ماں باپ کو ہرگز نہیں بھولنا چاہیے

ماں

کی بددعا سے بچنا بہت ہی لازمی ہے
جب میں اپنی ماں کی یاد میں روتا ہوں تو فرشتے میرے آنسو پونچھتے ہیں

انسان

فرشتوں سے اس لیے افضل ہے کہ اسے ماں کی
میٹھی لوری حاصل ہے

مجھے

یوں محسوس ہوتا ہے کہ ماں کا ہر حکم اللہ کے کلام
کی ایک سطر ہے

بہترین گھر

وہ ہے جہاں ماں کا ''ادب واحترام'' ہو

Marfat.com

جنت

میں وہ اولاد ساتھ ہوگی جو والدین کے نقش قدم پر چلے گی!

(ترجمہ) جو لوگ ایمان لائے ہیں اوران کی اولاد بھی کسی درجہ ایمان میں الن کے نقش قدم پر چلی ہے۔ان کی اس اولاد کو بھی ہم جنت میں ان کے ساتھ ملادیں گے اوران کے عمل میں کوئی گھاٹا ان کو نہ دیں گے۔

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو جنت میں ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کیلئے ان کے صالح والدین، صالح بیویوں اور صالح اولاد کے ساتھ رکھے گا

ماں اولاد کیلئے

اپنی زندگی تک داؤ پر لگا دیتی ہے۔مگر اولاد کی جدائی برداشت نہیں کرسکتی۔وہ چنگھاڑتی ہے۔بلبلاتی ہے۔پاگل ہوجاتی ہے

اولاد کا رونا

ماں کی زندگی کا سب سے زیادہ تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے

ماں کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے بچے کی تکلیف اسے لگ جائے مگر اس کے بچے کو کچھ نہ ہو

اولاد پر خرچ کرنے کا صلہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہا مجھے ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں پر خرچ کرنے سے ثواب ملے گا؟

میں انہیں محتاج اور دربدر مارے مارے پھرنے کیلئے نہیں چھوڑسکتی وہ بھی میرے بیٹے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا! ہاں جو کچھ تم ان پر خرچ کروگی تمہیں اس کا اجر ملے گا۔

Marfat.com

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے شوہر کا نام ابو سلمہ عبداللہ بن اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ان کے انتقال کے بعد یہ حضور ﷺ کے نکاح میں آ گئیں تھیں۔ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے جو بچے پیدا ہوئے تھے۔ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ میں ان پر مال و دولت صرف کروں، تو کیا اس کا اجر مجھے ملے گا۔

ماں کبھی اپنی اولاد سے نہیں اکتاتی

ماں باپ کی رضا خدا کی رضامندی ہے

افسوس کا مقام

ماں باپ کو اپنی بے مثال خدمات کے عوض بھی صلہ نہیں ملتا

جس کے وہ حقدار ہیں

کامیاب

فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کامیاب وہ شخص ہے

1- جو والدین کی اطاعت کرے
2- صلہ رحمی کرے
3- اپنے دوستوں کا اکرام کرے
4- اہل و عیال اور خدام و ملازمین کے ساتھ خلق سے پیش آئے
5- اپنے دین کی حفاظت کرے
6- اپنے مال کو ضرورت کے مطابق خرچ کرے
7- زبان کی نگرانی کرے
8- زیادہ وقت گھر میں گزارے، فضول باتوں کی مجالس میں وقت ضائع نہ کرے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ

سے روایت ہے کہ

Marfat.com

ایک آدمی نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ والدین کا حق ان کی اولاد پر کیا ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا! وہ جنت ہیں اور جہنم ہیں۔

اولاد

اپنی ماں کے حقوق کی ادائیگی کی خاطر کتنے ہی سخت اور مشقت والے کام کیوں نہ کرے، وہ اس کا حق ادا نہیں کر سکتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ایک بار دو آدمیوں کو دیکھا
ایک سے پوچھا یہ دوسرے تمہارے کیا لگتے ہیں
اس نے کہا! یہ میرے والد ہیں
آپ نے فرمایا! دیکھو، نہ ان کا کبھی نام لینا، کبھی نہ ان سے آگے آگے چلنا
اور نہ کبھی ان سے پہلے بیٹھنا

ماں

پل بھر میں وجود کے سارے دکھ چن لیتی ہے

سعادت

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے
والدین کے شکر گزار رہیے
ماں باپ سے دعائیں لیتے رہو
اور ان کے حق میں بھی دعا کرتے رہو کہ اے اللہ تو ان پر رحم فرما

بچوں سے جھوٹ نہ بولیں

عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک دن جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما

Marfat.com

میری والدہ نے مجھے پکارا اور کہا آگے بڑھ کہ میں تجھے کچھ دوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری ماں سے فرمایا۔

''تم نے اس بچے کو کیا چیز دینے کا ارادہ کیا ہے''

میری ماں نے عرض کی میں نے اس کو کھجور دینے کا ارادہ کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یاد رکھو!

اس کہنے کے بعد تم اس بچے کو کوئی چیز بھی نہ دیتیں تو تمہارے نامہ اعمال میں ایک جھوٹ لکھا جاتا۔

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ خصوصاً جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کی زیادہ خدمت کرنی چاہیے۔ احترام اور محبت سے بات چیت کرنی چاہیے اور ایسا کوئی کلمہ یا بات منہ سے نہ نکالیں جس سے نفرت کا اظہار ہوتا ہو۔ یا انہیں تکلیف پہنچتی ہو بلکہ عاجزی اور انکساری سے پیش آنا۔

ماں باپ کے جو حقوق ہیں وہ اولاد کیلئے فریضہ کی حیثیت رکھتے ہیں

ماں باپ کا احترام صرف ظاہری صورت تک محدود نہ ہو بلکہ دل سے والدین کی عزت کرنا چاہیے۔ بے ادبی ہرگز نہ ہونی چاہیے اگر کبھی ان کے حق میں بے ادبی یا گستاخی ہو جائے تو فوراً توبہ کر لینی چاہیے

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کو نہایت اہم مقا حاصل ہے

اسے حقوق اللہ کے بعد دوسرا درجہ حاصل ہے

مبارک ہیں

وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو قرآن پڑھاتے ہیں۔ بڑے ہی بدنصیب ہیں وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو اور سب کچھ تو پڑھا دیتے ہیں۔ مگر قرآن مجید نہیں پڑھاتے

''ماں باپ کی خدمت میں ہی ہماری عظمت ہے''

Marfat.com

دل و جان

ماں باپ کی خدمت کیجئے
اگر آپ کو خدا نے اس کا موقع دیا ہے تو دراصل یہ اس بات کی توفیق ہے
کہ آپ خود بخود کو جنت کا مستحق بنا سکیں

جہنم سے دور

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ جہنم سے دور رہیں اور جنت میں داخل ہوں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیوں نہیں۔ خدا کی قسم یہی چاہتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا آپ کے والدین زندہ ہیں؟ تو ابن عباس نے کہا جی ہاں میری والدہ زندہ ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اگر تم ان کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرو ان کے کھانے پینے کا خیال رکھو تو ضرور جنت میں جاؤ گے۔ بشرطیکہ تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو۔

ماں باپ اگر غیر مسلم بھی ہوں تو تب بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کیجئے۔ ان کا ادب و
احترام اور ان کی خدمت برابر کرتے رہیے

دعا

ماں باپ کیلئے برابر دعا کرتے رہیے
اور ان کے احسانات کو یاد کر کے خدا کے حضور گڑ گڑائیے
اور انتہائی دل سوزی اور قلبی جذبات کے ساتھ
ان کے لیے رحم و کرم کی درخواست کیجئے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کو ایک اعرابی مکہ کے راستے میں ملا اس نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اس کو اپنی

Marfat.com

سواری پر سوار کر لیا۔ سوار کرنے کے بعد اس کو اپنے سر کا عمامہ بھی عنایت کیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا جناب یہ لوگ گنوار ہیں۔ تھوڑی سی چیز سے خوش ہو جاتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس کا باپ میرے باپ کا دوست تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ سعادت مند اولاد کی بڑی خدمت یہ ہے کہ باپ کے مرنے کے بعد اس کے دوستوں سے اچھا سلوک اور بہترین برتاؤ کیا کرے۔

صلہ رحمی

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میری والدہ اس زمانہ میں مدینہ منورہ آئیں جبکہ حضور اقدس ﷺ نے قریش مکہ سے معاہدہ کر رکھا تھا۔ اس وقت وہ مسلمان نہ ہوئیں تھیں بلکہ مشرک تھیں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

میری والدہ آئی ہیں جو مجھ سے کچھ ملنے کی امیدوار ہیں

کیا میں ان سے صلہ رحمی کا برتاؤ کروں (اور ان کو حسب توفیق کچھ دے دوں) آپ نے فرمایا! ہاں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو

باپ کی خدمت جہاد سے افضل

دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور حکومت تھا اس دور میں ایک نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے ان کا صرف ایک بیٹا حضرت کلاب تھا۔ یہ بہت خدمت گزار اور فرمانبردار بیٹا تھا۔ اپنے والد کا ہر وقت خیال رکھتا انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیتا تھا۔ صبح اٹھتا والد کو وضو کراتا۔ جائے نماز پر لے جاتا باہر ان کو ساتھ لے کر جاتا۔ اپنے ہاتھ سے ان کے کپڑے دھوتا۔ بستر بچھاتا۔ بیٹے کی اس خدمت پر امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوش تھے۔ اکثر حضرت امیہ بیٹے کے حق میں اللہ تعالیٰ سے گڑ گڑا کر دعا کرتے رہتے تھے۔

Marfat.com

ایک دفعہ حضرت کلاب کو محاذ جنگ پر جانا پڑا۔ بیٹے کے چلے جانے کے بعد باپ کو بہت تکلیف ہونے لگی۔ کیونکہ بیٹا ہی ان کی خدمت کا واحد سہارا تھا۔ چند دن حضرت امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے۔ آخر امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی۔ امیر المومنین! کلاب جنگ میں چلا گیا ہے اس کے بعد مجھے بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کیا بیٹے کے علاوہ تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

امیہ رضی اللہ عنہ نے کہ۔ کوئی نہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کلاب کی واپسی کا آرڈر دیا۔ اور حضرت امیہ سے فرمایا۔ ابھی آپ کیلئے بندوبست کیے دیتا ہوں۔

جب کلاب واپس آیا تو سیدھا مسجد نبوی میں حاضر ہوا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ پوچھا امیر المومنین! مجھے واپس کیوں طلب کیا گیا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم اپنے باپ کی خدمت کس طرح کرتے ہو۔ تمہارے بغیر وہ پریشان ہے ذرا ہمارے سامنے اپنے باپ کی خدمت کر کے دکھاؤ۔ اس پر کلاب اٹھے۔ اونٹنی کا دودھ دوہا برتن پر کپڑا رکھ کر مسجد نبوی میں لائے اتنے میں حضرت امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آ گئے۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلاب سے کہا چپ چاپ دودھ کا پیالہ اپنے والد کو تھما دو بولو مت۔

حضرت کلاب نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی۔ جب حضرت امیہ نے دودھ پی لیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا۔

بتایئے دودھ کا پیالہ آپ کو کس نے پیش کیا؟

حضرت امیہ بولے کہ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پتہ نہیں کیا بات ہے اسی دودھ میں مجھے اپنے بیٹے کلاب کی خوشبو آئی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یہ

Marfat.com

دودھ آپ کو آپ کے بیٹے کلاب نے ہی پلایا ہے۔ پھر امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بیٹا کلاب تم گھر میں رہ کر اپنے والد کی خدمت کرو۔ تمہارا جہاد یہی ہے اور کلاب پہلے کی طرح اپنے باپ کی خدمت کرنے لگے۔

والدین کے احسان

کا حق اس دنیاوی خدمت سے ادا نہیں ہو سکتا

عون بن عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ

ایک بزرگ گزرے ہیں

ایک دفعہ وہ اپنی ماں کی کسی بات کا جواب ''ہوں'' سے دے بیٹھے

پھر یاد آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اف تک سے منع کیا ہے

فوراً ہی کفارہ میں دو غلام آزاد کر دیے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کی

اور بار بار توبہ کرتے رہے۔

بے ادبی

والدین کو ہوں سے اور سر ہلا کر کسی بات کا جواب دینا

اور منہ سے نہ بولنا بھی بے ادبی ہے

والدین کو نہ تنگ کرنا چاہیے اور نہ ہی جھٹلانا چاہیے

کسی کے احسان کا روپے پیسے کا بدلہ تو دے سکتا ہے،

مگر ماں باپ کے احسانات کا بدلہ تو ہرگز ادا نہیں کر سکتا

اولاد پر واجب ہے کہ والدین کی فرمانبرداری کریں

ماں

ماں ایک خوشبو ہے جس سے سارا جہاں مہک اٹھتا ہے

ماں ایک چھاؤں ہے جس کے پاس ستانے سے زندگی بھر کی تھکن اتر جاتی ہے ماں

Marfat.com

ایک ایسا سایہ ہے جو اندھیرے میں اور بھی قریب آجاتا ہے

ماں ایک دعا ہے جو سدا سر پر چادر کی طرح تنی رہتی ہے۔

ایک آہ ہے جو سیدھی عرش پر جاتی ہے

ایک مشعل ہے جو راستہ دکھاتی ہے

ذمہ دار

ماں باپ بچوں کو جس سانچے میں چاہیں ڈھال سکتے ہیں اور
جس رنگ میں چاہیں رنگ سکتے ہیں۔ بچے کا سنوار اور بگاڑ دونوں گھر
سے چلتے ہیں

حضرت ابن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ

حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی باپ نے اپنے بچے کو
کوئی ایسی بخشش نہیں دی جو اچھے ادب سے بڑھ کر ہو

جو لوگ

ماں باپ کی خدمت کی طرف توجہ نہیں کرتے
آخرت کے ثواب سے تو محروم ہوتے ہی ہیں دنیا ہی میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں

حضرت مجاہد

نے فرمایا: کہ اگر بڑھاپے میں تو اپنے ماں باپ کے کپڑوں وغیرہ گندگی اور پیشاب پاخانہ صاف کرتا ہے تو اس موقع پر اف نہ کہہ۔ جیسا کہ وہ بھی اف نہ کہتے تھے۔ جب تیرے بچپن میں تیرا پیشاب، پاخانہ وغیرہ دھوتے تھے۔

ماں کا پیار

بچے کو سہارا دینے کیلئے بہت ضروری ہے

Marfat.com

بچوں کے جذبات

اور احسانات ماں کی ممتا کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ ہوتے ہیں

اور والد بحیثیت ایک محافظ کے ان کے ساتھ جذباتی رشتے میں منسلک ہوتا ہے

ماں باپ کے لاڈلے

ایک دن اکبر بادشاہ جھروکے میں بیٹھے مخلوق کی آمد ورفت کا تماشا دیکھ رہے تھے بیربل بھی حاضر تھا۔ بادشاہ نے فرمایا! بیربل کچھ پہچان سکتے ہو ان میں سے سب سے زیادہ ماں باپ کے لاڈلے کون لوگ ہیں؟

آنے جانے والوں میں سے بعض فقیر محتاج بھیک مانگ رہے تھے اور بعض مزدور سر پر بوجھ اٹھائے چلے جا رہے تھے۔

بیربل نے ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کی

جہاں پناہ! ماں باپ کے بڑے لاڈلے یہ لوگ ہیں۔

بادشاہ نے فرمایا۔ یہ تم نے الٹی بات کہہ دی۔ لاڈلوں کا مانگنے اور مزدوری کرنے سے کیا تعلق؟

بیربل نے چوبدار بھیج کر ان میں سے چند فقیر اور چند مزدور بلوا لیے اور بادشاہ کے سامنے ان کے باپ دادا کا نام پوچھا۔ تو معلوم ہوا کہ کوئی کسی عہدے دار کا بیٹا ہے کوئی سوداگر کا کوئی جاگیردار کا اور کوئی ساہوکار کا۔ ماں باپ نے لاڈ پیار میں تربیت پر توجہ نہ کی۔ انہوں نے بری صحبتوں میں بیٹھ کر مکان، زمین گھر کا زیور اور کپڑے تک بیچ کھائے۔ اثاثہ ختم ہو چکا اور قرض بھی نہ ملا تو جو زیادہ لاڈلے تھے بھیک مانگنے لگے۔ جو ذرا بھی غیرت رکھتے تھے وہ محنت مزدوری کرنے لگے۔ مگر عادت نہ ہونے کی وجہ سے اس میں بھی ٹھوکر پر ٹھوکر کھا رہے ہیں۔

بادشاہ کو ان کی طرف سے تسلی نہ ہوئی تو کہا۔

اب کچھ ایسے لوگ دکھاؤ جن سے ماں باپ نے کوئی لاڈ نہ کیا ہو؟

Marfat.com

بیربل نے عرض کیا جہاں پناہ! ان میں سے سب سے پہلے حضور پھر یہ خانہ زاد، حضور کے والد بادشاہ مگر انہوں نے حضور کی تعلیم وتربیت پر ایسی توجہ فرمائی گویا کہ جہاں پناہ کو اپنی محنت سے روٹی کمانا ہے۔ اور میں اگرچہ غریب کا بیٹا ہوں۔ مگر میرے باپ نے بھی علم وہنر سکھانے میں کبھی بے موقع محبت سے کام نہ لیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ حضور نے جس قدر ملک ورثے میں پایا تھا۔ آج خدا کے فضل وکرم سے اس سے چار گنا آپ کے زیر حکم ہے۔ حالانکہ حضور لاڈلے ہوتے تو اس میں بھی کمی آجاتی۔ اور فدوی کو حضوری کی عزت ملی تو حضور کی توجہ نے مصاحبوں میں شامل کرلیا۔ پس اسی لیے داناؤں کا قول ہے

(کہ اولاد کو کھلائے سونے کا نوالہ اور دیکھے شیر کی نظر سے)

اولاد میں انصاف

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

میرے والد مجھے ساتھ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ایک غلام میرے پاس تھا۔ وہ میں نے اپنے لڑکے کو بخش دیا۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا اپنے سب لڑکوں کو ایک ایک غلام دیا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ نہیں

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں برابری اور مساوات کا معاملہ کرو۔

نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے والد گھر آئے اور اس صدقے (غلام) کو واپس لے لیا۔

بے سہارا بیٹی کی کفالت

سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں بہترین صدقہ کونسا ہے؟

Marfat.com

وہ تیری بیٹی ہے۔ جو تیرے پاس لوٹادی گئی ہے
اور اس کے تیرے سوا کما کر کھلانے والا کوئی نہیں

دعائے خیر

ماں باپ کے درجات اور مرتبہ کو اسلام نے اس قدر بلند بتایا ہے
کہ نہ صرف ان کی خدمت کرنے کو کہا گیا ہے بلکہ یہ تلقین
بھی کی گئی ہے کہ ان کیلئے دعائیں بھی کرتے رہو اور دعا کیا کرو
کہ پروردگار ان دونوں پر رحم فرما۔ جس طرح ان دونوں نے رحمت و شفقت
کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔

قیامت کے روز

والدین کی نافرمانی پر بڑی سخت باز پرس ہوگی اور دردناک سزا ملے گا۔ بلکہ روایت میں آتا ہے کہ ہر گناہ کے بدلے میں عذاب اور جرم پر گرفت کو مؤخر کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ ایسا سخت ہے کہ اس کا مؤاخذہ مرنے سے پہلے بھی کیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کا بیان ہے:

کہ مرنے کے بعد جب میت کے درجات بلند ہوتے ہیں
تو وہ حیرت سے پوچھتا ہے کہ کیونکر ہوا؟
خدا تعالیٰ کی جانب سے اس کو بتایا جاتا ہے کہ تمہاری اولاد تمہارے لیے
دعائے مغفرت کی دعا کرتی رہی۔
(اور خدا نے اس کو قبول فرمالیا)

خوش نصیب

وہ فرد جس کے سر پر اس کے والدین کا سایہ طویل عرصے تک قائم رہے اور اسے اپنے والدین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا موقع اور توفیق ملے۔

Marfat.com

تاکید

والدین کی اطاعت کرنے اور انہیں ہمیشہ
خوش رکھنے کی دین میں بہت تاکید کی گئی ہے

اللہ تعالیٰ

نے والدین کی بات ماننے کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور صرف اس
کی عبادت کرنے پر ایمان لانے کے فوراً بعد فرما دیا ہے
قرآن پاک اور حدیث شریف میں والدین کا ہمیشہ فرمانبردار رہنے پر
بے حد زور دیا گیا ہے

مشفق اور مدبر

ماؤں کی آغوش میں ہی عظیم قیادتیں اور عظیم انسان پرورش پاتے رہے ہیں
انہی عظیم ماؤں کی تربیت سے امت مسلمہ کی تقدیر بدل دینے والے مشاہیر اور مستقبل کو مسخر
اور تعمیر کرنے والے سائنس دان اور اہل نظر تیار ہوئے ہیں

ماں کا تصور

اس کی یاد اور اس کا ذکر دکھوں کی تمازت کو کم کر دیتا ہے

خدا سے التجا

میرے عمل میں حسن و نیکی کا تو جو بھی کھلاؤ اس کی مہک
اور ثمر سب میری ماں جی کے حصے میں لکھ دینا

جب

ماں باپ تجھے بلائیں تو کہنا میں حاضر ہوں اور تعمیلی ارشاد کیلئے موجود ہوں

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ

نے فرمایا!

Marfat.com

کہ ماں باپ سے بات کرتے وقت نیچے اوپر ہاتھ مت اٹھانا۔
(جیسے برابر والوں کے ساتھ بات کرتے ہوئے اٹھاتے ہیں)

ماں باپ سے

خوب ادب سے بات کرنا

اگر تم

ماں کی باتوں پر توجہ دو گے۔ تو لوہے اور پتھر کی سلیں بھی
تمہارے ہاتھوں میں موم ہو جائیں گی

ماں کا دل

موسم کا ایک ایسا ٹکڑا ہے جو ممتا کی سلگتی ہوئی آنچ پر دھیرے دھیرے
پگھلتا ہے حتیٰ کہ ایک دن وہ اپنے وجود کی گہرائیوں میں کھو جاتا ہے

بوٹا

ماں ایک ایسا بوٹا ہے۔ جس کے پھول مرجھا جائیں یعنی اس کے بچوں
کو کوئی گزند پہنچ جائے تو یہ بوٹا سوکھ جاتا ہے
فرزندوں کی سیرت ماؤں سے بنتی ہے اور ماؤں سے ہی
ان میں صدق وصفا کے جوہر پیدا ہوتے ہیں
ماں کی محبت انسان کی عادات واطوار، گفتار وخیالات اور کردار کو سنوارتی ہے۔
ماں کی محبت آپ کیلئے اجنبی تو نہیں

ماں ایک ایسی طاقت ہے

جو اپنے بچوں کی خاطر زندگی کا ہر اصول قربان کرنے کو تیار ہو جاتی ہے

یاد رکھیں

دنیا میں پھلنے پھولنے کیلئے والدین کی دعا بہت ضروری ہے۔ والدین کی یا بزرگوں کی دعا

Marfat.com

ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کا کوئی مول نہیں۔ اس سے بڑا مسیحا کوئی نہیں، کوئی توڑ نہیں۔ یہ دعا ایک ایسی چھایا ہے جو آپ کو دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتی ہے بلکہ قیامت تک آپ پر ایک سائبان بن کر چھائی رہتی ہے --- اگر آپ دنیا میں عزت و مرتبہ چاہتے ہیں تو والدین کے قدموں میں تلاش کریں

مجموعی طور پر ہر ماں اپنی اولاد کیلئے محبت و شفقت کا روشن مینار ہوتی ہے
ماں کی محبت آپ کیلئے اجنبی تو نہیں

ایک ماں

نے اپنے چھ سالہ بچے کو انگلی پر پٹی باندھتے ہوئے دیکھا۔
ماں نے حیرانگی سے پوچھا
بیٹا کیا بات ہے؟
بیٹے نے جواب دیا----
کچھ نہیں مجھے ہتھوڑی سے چوٹ لگ گئی ہے۔
ماں نے کہا---
بیٹے تم روئے اور چلائے نہیں
بچے نے معصومیت سے جواب دیا
ممی میں سمجھا کہ آپ باہر گئی ہوئی ہیں

ہر انسان

بچپن میں کمزور اور لاغر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے والدین اسے محبت سے پالتے پوستے ہیں وہ بیمار ہوتا ہے تو رات بھر جاگ کر اس کی تیمارداری کرتے ہیں۔ پھر کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بڑا ہو کر وہی بچہ اپنے والدین کا ناشکرا ہو۔ ان کے حکم کا نافرمان ہو اور انہیں راحت اور آرام کی بجائے تکلیف پہنچائے۔

Marfat.com

اس جہان فانی میں

یوں تو محبت بے شمار شکلوں میں موجود ہے مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ انسانی رشتوں میں محبت کا افضل ترین اور سب سے خالص روپ ممتا ہے۔ ماں کی عظمت اور بڑائی تو کبھی متنازعہ نہیں رہی اور یہ کہنا کہ فلاں ماں عظیم ہے۔ غالباً اس کی مقدس ہستی کے ساتھ ناانصافی ہے۔ کیونکہ مذہبی تقدس کی حامل شخصیات کے علاوہ سبھی مائیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ سیدھی سادی اور مخلص اور اپنی اولاد کو ٹوٹ کر چاہنے والی

''ابوجواد''

کوئی جنت ماں کے بغیر مکمل نہیں ہوتی

ماں باپ کے قرب سے انسان کا جی نہیں بھرتا

ماں قدم قدم پر پیار کی شمعیں روشن کرتی ہے

ماں سے ہمدردی کی توقع رکھنے کی بجائے ماں کا ہمدرد ہونا چاہیے

ماں ہم تجھے دکھ دیتے ہیں تجھے ستاتے ہیں، تیرا سینہ چھیدتے ہیں

اور تو ہمارے زخموں پر مرہم رکھتی ہے

اے عظیم ماں

کتنی حوصلہ مند ہے تو اور کتنا بڑا ہے ظرف تیرا

ہم غلاظت میں لتھڑے ہوتے ہیں اور تو پاک کرتی ہے

ہم گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور تو کفارہ ادا کرتی ہے

ہم گستاخیاں کرتے ہیں اور تو معاف کرتی ہے

(کتنی بے پناہ ہے اپنی اولاد پر تیری شفقت)

ماں سے بڑا کوئی سخی نہیں۔ ماں کا پیار ہمیشہ برقرار رہتا ہے

اگر

کوئی چیز شروع سے آخر تک ہمارے ساتھ رہ سکتی ہے-----

Marfat.com

تو وہ ماں کی دعا ہے

ماں

ہمیں ایک صحت مند، خوش اخلاق اور بلند کردار
اولاد بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے
بچوں کی راہ نما-----ماں

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

جس شخص نے اپنی ماں کی نافرمانی کی یا اسے تکلیف پہنچائی، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت، اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے
خدا تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرتا ہے نہ نفل
صبر واستقامت کا پیکر-----ماں

تین شخص ایسے ہیں

جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کر حرام کر دیا ہے
ان میں سے ایک ماں باپ کا نافرمان بھی ہے
ماں کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت وعزت اور آخرت میں باعث نجات ہے
ماں کی آغوش انسان کی سب سے پہلی درسگاہ ہے
ماں کی بددعا سے بچو کیونکہ خدا اور اس کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا
ماں زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے
ماں سے بڑھ کر کوئی بڑا استاد نہیں
ماں کی قدر اپنی زندگی ہی میں جان لو

Marfat.com

ماں کبھی اپنی اولاد سے غافل نہیں ہوتی

ماں کی خدمت دیکھ کر خدا نے جنت اس کے پاؤں تلے بچھا دی

سچا پیار صرف اور صرف ایک ماں ہی کر سکتی ہے

ماں

وہ برگد کا اک پیڑ تھی
جس کی مانوس، گہری چھاؤں میں
ہم نے عمریں پائیں
وہ مخمل کا اک نرم چھتنار تھی
جس کے پتوں میں چھپ کر
مہکتی ہوئی دودھیا شاخ کو تھام کر
ہم نے میٹھی سی راحت کا انعام پایا
وہ پتوں کے پنکھے سے
شاخوں کی لوری سے ہم کو سلاتی
مسکراتی رہی
اور پھر ایک دن
پیڑ جڑ سے اکھڑ کر پرے جا پڑا
اور چھتنار کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھے ہوئے سارے پنچھی، بھیانک سی چیخوں میں کہرام میں اڑ پڑے
آسمان کی طرف بکھرتے گئے چار سو

وہ میری بھی ماں تھی

قصور کے مضافات میں ایک چھوٹا سا گاؤں کلے والا مشہور ہے جہاں ہر طرف لہلہاتے

Marfat.com

کھیت، جواں ہمت مرد، محنتی عورتیں اپنے اپنے کاموں میں مگن زندگی کی دوڑ میں شامل ہیں۔ یہاں پر زمین سونا اگلتی ہے۔ گندم، کماد، مکئی یہاں کی مشہور فصلیں ہیں۔ یہاں کے لوگ نہایت ملنسار، مخلص اور متواضع قسم کے باشندے ہیں۔ لوگوں کی کثرت صوم وصلوٰۃ کی پابند ہے۔ اس لیے یہاں کی مساجد میں ہر وقت رونق رہتی ہے۔ مگر ان تمام تر باتوں کے علاوہ یہاں پر ایک اماں حاجن رہتی ہے جو نہائت رحمدل اور درد آشنا ہونے کے علاوہ نماز روزے کی پابند اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اس کا شعار ہے قدرت نے اس نیک پارسا خاتون کو جتنی خوبیوں سے مزین کیا ہے اس کا مظاہرہ تو یہاں کے لوگ از خود دیکھتے ہیں کہ وہ کس قدر ہمدردی رکھتی ہے ٹوٹے دلوں سے وہ کتنا پیار کرتی ہے کم وسیلہ اور ناتواں لوگوں سے۔ وہ کتنا جھکتی ہے اپنے مالک کے آگے وہ کتنا سوچتی ہے بھلائی اور رہنمائی کے لیے گو قدرت نے مائی حمیدہ بی بی عرف اماں حاجن کے روپ میں آسمان سے کوئی فرشتہ دنیا میں بھیجا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ میں نے جب اپنی تعلیم مکمل کی اور دینی علوم سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اسی مذکورہ گاؤں میں جا کر اماں حاجن کی بنائی ہوئی مسجد میں رمضان المبارک میں نماز تراویح پڑھانے کے لیے گیا تو میں کس قدر مطمئن تھا یہاں پر لوگوں کے سلوک سے اور سب سے بڑھ کر خوشی تو اماں جی کے حسن کارکردگی سے وہ مجھے اس طرح رکھتیں جیسے میں ان کا بیٹا ہوں اتنا پیار کرتیں کہ میرے اندر مجھے کبھی کسی کمی کا احساس تک نہیں ہوا تھا۔ اماں حاجن جس قدر میرا خیال کرتیں اس سے کہیں بڑھ کر خانہ خدا کا خیال رکھتیں۔ صبح سویرے منہ اندھیرے اٹھ کر سب سے پہلے مسجد کی صفائی کرتیں۔ نمازیوں کے وضو کیلئے پانی کا اہتمام کرتیں تو فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا۔ لوگ جب نماز کے لیے جمع ہوتے تو وہ محسوس کرتے کہ مسجد کی اتنی اچھی طرح صفائی تو شاید اللہ تعالیٰ کے فرشتے کر گئے ہوں گے۔ گویا کہ یہ مسجد ایک مثال تھی قرب و جوار کی مسجدوں کی جو اماں حاجن کے نام سے موسوم تھی۔ محلے والے کے لوگوں میں اتنی شفیق اور کوئی ہستی نہ تھی جو لوگوں کے دلوں میں رہتی ہو

Marfat.com

جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیار کرتی ہو اور اللہ کے گھر کی ایسے بے لوث خادمہ جس کی کوئی نظر نہیں ملتی اماں حاجن کا یہ واقعہ کتنا ایمان افروز ہے کہ اتفاق سے وہ ایک مرتبہ شدید علیل ہو گئیں انہیں کوئی ایسی تکلیف ہوگئی جس کا ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا۔ بستر علالت پر پڑے پڑے انہوں نے یہ خیال کیا کہ جہاں میں نے اپنی ساری دولت خانہ خدا کیلئے وقف کر دی ہے وہاں اب میرے کانوں میں یہ بالیاں کس کام آئیں گی؟ میرا اوڑھنا بچھونا ہی جب خدمت خلق ہے تو میری یہ آخری پونجی بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہونی چاہیے۔ یہ کہہ کر اماں جی نے خود ہی اپنی کانوں سے سونے کی بالیاں اتاریں اور اپنے بیٹوں کو دیتے ہوئے یہ وصیت کی کہ اگر خدانخواستہ میں مر بھی جاؤں تو انہیں بیچ کر مسجد کی فلاح و بہبود پر خرچ کر دینا۔ تا کہ مجھ پر خانہ خدا کی خدمت کا کوئی قرض باقی نہ رہے۔

آج جبکہ اماں حاجن اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو چکی ہیں۔ مسجد خوب سے خوب تر ہو گئی ہے زیادہ لوگ اب اس کو آباد کرنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ اماں حاجن کی بالیوں کے پیسوں سے جو زمین خریدی گئی وہاں اب مدرسہ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ میں اماں حاجن کی محبت، دلجوئی اور ہمدردی کو بھول سکا ہوں نہ بھلا سکوں گا۔ یہاں کے لوگ بھی رہتی دنیا تک اسے اور اس کے کارناموں کو فراموش نہ کر سکیں گے۔ میں بھی جب کبھی اس گاؤں میں جاتا ہوں تو اماں جی کی قبر کو ایسے دیکھتا ہوں کہ جیسے یہاں پر تو صرف اس کا نشان مزار باقی ہے درحقیقت جنت میں بھی اس کے نام کی ایک مسجد مالک حقیقی نے بنا دی ہے جہاں وہ اپنے روزانہ کے معمول کے مطابق مسجد کی خدمت کرتی ہے۔ وہ محمد مختار، رحمت، حاجی اقبال، امانت علی اور میاں افضل کی ماں تو تھی ہی لیکن وہ "میری بھی تو ماں تھی" کہ جس کی یاد میں بہتے ہوئے میرے آنسو یہ کہتے ہیں۔

آنسو بہہ بہہ کے میرے جب خاک پہ گرنے لگے
تو میں نے تجھ کو تیرے دامن کو بہت یاد کیا

Marfat.com

صاحبانِ ذوق و محبت اور اربابِ فکر و نظر

مژدہ جانفزا

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر

حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے

بہار آفریں قلم سے نکلا ہوا لازوال شاہکار

درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے معمور تصنیف

ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکمل سیٹ سات جلدیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور، کراچی ۔ پاکستان

Marfat.com

خوشخبری

معروف محدث ومفسر حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم شاہکار

تفسیر مظہری (مکمل دس جلدیں)

جس کا جدید، عام فہم، سلیس اور مکمل اردو ترجمہ ''ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف''

نے اپنے نامور فضلاء جناب الاستاذ مولانا ملک محمد بوستان صاحب

جناب الاستاذ سید محمد اقبال شاہ صاحب اور جناب الاستاذ محمد انور مگھالوی صاحب

سے اپنی نگرانی میں کروایا ہے

الحمد للہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

نے اس علمی کارنامے کو شاندار معیار طباعت کے ساتھ شائع کر دیا ہے۔

تفہیم قرآن کریم کے لئے شائقین ہر اچھے بک سٹال سے طلب فرمائیں۔

براہ راست رابطہ کیلئے:۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

گنج بخش روڈ، لاہور۔فون:7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔فون:7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی۔فون:۔021-2210212-2630411

Marfat.com

Marfat.com

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری کی
یادگار تصانیف

تفسیر ضیاء القرآن ۵ جلد
فہم قرآن کا بہترین ذریعہ
اہل دل کے لیے ایک نایاب تحفہ

ترجمۃ القرآن جمال القرآن
قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ جس کے ہر
لفظ سے اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے

سیرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب
ضیاء النبی
درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے
معمور تصنیف

سنت خیر الانام
فتنہ انکار سنت پر تحقیقی اور تنقیدی کتاب

مقالات

قصیدہ اطیب النغم
خوبصورت نعتیہ قصیدہ کی پرسوز
اور دلآویز شرح

مجموعہ وظائف دلائل الخیرات
مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور دیگر سلاسل
کے معمولات اور اوراد و وظائف کا مجموعہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

فون:
گنج بخش روڈ لاہور 7221953-7220479
فیکس 7238010
۹۔ الکریم مارکیٹ 7225085-7247350
2210212-2212??
2630411

Marfat.com